حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ

پند نامہ منظوم مترجم

مصنف: حضرت مولانا شیخ فرید الدین صاحب عطارؒ

مترجم: مفتی کفیل الرحمن نشاط عثمانی

دار الافتاء دار العلوم دیوبند

مکتبہ رحمانیہ

اقرأ سنٹر غزنی سٹریٹ

اردو بازار - لاہور

Designed by: Quran House L.H.R

حسبنا اللہ ونعم الوکیل

مصنف: حضرت مولانا شیخ فرید الدین صاحب عطارؒ

مترجم: مفتی کفیل الرحمن نشاط عثمانی
دار الافتاء۔ دار العلوم دیوبند

مکتبہ رحمانیہ
اقرأ سنٹر۔ غزنی سٹریٹ۔ اردو بازار۔ لاہور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پیش لفظ

شیخ فریدالدین عطارؒ کا شمار ان ممتاز و نامور علماے روزگار میں ہے جن کی شہرت چار دانگ عالم میں پھیلی اور جن کے مواعظ و نصیحتوں سے صرف مشرقی اقوام نے ہی استفادہ نہیں کیا بلکہ اہلِ مغرب بھی مستفیض ہوتے۔ وہ ایسی حیاتِ جاوید کے مالک ہیں کہ اُن کی شہرت مرورِ ایام کے ساتھ دن دونی رات چوگنی ہو جاتی ہے، وہ ایک ایسا چراغ ہیں جس کی روشنی پر نہ انقلاباتِ وقت کا اثر پڑتا ہے نہ تیز آندھیاں اسے بجھا پاتی ہیں بلکہ جس قدر دائرہ علم و تحقیق وسیع ہوتا جاتا ہے۔ ان کی پاکیزہ حیات اور صلاحیتوں کے اوراق کھلتے جاتے ہیں اور بے اختیار لوگوں کو ان کی عظمت کا اعتراف کرنا پڑتا ہے۔

ان کے یہاں ادب کی اعلیٰ درجہ کی چاشنی بھی ہے، اُونچے درجہ کا تصوّف بھی، اخلاق و جواہر پارے بھی، ان اوصافِ عالیہ کو شیخ نے اپنے اشعار میں اس طرح سمویا کہ اہلِ معرفت اور صاحبِ بصیرت حضرات ان سے تسکین روح و قلب کا سامان بہم پہنچاتے ہیں۔

شیخ کی جائے پیدائش نیشاپور کا گدگن نامی قصبہ ہے، یہیں شیخ ۵۱۳ھ میں رونق افروز عالم ہوتے۔ ان کے والد ابراہیم ابن اسحٰق نے ان کا نام نور محمد رکھا فریدالدین لقب اور ابو حامد کنیت ہے۔

عطار سے مشہور ہونے کی وجہ یہ ہے کہ ان کا آبائی پیشہ یہی تھا، ابراہیم ابن اسحٰق والد ماجد

اپنے وقت کے معروف عطّار تھے۔ شیخ بھی آغاز عمر میں یہی کام کرتے تھے اسی زمانہ میں آپ نے طب کی باقاعدہ تعلیم حاصل کی اور طبیب کی حیثیت سے بھی لوگوں کیلئے نفع رساں ثابت ہوئے۔

اپنے کام کے دوران شیخ کی تکمیل تصوّف اور تصانیف کی طرف کامل توجہ رہی، رنگِ تصوف غالب آیا تو شیخ دوکان کا مال و اسباب خیرات کر کے سیاحت کے لیے نکل گئے۔

شیخ کی خصوصیات میں یہ خصوصیّت نمایاں اور ممتاز ہے کہ زندگی کے ہر موڑ پر تالیفات و تصانیف سے غافل نہیں ہوتے۔ نتیجتاً بہت سی نادر روزگار کتابیں "اسرار نامہ، الٰہی نامہ، مصیبت نامہ، جواہر الذات وصیت نامہ، بلبل نامہ، حیدر نامہ، شتر نامہ، مختار نامہ، شاہنامہ، منطق الطیر، پند نامہ" بطور علمی یادگار چھوڑ گئے۔

شیخ کے انتقال کی تاریخ کے بارے میں مختلف قول ہیں۔ مولانا جامی نے سن وفات سنہ ۶۲۷ھ لکھا ہے۔

کہا جاتا ہے کہ مشہور چنگیزی فتنہ کے دوران ایک مغل نے لاعلمی میں انہیں شہید کر دیا لیکن جب اسے ان کے مقام اعلیٰ اور بزرگی سے واقفیت ہوئی تو اپنی غلطی پر شرمندہ ہوا اور اسلام قبول کر کے قبر کا مجاور بن گیا۔

شیخ کا مزار نیشاپور کے اطراف میں اب تک ہر طبقۂ اشخاص کا مرجع ہے بعض حضرات نے شیخ کی طرف شیعیت کا انتساب کیا ہے مگر ان کے اشعار سے ان حضرات کے لغو خیال کی تردید ہوتی ہے۔

کفیل الرحمٰن نشاطؔ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

در حمد باری تعالےٰ عزّ اسمہٗ

اللہ تعالیٰ کی حمد و تعریف میں

حمد بے حد مر خدائے پاک را — آنکہ ایماں داد مشتِ خاک را

بیشمار تعریف اللہ تعالیٰ ہی کے لیے ہے — جس نے انسان کو ایمان کی دولت عطا فرماتی

آنکہ در آدمؑ دمید او روح را — داد از طوفاں نجات او نوحؑ را

جس نے حضرت آدمؑ کے پتلے میں روح ڈالی — حضرت نوحؑ کو طوفان سے نجات دی

آنکہ فرماں کرد قہرش باد را — تا سزائے کرد قومِ عاد را

جس نے ہوا کو اظہار غضب کا حکم فرمایا — تاکہ قوم عاد کو ان کی نافرمانی کی سزا دے

آنکہ لطفِ خویش را اظہار کرد — با خلیلش نار را گلزار کرد

جس نے اپنے لطف کا اظہار کیا — حضرت ابراہیمؑ کیلئے آگ کو گلزار بنا دیا[۱]

آں خداوندے کہ ہنگامِ سحر — کرد قومِ لوط را زیر و زبر

وہ آقا جس نے صبح کے وقت — حضرت لوطؑ کی قوم کو ہلاک و تہ و بالا کیا[۲]

سوئے او خصمے کہ تیر انداختہ — پشۂ کارش کفایت ساختہ

جسکی طرف دشمن نے تیر[۳] اندازی کی تو — اسے ایک مچھر سے ہلاک کرا دیا

[۱] اور نمرود کا حضرت ابراہیمؑ کو آگ میں ڈالنا بے سود رہا ۱۲
[۲] انکی بدکاری و نافرمانی کے باعث ۱۲
[۳] نمرود نے اپنی خرد ماغی اور سرکشی کی بنا پر ۱۲

آنکہ عدا را بدریا در کشید!
جس نے دشمنوں (فرعون اور قوم فرعون) کو دریا میں
چوں عنایت قادرِ قیوم کرد
جب قادر و قیوم اللہ تعالیٰ نے مہربانی فرمائی
باسلیمانؑ داد ملک و سروری
حضرت سلیمانؑ کو ملک و سرداری عطا کی
از تنِ صابر بکرماں قوت داد
حضرت ایوبؑ کے بدن سے کیڑوں کو رزق عطا کیا[۵]
آں یکے را ارہ بر سر می کشد
وہ جو ایک کے سر پر آرہ چلوا دیتا ہے[۶]
اوست سلطاں ہر چہ خواہد آں کند
وہ بادشاہ کہ جو چاہے کرے
ہست سلطانی مسلّم مر او را
اسی کی بادشاہت مسلّم ہے
آں یکے را گنج و نعمت میدہد
وہ ایک کو خزانہ اور نعمت عطا فرماتا ہے
آں یکے را زر دو صد ہمیاں دہد
وہ ایک کو سونے کی دو سو تھیلیاں دیدے[۸]
آں یکے بر تخت با صد عز و ناز
وہ ایک کو تخت پر بصد اعزاز و افتخار بٹھاتا ہے

ناقہ را از سنگِ خارا بر کشید
کھینچا اور جنھے سنگ خارا[۱] سے اونٹنی پیدا[۲] کر دی
در کفِ داؤد آہن موم کرد
حضرت داؤد کے ہاتھ میں لوہے کو موم[۳] کر دیا
شد مطیعِ خاتمش دیو و پری
اور انکی انگوٹھی کا جنات کو فرمانبردار بنا دیا[۴]
ہم ز یونسؑ لقمۂ باحوت داد
حضرت یونسؑ کو مچھلی کا لقمہ بنایا[۵]
دیگرے را تاج بر سر می نہد
دوسرے کے سر پر تاج رکھ دیتا ہے
عالمے را در دمے ویراں کند
عالم کو ایک لمحہ میں ویران و برباد کر دے
نیست کس را زہرۂ چون و چرا
کسی کو چون و چرا کی مجال نہیں
دیگرے را رنج و زحمت میدہد
دوسرے کو رنج اور تکلیف دیتا ہے
دیگرے در حسرتِ ناں جاں دہد
دوسرا روٹی کی حسرت میں مر جاتے[۹]
دیگرے کردہ دہاں از فاقہ باز
دوسرے کا منہ فاقہ سے کھلا رکھتا ہے

[۱] خاص نوع کا پتھر ۱۲ [۲] حضرت صالح کی اونٹنی ۱۲ [۳] حضرت داؤد زرہیں وغیرہ بناتے تھے اور لوہے کو جس طرح موڑنا چاہتے وہ موم کی طرح مڑ جاتا تھا ۱۲ [۴] یہ حضرت سلیمانؑ جنات پر بھی حکمران تھے ۱۲ [۵] مشہور ہے کہ حضرت ایوبؑ کے جسم مبارک میں کیڑے پڑ گئے تھے شیخ نے اسی طرف اشارہ فرمایا ہے مگر روایت غیر معتبر ہے ۱۲ [۶] حضرت یونس کو مچھلی نے نگل لیا تھا مگر پھر بحکم ربانی جوں کا توں زمین پر اگل دیا ۱۲ [۷] حضرت زکریا کو لوگوں نے آرہ سے چیر دیا تھا ۱۲ [۸] بیشمار دولت بخش دے ۱۲ [۹] اور اسے روٹی بھی میسر نہ ہو ۱۲

آں یکے پوشیدہ سنجاب وسمور

وہ ایک کو سنجاب و سمور (جانوروں) کی (بیش قیمت) کھال پہناتا ہے

آں یکے بر بسترِ کمخاب و رنخ

وہ ایک کو کمخواب و رنخ (ریشمیں کپڑوں) کے بستر پر آرام کراتا ہے

طرفۃ العینے جہاں برہم زند

پلک جھپکتے عالم کو درہم برہم کر دیتا ہے

آنکہ با مرغِ ہوا ماہی دہد

وہ جو پرندوں کو مچھلی عطا کرتا ہے

بے پدر فرزند پیدا او کند

جو بے باپ کے لڑکا پیدا کرتا ہے[1]

مردہ صد سالہ را جاں می کند

سو سالہ مُردہ کو زندگی بخش دیتا ہے[2]

صانعے کز طیں سلاطیں مے کند

جو مٹی کے برتن بنانیوالوں (معمولی لوگوں) کو بادشاہ بنا دیتا ہے

از زمینِ خشک رویاند گیاہ

جو خشک زمین سے گھاس اُگاتا ہے

ہیچ کس در ملکِ او انباز نے

اس کی سلطنت میں کوئی شریک نہیں

دیگرے خفتہ برہنہ در تنور

(اور) دوسرے کو برہنہ (بے لباس) تنور پر سلاتا ہے

دیگرے بر خاک خواری بستہ یخ

(اور) دوسرے کو ذلت کی برف آلود خاک دیتا ہے

کس نمی آرد کہ آنجا دم زند

کسی کی مجال نہیں کہ دم مارے

بندگاں را دولت و شاہی دہد

غلاموں کو دولت و بادشاہی بخشتا ہے

طفل را در مہد گویا او کند

بچہ کو گھوارہ میں قوتِ گویائی عطا کرتا ہے[1]

ایں بجز حق دیگرے کے می کند

یہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کون کر سکتا ہے

نجم را رجم شیاطیں می کند

شیطانوں کو ستاروں سے مارتا ہے[3]

آسماں را بے ستوں دارد نگاہ

آسمان کی بغیر ستون کے حفاظت کرتا ہے

قول او را لحن نے آواز نے

اسکے قول و فرمان میں نہ آواز ہے اور نہ آواز کا لہجہ

---

[1] مثلاً حضرت عیسیٰ جو بغیر باپ کے پیدا ہوتے ۱۲ [2] حضرت عیسیٰ نے گھوارہ میں فرمایا تھا انی عبداللہ ۱۲

[2] اصحاب کہف وغیرہ کے واقعات اس کے شاہد ہیں ۱۲

[3] خاص طور پر بعثتِ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کیساتھ آسمانوں پر شیاطین کا جانا ممنوع ہو گیا تھا اور شہاب ثاقب سے انکی تواضع کی جاتی جو شیطان کو جلا دیتا ۱۲

در نعتِ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعریف میں

بعد ازیں گوئیم نعتِ مصطفےٰ
حمد کے بعد ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف

سیدِ کونین ختم المرسلیں
دونوں جہاں کے سردار آخری رسول

آنکہ آمد نہ فلک معراجِ او
جو شب معراج (میں) نو آسمانوں تک[1] تشریف

شد وجودش رحمۃ للعالمیں
آپ کا وجود مبارک عالم کیلئے باعث رحمت ہوا

صد ہزاراں رحمتِ جاں آفریں
اللہ تعالےٰ کی ہزاروں رحمتیں ہوں

آنکہ شد یارش ابوبکرؓ و عمرؓ
وہ ذاتِ مبارک کہ آپکے رفیق حضرت ابوبکرؓ و عمرؓ ہوتے

آں یکے اور ارفیق غار بود
ان دو میں سے ایک (حضرت ابوبکرؓ) غار (ثور) کے ساتھی تھے

صاحبش بودند عثمانؓ و علیؓ
آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے رفیق حضرت عثمانؓ و علیؓ تھے[4]

آں یکے کانِ حیا و حلم بود
ایک ان دو میں سے حضرت عثمانؓ حیا و بردباری کی کان (مخزن)[6] تھے

آنکہ عالم یافت از نورش صفا
کرتے ہیں جنکے وجود پر نور سے عالم پاک و صاف (و منور) ہوا

آخر آمد بود فخر الاوّلیں
آخر میں پچھلے انبیاء کیلئے باعث فخر بن کر تشریف لائے

انبیاء و اولیاء محتاجِ او
ہ گئے انبیاء اور اولیاء آپ کے نیاز مند ہیں

مسجد او شد ہمہ روئے زمیں
آپ کے لیے ساری زمین مسجد[2] بن گئی

بر وے و بر آلِ پاکِ طاہریں
آپ اور آپ کی آلِ پاک پر

از سر انگشتِ او شق شد قمر
آپکی انگلی کے اشارہ سے چاند کے دو ٹکڑے ہو گئے

واں دگر لشکر کشِ ابرار بود
اور دوسرے (حضرت عمرؓ) نیکوں کے سردار[3] تھے

بہر آں گشتند در عالم ولی
انہیں کیوجہ (واسطہ) سے عالم میں ولی[5] ہوتے

واں دگر بابِ مدینۂ علم بود
اور دوسرے (حضرت علیؓ) علم کے شہر کا دروازہ[7] تھے

---

[1] یعنی سات آسمان اور عرش و کرسی تک ۱۲
[2] کہ جس حصہ زمین پر چاہیں نماز پڑھ لیں ۱۲
[3] صحابہؓ میں حضرت ابوبکرؓ کے بعد بالاتفاق حضرت عمرؓ افضل ہیں ۱۲
[4] حضرت ابوبکرؓ و حضرت عمرؓ کے بعد یہ دونوں صحابہ بالترتیب سب سے افضل ہیں ۱۲
[5] اور سلسلہ اولیاء پھیلا ۱۲
[6] حضرت عثمانؓ کے بارے میں حدیث شریف میں ہے کہ ان کی حیا سے فرشتے بھی شرماتے ہیں ۱۲
[7] حدیث شریف میں ہے کہ میں علم کا شہر ہوں اور علیؓ اس کا دروازہ ہیں ۱۲

آں رسولِ حق کہ خیر النّاس بود
وہ رسول برحق جو لوگوں میں سب سے بہتر تھے
عمّ پاکش حمزہؓ و عباسؓ بود
آپ کے چچا حضرت حمزہؓ اور حضرت عباسؓ تھے

ہر دم از ما صد درود و صد سلام
ہماری طرف سے ہر وقت سینکڑوں درود و سلام
بر رسول و آل و اصحابش تمام
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپکی آل و اصحاب سب پر

در فضیلت ائمہ دین مجتہدین

ائمہ دین مجتہدین کی فضیلت کے بیان میں

آں امامانے کہ کردند اجتہاد
وہ امام جنہوں نے اجتہاد کیا
رحمتِ حق بر روانِ جملہ باد
ان سب کی روحوں پر اللہ تعالیٰ کی رحمت ہو

بو حنیفہؒ بُد امامِ باصفا
امام[1] ابو حنیفہؒ متقی امام تھے
آں سراج اُمتانِ مصطفیٰ
(اور) اُمت محمدیہ کے چراغ تھے

باد فضلِ حق قرینِ جانِ او
انکی روح سے اللہ تعالیٰ کا فضل قریب و ساتھ ہے
شاد باد ارواحِ شاگردانِ او
انکے شاگردوں کی روحیں (بھی) خوش رہیں

صاحبش بو یوسفؒ قاضی شدہ
انکے ساتھی امام ابو یوسفؒ منصبِ قضا پر (بغداد میں) فائز ہوئے
وز محمدؒ ذوالمنن راضی شدہ
اور امام محمدؒ سے اللہ تعالیٰ راضی ہوا

شافعیؒ ادریسؒ و مالکؒ با زفرؒ
امام شافعیؒ اور امام مالکؒ (اور) امام زفرؒ
یافت ذلبشاں دینِ احمدؐ زیب و فر
ان سب کے ذریعہ دینِ اسلام کو شوکت و آراستگی عطا ہوئی

احمدِ حنبلؒ کہ بود او مردِ حق
امام احمد ابن حنبلؒ جو حق پرست شخص تھے
در ہمہ چیز از ہمہ بردہ سبق
سب چیزوں میں سب سے سبقت[2] لے گئے

روحِ شاں در صدرِ جنت شاد باد
ان کی روح جنت الفردوس میں خوش رہے
قصرِ دیں از علمِ شاں آباد باد
دین کا محل ان کے علم سے آباد رہے

[1] اصل نام نعمان بن ثابت ۸۰ھ میں پیدا ہوئے اور ۱۵۰ھ میں وفات پائی ۱۲
[2] فتنہ خلق قرآن میں جس ثابت قدمی کا آپ نے ثبوت دیا وہ آپ ہی کا حصہ ہے ۱۲

مناجات بجناب مجیب الدعوات

بارگاہ خداوندی میں مناجات

بادشاہا جرمِ ما را در گذار
اے بادشاہ ہمارے جرم سے درگذر فرما
تو نکو کاری و ما بد کردہ ایم
تو بھلائی کرنے والا اور ہم برائی کرنیوالے ہیں
سالہا در بندِ عصیاں گشتہ ایم
برسوں گناہوں و نافرمانیوں کی قید میں رہے
دائماً در فسق و عصیاں ماندہ ایم
ہمیشہ گناہ و نافرمانی میں مبتلا رہے
روز و شب اندر معاصی بودہ ایم
شب و روز گناہوں میں غرق رہے
بے گنہ نگذشت بر ما ساعتے
ہماری کوئی گھڑی گناہ کے ارتکاب کے بغیر نہیں گزری
بر در آمد بندۂ بگریختہ
تیرے در پر بھاگا ہوا غلام حاضر ہے
مغفرت دارد امید از لطفِ تو
تیری مہربانی سے مغفرت و بخشش کا امیدوار ہے
بحرِ الطافِ تو بے پایاں بود
تیری مہربانیوں کے سمندر کی کوئی انتہا نہیں

ما گنہگاریم و تو آمرزگار
ہم گنہگار ہیں اور تو بخشنے والا
جرم بے اندازہ بے حد کردہ ایم
ہم نے بے انتہا اور بے شمار جرم کئے ہیں
آخر از کردہ پشیماں گشتہ ایم
آخر اپنے کئے پر شرمندہ ہیں
ہمقرینِ نفس و شیطاں ماندہ ایم
نفس اور شیطان کے ساتھی رہے ہیں
غافل از امر و نواہی بودہ ایم
کرنے کے کاموں اور رکنے کی باتوں سے لاپرواہ رہے
با حضورِ دل نہ کردم طاعتے
ہم نے صدقِ دل سے فرمانبرداری نہیں کی
آبروئے خود بعصیاں ریختہ
گناہوں کے باعث اپنی عزت و آبرو گنوائے ہوتے
زانکہ خود فرمودۂ لا تقنطوا
اس لئے کہ خود تو نے فرمایا مایوس مت ہو[1]
نا امید از رحمتت شیطاں بود
تیری رحمت سے نا امید شیطان ہوتا ہے

[1] اللہ تعالیٰ کی رحمت سے ۱۲
[2] انسان تیری رحمت سے ناامید نہیں ہوتا ۱۲

نفس و شیطاں زد کریما راہِ من
نفس اور شیطان میری راہ میں حائل ہیں

رحمتت باشد شفاعت خواہِ من
تیری رحمت میری سفارش کرنے والی ہے

چشم دارم از گنہ پاکم کنی
توقع ہے کہ تو مجھے گناہوں سے پاک کر دیگا

پیش ازیں کاندر لحد خاکم کنی
اس سے پہلے کہ میں قبر میں مٹی بن جاؤں

اندر آں دم کز بدن جانم بری
جس وقت جسم سے میری روح قبض ہو

از جہاں با نورِ ایمانم بری
دنیا سے با ایمان میرا خاتمہ ہو

در بیان مخالفت نفس امارہ
برائی پر آمادہ کرنے والے نفس کی مخالفت

عاقل آں باشد کہ اوشاکر بود
عقل مند وہ ہے کہ شکر گذار ہو

واں گہے بر نفسِ خود قادر بود
اور ہر وقت اپنے نفس پر قادر و قابو پاتے ہوتے ہو

ہر کہ خشمِ خود فرد خورد اے جواں
جو شخص اے جوان اپنے غصّہ کو پست کر دے (اور قابو پالے)

باشد او از رستگاران جہاں
وہ دنیا کے نجات یافتہ لوگوں میں سے ہو گا

آں بود ابلہ ترینِ مردماں
وہ لوگوں میں سب سے زیادہ بیوقوف شخص ہے

کز پئے نفس و ہوا باشد دواں
جو نفسانی خواہشات کے پیچھے دوڑتا ہو

واں گہے پندارد آں تاریک رای
وہ ناسمجھ سوچتا ہو کہ آخر کار

خواہد آمرزیدنش آخر خدای
اللہ اسے بخش دیگا (اس لیے من مانی کرتا ہے)

گرچہ درویشی بود سخت اے پسر
اگرچہ اے لڑکے درویشی دشوار ہے

ہم ز درویشی نباشد خوب تر
(لیکن) درویشی سے بہتر کچھ نہیں

ہر کہ او را نفسِ توسن رام شد
جس کے نفس کا سرکشی کرنے والا گھوڑا مطیع و

از خردمندانِ نیکو نام شد
فرمانبردار ہو جاتے (وہ) عقلمندوں میں شمار ہو گا

رلہ اسی دھن میں لگا ہے ١٢

برمرادِ نفس تا گردی اسیر — صبر بگزین و قناعت پیشہ گیر

نفس کی مراد کا کب تک قیدی رہے گا — صبر سے کام لے اور قناعت اختیار کر

در ریاضت نفس بد را گوش مال — تا نیندازد ترا اندر وبال !

عبادت میں جفاکشی سے بُرے نفس کو سزا دے — تاکہ یہ تجھے وبال و مصیبت میں مبتلا نہ کرے

ہر کہ خواہد تا سلامت ماند اُو — از جمیعِ خلق رو گرداند اُو

جو شخص عذاب خداوندی سے محفوظ رہنا چاہے — ساری مخلوق سے منہ موڑ کر اس کا ہو جائے

مرد ماں را سربسر در خواب داں — گشت بیدار آنکہ او رفت از جہاں

لوگوں کو مکمل خواب (نیند) میں سمجھ — جو دُنیا سے گیا وہ بیدار ہو گیا[1]

آں کہ رنجاند ترا عذرش پذیر — تا بیابی مغفرت بروے مگیر

جس سے تجھے تکلیف پہنچے اس کا عذر قبول کرلے — اس سے باز پرس نہ کر تاکہ (اللہ تعالیٰ اب تجھ کو بخش دے)

حق ندارد دوست خلق آزار را — نیست ایں خصلت یکے دیندار را

اللہ تعالیٰ اسے دوست نہیں رکھتا جو مخلوق کو تکلیف — پہنچائے یہ خصلت کسی دیندار کی نہیں ہوتی

از ستم ہر کو دلے را ریش کرد — آں جراحت بر وجود خویش کرد

جس نے کسی کے دل کو ظلم سے زخمی کیا — اس نے (گویا) اپنے وجود پر زخم لگایا

آنکہ در بندِ دل آزاری بود — در عقوبت کارِ او زاری بود

جو شخص دل آزاری کی فکر میں لگا رہے — اس کی سزا ذلت و رسوائی (اور اس) رونا ہے

اے پسر قصدِ دل آزاری مکن — وز خدائے خویش بیزاری مکن

اے لڑکے دل آزاری کا ارادہ مت کر — اور اپنے خدا کی مخالفت پر کمر بستہ نہ ہو

خاطر کس را مرنجاں اے پسر — ور نہ خوردی زخم بر جان و جگر

اے لڑکے کسی کے دل کو تکلیف نہ پہنچا — ورنہ تیرے قلب و جگر (و روح) زخم خوردہ ہوں گے

[1] یعنے آخرت کی زندگی ہی اصل بیداری ہے ۱۲

نامِ مردم جُز بہ نیکوئی مبر
لوگوں کا ذکر بھلائی سے کر
گر ہمی خواہی کہ گردی معتبر
اگر تو اللہ کے نزدیک قابلِ اعتبار (اور معتمد) ہونا چاہے

قوّتِ نیکی نداری بَد مکن
بھلائی کی طاقت نہیں تو کم از کم بُرائی نہ کر
بر وجودِ خود سِتم بے حد مکن
اپنے آپ پر لا انتہا ظلم سے بچ

روز باں از غیبتِ مردم بہ بند
زندگی اسطرح بسر کر کہ اپنی زبان سے لوگوں کی غیبت نہ کرے
تا نہ بینی دست و پائے خود بہ بند
تاکہ اپنے ہاتھ پیر بندھے ہوئے (اور) قید میں نہ دیکھے

ہر کہ از غیبت زبانش بستہ نیست
جس نے اپنی زبان پر بندش نہیں لگائی
آنچناں کس از عقوبت رستہ نیست
اسے سزا سے مفر نہیں

در بیان فوائد خاموشی
خاموشی کے فائدوں کے بیان میں

اے برادر گر تو ہستی حق طلب
اے بھائی اگر تجھے حق کی تلاش ہے
جُز بہ فرمانِ خدا مکشائی لب
تو اللہ تعالیٰ کے حکم کے علاوہ لب مت کھول

گر خبر داری ز حیّ لایموت
اگر زندہ اور کبھی نہ مرنے والی (ذاتِ ربّانی سے) آگاہ ہے
بر دہانِ خود بنہ مُہرِ سکوت
تو اپنے مُنہ پر (ناز یبا باتوں سے) خاموشی کی مُہر لگالے

اے پسر پند و نصیحت گوش کن
اے لڑکے وعظ و نصیحت سُن لے
گر نجاتے بایدت خاموش کن
اگر نجات کا طلب گار ہے تو خاموشی اختیار کر

ہر کہ را گفتارِ بسیارش بود
جو شخص زیادہ بولتا ہے[لہ]
دل درونِ سینہ بیمارش بود
اس کا سینہ میں رہنے والا دل بیمار (مُردہ) ہو جاتا ہے

عاقلاں را پیشہ خاموشی بود
عقل مندوں کا طریقہ چُپ رہنا ہے
پیشۂ جاہل فراموشی بود
(اور) جاہل (بیوقوف) کا شیوہ بھول جانا (اور بکواس ہے)

لہ ایران توران کی ہانکتا ہے ۱۲

خاموشی از کذب و غیبت واجب است
جھوٹ نہ بولنا اور غیبت نہ کرنا (چپ رہنا) ضروری ہے

ابلہ است آں کو بہ گفتن راغب است
ان دونوں میں مبتلا شخص بے وقوف ہے

اے برادر جز ثنائے حق مگو
اے بھائی اللہ تعالیٰ کی تعریف کے علاوہ کچھ نہ کہو

قولِ خود را از برائے دق مگو
دوسروں کو پریشان کرنیکی خاطر گفتگو نہ کرو

ہر کہ در بندِ عمارت می شود
جو شخص تعمیر[2] (ہی) کی فکر میں لگا رہتا ہے

ہر کہ دارد جملہ غارت می شود
جو کچھ اس کے پاس ہوتا ہے (سب) غارت کر دیتا ہے

دل ز پر گفتن بمیرد در بدن
زیادہ بولنے سے دل جسم میں مُردہ ہو جاتا ہے

گرچہ گفتارش بود دُرِّ عدن
خواہ بولنے والے کی گفتگو عدن کا موتی ہی کیوں نہ ہو[3]

آنکہ سعی اندر فصاحت میکند
جو زیادہ بولنے کی کوشش میں لگا رہتا ہے

چہرۂ دل را جراحت می کند
دل کے چہرہ کو زخمی کر لیتا ہے

رو زباں را در دہاں محبوس دار
زبان منہ میں قید رکھ کر (کم بولکر) زندگی بسر کر

وز خلائق خویش را مایوس دار
اور لوگوں سے زیادہ توقعات نہ رکھ

ہر کہ او بر عیبِ خود بینا شود
جسے اپنے عیب دکھائی دینے لگتے ہیں

روحِ او را قوتے پیدا شود
اس کی روحانی قوت بڑھ جاتی ہے

در بیان عمل خالص

(عمل خالص (بے ریا) کا بیان

ہر کہ باشد اہلِ ایماں اے عزیز
اے پیارے ایماندار شخص

پاک دارد چار چیز از چار چیز
چار چیزوں کو چار چیزوں سے محفوظ رکھتا ہے

از حسد[4] اوّل تو دل را پاک دار
پہلے حسد کو دل میں جگہ نہ دے

خویشتن را بعد ازاں مومن شمار
پھر اپنے کو مومن (کامل) خیال کر لے

---

[1] اور اچھی بات ۱۲
[2] اور محلات بنانے کی ۱۲
[3] بظاہر بیش قیمت اور مفید ہی کیوں نہ ہو ۱۲
[4] حسد شانِ مومن کے خلاف ہے ۱۲

پاک دار از کذب واز غیبت زباں
تاکہ ایمانت نیفتد در زیاں

زبان کو غیبت اور جھوٹ سے بچا
تاکہ تیرے ایمان کو نقصان نہ پہنچے

پاک گرداری عمل را از ریا
شمعِ ایمانِ ترا باشد ضیا

اگر عمل (ہر کام) ریا و دکھاوے سے محفوظ رکھے
تو تیری ایمان کی شمع روشن (پُر نور) ہو گی

چوں شکم را پاک داری از حرام
مردِ ایماں دار باشی والسلام

اگر تیرے پیٹ میں حرام غذا نہ جائے
تو تو ایماندار اور سلامت رو شخص ہو گا

ہر کہ دارد ایں صفت باشد شریف
ور ندارد دارد ایمانِ ضعیف

جس شخص میں یہ اوصاف ہوں وہی شریف (و بلند مرتبہ) ہو گا
اور اگر یہ نہ ہوں تو اس کا ایمان کمزور ہے

ہر کہ باطن از حرامش پاک نیست
روحِ او وارہ سو افلاک نیست

جسکا پیٹ حرام سے پاک (و صاف) نہ ہو
اس کی روح آسمانوں تک نہیں پہنچ سکتی [۱]

چوں نباشد پاک اعمال از ریا
ہست بے حاصل چو نقشِ بوریا

اعمال (کام) دکھاوے سے (اور نام و نمود سے) پاک نہ ہوں
تو ان کی حیثیت زمین پر بورئیے کے نقش بن جانے کی سی ہے [۲]

ہر کہ را اندر عمل اخلاص نیست
در جہاں از بندگانِ خاص نیست

جس کا عمل اخلاص پر مبنی نہیں
دنیا میں (اس کا شمار) خاص بندوں میں نہیں ہے

ہر کہ کارش از برائے حق بود
کار او پیوستہ با رونق بود

جس کا عمل محض اللہ ہی کے لیے ہو
اس کا عمل بارونق (اور ممتاز) ہو گا

در سیرتِ ملوک
بادشاہوں کی عادات کا بیان

چار خصلت اے برادر در جہاں
پادشاہاں را ہمی دارد زیاں

اے بھائی چار عادتیں دنیا میں
بادشاہوں کے لیے نقصان دہ ہوتی ہیں

[۱] مقام بلند نصیب نہیں ہو سکتا ۱۲
[۲] کہ بے سود ہے ۱۲

پادشہ چوں بر ملا خنداں بود
بادشاہ مجمع عام میں ہنستا رہتا ہے

بیگماں در ہیبتش نقصاں بود
تو بلاشبہ اس کی ہیبت میں کمی آجاتی ہے[۱]

باز صحبت داشتن با ہر فقیر
ہر درویش کے ساتھ (بلا امتیاز) رفاقت سے

پادشاہاں را ہمی سازد حقیر
بادشاہ حقیر (وکمتر) ہو جاتے ہیں

باز ناں بسیار اگر خلوت کند
عورتوں کے ساتھ زیادہ تنہائی سے

خویشتن را شاہ بے ہیبت کند
خود بادشاہ کا رعب کافور ہو جاتا ہے

ہر کہ رافر جہاں داری بود
جسے شاہی رعب برقرار رکھنا ہو

میل او سوئے کم آزاری بود
اس کا میلان لوگوں کو تکلیف نہ پہنچنے[۲] کا خیال ہونا چاہیئے

عدل باید پادشاہاں را و داد
بادشاہوں کو عدل وانصاف سے کام لینا چاہیئے

تا زعدلش عالمے گردند شاد
تاکہ ان کے عدل وانصاف سے عالم خوش رہے

گر کند آہنگ ظلمے پادشاہ
اگر بادشاہ ظلم کا وطیرہ اپنا لے

سود نکنند مرورا گنج و سپاہ
تو اس کے کام خزانہ اور سپاہی نہیں آتے

باز نان شاہے کہ در خلوت نشست
جو بادشاہ عورتوں کے ساتھ تنہائی میں (زیادہ) بیٹھنے لگے

دور نبود گر رود ملکش زدست
اس کا ملک جلد ہی اس کے ہاتھ سے نکل جائیگا

چونکہ عادل باشد و میموں لقا
بادشاہ مبارک ملاقات والا اور منصف ہو

باشد اندر مملکت شہ را بقا
تو اس کی بادشاہت برقرار رہتی ہے

چوں کند سلطاں کرم بالشکری
جب بادشاہ کا سلوک سپاہیوں کے ساتھ کریمانہ ہو

بہر او بازند صد جاں سر سری
تو اسکے لیے سینکڑوں سپاہی سر دھڑ کی بازی لگا دیتے ہیں

[۱] اور رعب و دبدبہ جاتا رہتا ہے ۱۲
[۲] اور راحت رسانی ۱۲

در بیان حسن خلق

اچھے اخلاق کا بیان

چار چیز آمد بزرگی را دلیل
چار چیزیں بڑائی کی علامتیں ہیں
ہر کہ ایں دارد بود مرد جلیل
جسمیں یہ چار چیزیں موجود ہوں وہ بزرگ و بلند مرتبہ شخص ہے

علم را اعزاز کردن بے حساب
علم (اور اہل علم) کا بے انتہا اعزاز و احترام کرنا
خلق را دادن جوابِ باصواب
مخلوق کو ٹھیک جواب دینا

ہر کہ دارد دانش و عقل و تمیز
صاحبِ شعور اور عقل مند
اہل عِلم و حِلم را دارد عزیز
اہل علم اور بُردبار لوگوں کو محبوب رکھتا ہے

دیگراں باشد کہ جوید وصلِ دوست
دوسرے یہ کہ وصل کا خواہاں رہے
زانکہ از دشمن حذر کردن نکوست
اس لیے کہ دشمن سے احتراز بہتر ہے

اے برادر گر خرد داری تمام
اے بھائی اگر تو مکمل صاحبِ عقل ہے
نرم و شیریں گوئی با مردم کلام
تو لوگوں سے نرم و میٹھی گفتگو کر

ہر کہ باشد تلخ گوی و ترش روے
سخت و بد مزاج شخص سے
دوستاں از وے بگردانند روے
دوست بھی چہرہ موڑ لیتے ہیں[له]

ہر کہ از دشمن نباشد پُر حذر
دشمن سے احتیاط نہ برتنے والا شخص
عاقبت بیند ازو رنج و ضرر
انجام کار دشمن سے تکلیف و نقصان اُٹھاتا ہے

درمیانِ دوستاں مسرور باش
دوستوں کے درمیان خوش رہو
گر خبر داری ز دشمن دور باش
اگر صاحبِ فہم ہو تو دشمن سے دوری اختیار کرو

در جوارِ خود عدو را رہ مدہ
اپنے پڑوس میں دشمن کو جگہ مت دے
از برائے آنکہ دُشمن دور بہ
کیونکہ اچھا یہی ہے کہ دشمن سے دُور رہا جائے

با محباں باش دائم ہم نشیں
ہمیشہ محبت کرنیوالوں اور دوستوں کی ہم نشینی اختیار کر
تا توانی روئے اعدا را مبیں
جب تک ممکن ہو دشمنوں کے چہرے نہ دیکھ۔

له اور بچنے لگتے ہیں ۱۲

اے پسر تدبیر رہ را توشہ کن
اے لڑکے تدبیر کو زادِ راہ بنا

پس حدیثِ این و آں یک گوشہ کن
(اور) ہر ایک کے کہنے پر عمل پیرا نہ ہو

در بیانِ مُہلکات

ہلاک کرنے والی اشیاء کا بیان

چار چیز ست اے برادر با خطر
اے بھائی چار چیزیں خطرناک ہیں

تا توانی باش زنہا پُر حذر
بحدِ امکان ان سے بچ

قربتِ سلطان و اُلفت با بداں
بادشاہ سے نزدیک ہونا (مقرب بننا) اور بروں کی محبت

رغبتِ دنیا و صحبت با زناں
دنیا کی رغبت[1] اور عورتوں کی ہم نشینی[2]

قربِ سلطان آتشِ سوزاں بود
بادشاہ سے نزدیکی جلانیوالی آگ ہوتی ہے

با بداں اُلفت ہلاکِ جاں بود
(اور) بروں سے محبت زندگی تباہ کر دیتی ہے

زہر دارد در دروں دنیا چوں مار
دنیا کا باطن سانپ کی طرح زہریلا ہوتا ہے

گرچہ بینی ظاہرش نقش و نگار
اگرچہ بظاہر نقش و نگار نظر آتے ہیں[3]

می نماید خوب و زیبا در نظر
یہ دنیا اچھی اور خوب صورت دکھائی دیتی ہے

لیک از زہرش بود جاں را خطر
مگر اس کے زہر سے زندگی خطرہ میں پڑ جاتی ہے

زہر ایں مارِ منقش قاتل ست
اس نقش و نگار والے سانپ کا زہر ہلاک کرنیوالا ہے

باشد از وے دور ہر کو عاقل ست
اس سے ہر عقل مند دُور رہتا ہے

ہمچو طفلاں منگر اندر سُرخ و زرد
بچوں کی طرح سُرخ و زرد کو نہ دیکھ[4]

چوں زناں مغرورِ رنگ و بو مگرد
عورتوں کی طرح رنگ و خوشبو کو نہ دیکھ

زالِ دُنیا چوں عروس آراستہ ست
بوڑھی دُنیا آراستہ (سجی ہوئی) دلہن کی طرح ہے

در دو روزے شوئے دیگر خواستہ ست
دو دن میں دوسرے شوہر کی طلبگار ہوتی ہے[5]

---

[1] طلبِ دنیا میں سرگرداں رہنا ۱۲
[2] ان سے بچنا چاہیئے ۱۲
[3] اور بڑی دلآویز معلوم ہوتی ہے ۱۲
[4] کہ وہ ظاہری خوبصورتی پر نظر کرتے اور باطنی نقصان سے غافل ہوتے ہیں ۱۲
[5] کسی ایک کی ہو کر نہیں رہتی ۱۲

مقبل آں مرد یکہ شد زیں جفت طاق
خوش نصیب وہ ہے جسنے اس سے علیحدگی اختیار کی
پشت بروے کرد وداد ش سہ طلاق
اور اسے تین طلاقیں دے کر پیٹھ پھیر لی
لب بہ پیشِ شوی خنداں می کند
شوہر کے سامنے ہنس کر ہونٹ کھولتی ہے
پس ہلاک از زخمِ دنداں می کند
پھر دانتوں سے زخم لگا کر ہلاک کر دیتی ہے

در بیان اہلِ سعادت

نیک بختوں کا بیان

شد دلیلِ نیک بختی چار چیز
خوش نصیبی کی علامت چار چیزیں ہیں
ہر کہ ایں چار ش بود باشد عزیز
جسمیں یہ چاروں موجود ہوں وہ صاحب عزت[1] ہے
اصلِ پاک آمد دلیل نیک بخت
نیک بختی کی علامت شریف النسب ہونا ہے
نیست بد اصلے سزائے تاج و تخت
بداصل تاج و تخت کے قابل نہیں ہوتا
نیک بختاں را بود رائے صواب
نیک بختوں کی رائے ٹھیک ہوتی ہے
آنکہ بد رائیست باشد در عذاب
(اور) غلط رائے رکھنے والے کی رائے تکلیف دہ[2] ہوتی ہے
ہر کہ ایمن از عذابِ حق بود
عذابِ خداوندی سے بے خوف شخص
نیست مومن کافر مطلق بود
مومن نہیں قطعی کافر ہے
عمرِ دُنیا چند روزے بیش نیست
دنیا کی عمر چند روز سے زیادہ نہیں
غافل ست آنکس کہ پیش اندیش نیست
وہ شخص غافل ہے جسے آگ (آخرت) کی فکر نہیں
ترکِ لذاتِ جہاں باید گرفت
دنیوی لذتوں کو چھوڑ دینا چاہیئے
دامنِ صاحب دلاں باید گرفت
(اور) اولیاء اللہ کا دامن پکڑ لینا چاہیئے
در پئے لذاتِ نفسانی مباش
نفسانی لذتوں کی دھن میں مت رہو
دوستدارِ عالمِ فانی مباش
اس فانی دُنیا کو محبوب نہ رکھو

[1] اور محبوب ۱۲
[2] اور ضرر رساں ۱۲

نیست حاصل رنج دنیا بُر دنت
دنیا کی فکر میں مبتلا ہونے کا حاصل کچھ نہیں (بے سود ہے)
عاقبت چوں می ببایدمر دنت
آخر کار تجھے مرنا ہے
از تنت چوں جاں رُواں خواہد شدن
جب تیری جان کنی کا وقت آجاتے گا
خاک اندر استخواں خواہد شدن
(اور) ہڈیاں خاک میں ملنے والی ہوں گی
مر ترا از دادنِ جاں چارہ نیست
اسوقت تیرے لیے جان دینے کے علاوہ چارہ نہیں
رہزنت جز نفسک امّارہ نیست
تیرا رہزن تیرے برائیوں پر ابھارنیوالے نفس کے علاوہ کوئی نہیں

در بیانِ سببِ عافیت
سکون وعافیت کے سبب کا بیان

عافیت را اگر بخواہی اے عزیز
اے پیارے اگر عافیت و آرام کا طلب گار ہے
می تواند یافتن در چار چیز
تو چار چیزوں سے حاصل ہو سکتا ہے
ایمنی و نعمت اندر خانداں
سکون واطمینان[1]، دولت، خاندان میں[2]
تندرستی و فراغت بعد ازاں
(اور) تندرستی و فارغ البالی
چونکہ بانعمت امانے باشدت
کیونکہ دولت تیرے لیے باعث سکون و اطمینان ہوگی
عافیت راز و نشانے باشدت
اوراس سے عافیت کی نشاندہی ہو گی
بادلِ فارغ چو باشی تندرست
افکار سے دل خالی ہوگا تو تندرست ہو گا
دیگر از دنیا نباید ہیچ جست
دنیا سے مزید[3] کچھ نہ تلاش کرنا چاہیئے
بر میاور تا توانی کامِ نفس
جس قدر ممکن ہو نفس امّارہ کا مقصد پورا نہ ہونے دے
تا نیفتی اے پسر در دامِ نفس
تاکہ تو اے لڑکے نفس کے جال میں نہ پھنسے[3]
زیرِ پا آور ہواتے نفس را
نفسانی خواہش کو کچل دے
کم بدو دہ بہرہ ہاتے نفس را
نفس کو اس کا حصہ کم سے کم عطا کر

[1] گھر وکنبہ ۱۲
[2] مذکور چار چیزوں کے سوا ۱۲
[3] محفوظ رہے ۱۲

نفس و شیطاں می برند از رہ ترا
نفس اور شیطان تجھے راہ سے بھٹکا دیتے ہیں
تا بیندازند اندر چہ ترا
تاکہ تجھے کنوئیں میں پھینک دیں

نفس را سر کوب و دائم خوار دار
نفس کا ہمیشہ سر کچل اور ذلت کا برتاؤ کر
تا توانی دورش از مردار دار
تاکہ تو حرام سے دور رہے

نفسِ بد را ہر کہ سیرش می کند
نفس امارہ کا پیٹ بھرنے والا
در گنہ کردن دلیرش می کند
اسے گناہ کرنے میں دلیر و جری بنا دیتا ہے

خلقِ خود را دور دار از ہر مزہ
اپنی ذات کو ہر مزہ (بیجا نفسانی لذت) سے دور رکھ
تا نیفتی در بلاؤ در بزہ
تاکہ مصیبت و گناہ سے محفوظ رہے

زآب و نان تا لب شکم را پر مساز
پانی اور روٹی سے پیٹ منہ تک مت بھر
ہمچو حیواں بہرِ خود آخور مساز
حیوان (جانور) کیطرح اپنے لیے چراگاہ نہ بنا

روز کم خور گرچہ صائم نیستی
ہر دن کم کھا خواہ روزہ دار نہ ہو
پُر مخور آخر بہائم نیستی
منہ تک مت بھر کہ تو جانور نہیں

اے کہ در خوابی ہمہ شب تا بہ روز
اے رات بھر صبح تک سونے والے
بہرِ گورِ خود چراغے بر فروز
اپنی قبر کے لیے چراغ فروزاں (روشن) کر

خواب و خور جز پیشۂ انعام نیست
کھانا اور سونا صرف چوپایوں کا طریقہ ہے
خفتگاں را بہرہ از انعام نیست
سونیوالوں کا انعام[2] میں کوئی حصہ نہیں ہوتا

اے پسر بسیار خواہی خفت خیز[3]
اے لڑکے اگر قبر میں بہت (آرام) سے سونا چاہتا ہے
گر خبر داری زخود بے گفت خیز
اگر اپنا خیال ہے تو بغیر کہے اٹھ

دل دریں دُنیائے دون بستن خطاست
اس ذلیل دنیا میں دل لگانا غلطی ہے
دامن از وے گر تو بر چینی رواست
تیرا اس سے پہلو تہی اختیار کرنا ہی درست ہے

[1] اور تو تباہ و برباد ہو جاتے ۱۲
[2] انعام ربانی میں ۱۲
[3] تو رات میں بیدار ہو عبادت رب کر ۱۲

ازچہ دل بندی بدنیائے دنی
ذلیل دنیا سے کس واسطے دل لگایا جائے
ظاہرِ خود را میارا اے فقیہ
اے فقیر اپنی ظاہری زیب و زینت کا (زیادہ) خیال نہ کر
طالبِ ہر صورتِ زیبا مباش
ہر دل آویز شکل کا طلب گار نہ ہو
از ہوا بگذر خدا را بندہ شو
خواہش کو تج کر اللہ کا (شکر گزار) بندہ ہو جا
خرقۂ پشمینہ را بر دوش کن
اونی موٹا لباس کاندھے پر ڈال
ایکہ در بر میکنی پشمینہ را
اے اونی موٹے لباس کو بغل میں رکھنے والے
گر ہمی خواہی نصیب از آخرت
اگر تو آخرت کے کچھ حصّہ کا طلب گار ہے
بے تکلف باش و آرائش مجو
تکلف سے بچ اور زیب و زینت کی جستجو نہ کر
در برت گو کسوتِ نیکو مباش
تجھے اگرچہ لباس فاخرہ میسّر ہو (مگر) نہ پہن
ہمچو صوفی در لباسِ صوف باش
صوفی کی طرح اونی لباس اختیار کر

چون نہ جاوید در وے بودنی
جبکہ دنیا میں ہمیشہ رہنا (ہی) نہیں
تاکہ گردد باطنت بدرِ منیر
تاکہ تیرا باطن روشن چاند (کی طرح) ہو جائے
در ہوائے اطلس و دیبا مباش
اطلس و دیبا کی آرزو میں مدت رہ
زندگی می بایدت در ژندہ شو
تجھے زندگی چاہیئے تو فنا فی اللہ ہو جا
شربتے از نامرادی نوش کن
دنیوی مقاصد سے پہلوتہی کا شربت پی لے
پاک ساز از کینہ اوّل سینہ را
اول سینہ کو کینہ و عداوت سے پاک و صاف کر
رو بدر کن جامہائے فاخرت
تو (دنیوی) زندگی میں فخر کا لباس اتار دے
ترکِ راحت گیر و آسائش مجو
راحت و آرام (اور دنیوی عیش) تج دے
زیر پہلو جامہ خوبت گو مباش
(اور) تیرے پاس اگرچہ عمدہ ترین کپڑا موجود ہو زیب تن نہ کر
در صفتہائے خدا موصوف باش
صفات ربانی سے مشابہت اختیار کر

۱؎ مفلس و محتاج یا درویش ۱۲
۲؎ ہر اچھی چیز ۱۲
۳؎ ریشمی کپڑے ۱۲
۴؎ خواہش نفسانی ۱۲
۵؎ صوفیاء کا لباس ۱۲
۶؎ اور اس سے احتراز کر ۱۲
۷؎ مثلاً عفو و حلم وغیرہ اوصاف خود میں پیدا کر ۱۲

مردِ رہ را بوریا قالین بود — زانکہ خشتش عاقبت بالیں بود

سلوک (تصوف) کی راہ میں چلنے والے کے لیے بوریا — بھی قالین ہوتا ہے، اس لئے آخرکار اونٹوں کا سرہانا (قبر میں) ملتا ہے

مردِ رہ را بودِ دُنیا سود نیست — ہرگزش اندیشۂ نابود نیست

سلوک (تصوف) کی راہ میں چلنے والے کیواسطے دنیا کا[1] — ہونا بے فائدہ ہے۔ اس لئے اسکے جاتے رہنے کا خطرہ (وغم) نہیں ہوتا

دربیانِ تواضع وصحبتِ درویشاں

تواضع اور درویشوں کی ہم نشینی کا بیان

گر ترا عقل ست بادانش قریں — باش درویش وبدرویشاں نشیں

اگر تو صاحب عقل وسمجھ دار ہے — تو درویش بنجا اور درویشوں کی ہم نشینی اختیار کر

ہم نشینی جُز بدرویشاں مکن — تا توانی غیبتِ ایشاں مکن

درویشوں کے علاوہ کسی کی ہم نشینی مت اپنا — (اور) انکی پیٹھ پیچھے برائی سے احتراز کر

حبِّ درویشاں کلیدِ جنت است — دشمنِ ایشاں سزائے لعنت است

درویشوں سے محبت جنت کی کنجی ہے — (اور) ان سے دشمنی باعثِ لعنت ہے

پوشِشِ درویش غیر از دلق نیست — در پئے کام وہوائے خلق نیست

درویش کا لباس محض گدڑی ہے — (دوسری) مخلوق (کیطرح) مقصد وخواہش (نفسانی) کی فکر میں لگے رہنا نہیں ہے

مردتا ننہد بفرق نفس پائے — رہ کجا یابد بدرگاہِ خدائے

جب تک آدمی نفس کی مانگ پر پاؤں نہ رکھے[2] — بارگاہِ خداوندی کا راستہ کیسے پا سکتا ہے

مردِ رہ در بند قصر و باغ نیست — در دلِ او غیر درد و داغ نیست

راہ خداوندی کا راہ رو محل اور باغ (کی طلب) کا اسیر نہیں — اسکے دل میں اللہ تعالیٰ کی محبت کے درد اور داغ کے علاوہ کچھ نہیں

گر عمارت را بری بر آسماں — عاقبت زیرِ زمیں گردی نہاں

اگرچہ تعمیر (بلڈنگیں) آسمان تک لے جائے — لیکن تجھے آخرکار زمین کے نیچے چھپنا ہے

[1] دنیا کا کچھ حصہ حاصل ہونا ۱۲
[2] اس کا سر نہ کچلے ۱۲

گر چو رستم شوکت و زورت بود
اگرچہ تیری طاقت و دبدبہ رستم کی مانند ہو

جاے چوں بہرام در گورت بود
اگرچہ تیرا مقام بہرام گور (بادشاہ) جیسا ہو

اے پسر از آخرت غافل مباش
اے لڑکے آخرت سے غافل نہ ہو

بامتاعِ ایں جہاں خوشدل مباش
دنیوی ساز وسامان سے خوش دل و مسرور نہ ہو

در بلیاتِ جہاں صبّار باش
دُنیا کے مصائب پر صبر کر

گاہِ نعمت شاکرِ جبّار باش
کبھی اللہ تعالیٰ کی نعمت کا شکر (بھی) ادا کر

در بیانِ دلائلِ شقاوت
بدنصیبی کے دلائل کا بیان

چار چیز آثارِ بدبختی بود
چار چیزیں بد نصیبی کی علامت ہیں

جاہلیؔ و کاہلیؔ سختی بود
جہالت اور سستی باعث دشواری ہوتی ہیں

بیکسی[1] و ناکسی[2] مرچار شد
بے کسی اور ناکسی خاص طور پر یہ چار چیزیں

بختِ بد را ایں ہمہ آثار شد
سب بد نصیبی کی علامتیں ہیں

آنکہ در بندِ عبادت می شود
عبادتِ ربانی کا اسیر شخص

بیشک از اہلِ سعادت می شود
بلاشبہ سعادت مندوں میں سے ہوتا ہے

بر ہواے خود قدم ہر کو نہاد
جس نے اپنی خواہشات کی پیروی اختیار کی

کے تواند کرد با نفسک جہاد
کب تک اپنے نفس امارہ سے جہاد کر سکتا اور لڑ سکتا ہے

ہر کہ سازد در جہاں با خواب و خور
جو دنیا میں کھانے اور پینے کو وطیرہ بنائے

در قیامت باشدش ز آتش گذر
قیامت میں وہ جہنم میں بسر کرے گا

رو بگرداں از مراد و آرزوی
نفسانی خواہش و آرزو اور مراد سے منہ موڑ لے

پس بدرگاہِ خدا می آر روی
پھر بارگاہ ربانی کی طرف متوجہ ہو جا

[1] تنہا بے یار و مددگار ہونا ۱۲
[2] اور فکر میں رہنے والا ۱۲

کامرانی سر بنا کامی کشد
(نفس امارہ کی) فتح و کامیابی کا انجام ناکامی ہوتا ہے

مردِ رہ خط در نکو نامی کشد
حق کا طلبگار نیک نامی[1] پر خط کھینچتا ہے[2]

امر و نہی حق چو داری اے ولید
اے لڑکے اللہ کے فرمان کی تعمیل[3] اور رُک جانے پر کاربند رہ

پس مرو دنبالۂ نفسِ پلید
ناپاک نفس کے پیچھے مت جا (اس سے دُور بھاگ)

ہر کہ ترک کامرانی می کند
جو آخرت کی کامیابی سے گریز کرتا ہے

بر خلافش زندگانی می کند
وہ (امر حق کے) خلاف زندگی بسر کرتا ہے

امر و نہی حق ز قرآں گوش دار
قرآن شریف میں بتلائے ہوئے امر و نہی کو محفوظ رکھ

جائے شادی نیست دنیا ہوش دار
یہ خیال رکھ کہ دُنیا خوش ہونے کی جگہ نہیں ہے

در بیانِ ریاضت

ریاضت (عبادت میں محنت) کا بیان

گر ہمی خواہی کہ گردی سر بلند
اگر سر بلند ہونے کی خواہش ہے

اے پسر بر خود درِ راحت بہ بند
اے لڑکے اپنے آپ پر راحت (کوشی) کا دروازہ بند کرلے

ہر کہ بر بست اُو درِ راحت تمام
جس نے خود پر دنیوی راحت و آسائش[4] کا دروازہ مکمل بند کرلیا

باز شد بروے درِ دار السّلام
اس پر جنت کا دروازہ کھل گیا (جنت کا حقدار ہوگیا)

غیرِ حق را ہر کہ خواہد اے پسر
اے لڑکے! جو شخص اللہ تعالیٰ کے علاوہ کا طلبگار ہو

کیست در عالم ازو گمراہ تر
اس سے زیادہ گمراہ دُنیا میں کون ہے

اے برادر ترکِ عزّ و جاہ کن
اے بھائی (دنیوی عزت و مرتبہ (کا خیال) ترک کردے

خویش را شائستۂ درگاہ کن
خود کو بارگاہ ربانی کے لائق بنا

عزّ و جاہت سر بہ پستی می کشد
(دنیوی) عزت و مرتبہ زوال و پستی کی طرف لیجاتا ہے

مر ترا بر تن پرستی می کشد
تجھے راحت و تن پرستی کا خوگر بناتا ہے

[1] اور نام و نمود ۱۲
[2] یعنی اسے ناموری کی تمنا نہیں ہوتی ۱۲
[3] اور امر بالمعروف و نہی عن المنکر ۱۲
[4] اور ہمہ تن رضائے خداوندی کی جستجو میں لگ گیا ۱۲

خوار گردد ہر کہ باشد جاہ جوی
دنیوی مرتبہ کا طلب گار ذلیل ہوتا ہے
اے برادر قربِ آں درگاہ جوی
اے بھائی بارگاہ خداوندی کے قرب کی جستجو کر

نفس در ترکِ ہوا مسکیں بود
نفس ترکِ خواہشات سے عاجز ہوتا ہے
گوشمالِ نفسِ ناداں ایں بود
اس بے وقوف نفس کی سزا یہی ہے

چوں دلت از یادِ حق ایمن بود
تیرا دل یادِ حق سے مطمئن ہو گا
نفسک امّارہ کے ساکن بود
تو تیرا نفس امّارہ (مقابلہ میں) کہاں ٹھہر سکتا ہے

ہر کہ او را تکیہ بر صانع بود
جس کا اللہ پر بھروسہ ہو
در جہاں با لقمہ قانع بود
وہ دنیا میں ایک لقمہ پر قناعت کر لیتا ہے

اکتفا بر روزئے ہر روزہ کن
روز کے ملنے والے رزق پر اکتفا کر
گر نداری از خدا دریوزہ کن
یہ اگر میسّر نہ ہو تو اللہ تعالیٰ سے مانگ (طلب کر)

در بیانِ مجاہداتِ نفس
نفس کے مجاہدات کا بیان

نفس نتواں کشت الا با سہ چیز
نفس صرف تین چیزوں سے کچلا جا سکتا ہے
چوں بگویم یاد گیرش اے عزیز
اے عزیز میرے کہنے کو یاد رکھ

خنجرِ خاموشی و شمشیرِ جوع
خاموشی کے خنجر اور بھوک کی تلوار
نیزۂ تنہائی و ترکِ ہجوع
تنہائی کے نیزہ اور نیند ترک کرنے (اور بیدار رہنے سے)

ہر کہ را نبود مرتب ایں سلاح
جو شخص ان ہتھیاروں کو ترتیب نہ دے (عمل نہ کرے)
نفسِ او ہرگز نیاید با صلاح
اس کا نفس اصلاح پذیر (و صالح) کبھی نہ ہوگا

چونکہ دل بے یادِ اللہت بود
کیونکہ تیرا یادِ الٰہی سے خالی دل ہو گا
دیوِ ملعوں یار و ہمراہت بود
تو ملعون نفس تیرا دوست و رفیق ہو گا

اہلِ دُنیا را چو زر سیم آیدش
اہل دنیا کے پاس چاندی اور سونا آنا چاہیئے

لقمہائے چرب و شیریں بایدش
تیرا در شیریں لقمے ہونے چاہیئں

ہر کہ او در بند سیم و زر بود
سونے اور چاندی کا اسیر شخص

در عقوبت عاقبت مضطر بود
اسکی سزا ہیں (آخرکار) بیقرار و پریشان ہوتا ہے

آنکہ بہرِ آخرت کارش بود
جس نے آخرت کے لیے کام (اور مجاہدے) کئے ہوں

از خدا تشریف بسیارش بود
اللہ تعالیٰ اس کا بے حد اعزاز فرمائیں گے

مالِ دنیا خاکساراں را دہند
دنیا کا مال حقیروں کو

آخرت پرہیزگاراں را دہند
(اور) آخرت (اخروی نعمت) پرہیزگاروں کو دیتے ہیں

ہست شیطاں اے برادر دشمنت
اے بھائی تیرا دشمن شیطان ہے

غُلِ آتش خواہد اندر گردنت
وہ تیری گردن میں آگ کا طوق ڈالنا چاہتا ہے

مُدبرے کو رُو بدنیا آورد
(جو) بدنصیب دنیا کی طلب میں لگا رہتا ہے

بہرہ کے از عالمِ عقبیٰ بود
اسے آخرت سے کیا حصہ ملے گا

اے پسر با یادِ حق مشغول باش
اے لڑکے یادِ ربانی میں مشغول رہ

وز خلائق دُور ہمچو غول باش
اور بھوت کی طرح مخلوق سے دُوری[ل] اختیار کر

[ل] تنہائی کے جنگل میں رہنا ۱۲

در بیانِ فقر
مفلسی کا بیان

فقر خود را پیش کس پیدا مکن
اپنے افلاس کا کسی کے سامنے اظہار نہ کر

محنتِ امروز را فردا مکن
آئندہ کل کی احتیاج کی خاطر پریشان مت ہو

مر ترا آنکس کہ فردا جاں دہد
تجھے کل تک زندہ رکھنے والی ذات

غم مخور آخر کہ آب و ناں دہد
غم نہ کر کہ (وہ تجھے) پانی اور روٹی (رزق) عطا کریگا

تا بکے چوں مور باشی دانہ کش
چیونٹی کی طرح کب تک دانے (رزق) اکٹھا کرے گا

گر تو مردی فاقہ را مردانہ کش
اگر تو مرد ہے تو بہادری سے فاقہ برداشت کر

بر توکّل گر بود فیروزیت
اگر تو صحیح معنی میں متوکل ہو جائے

حق دہد مانندِ مرغاں روزیت
تو پرندوں کی طرح اللہ تعالیٰ تجھے روزی عطا کرے

از خدا شاکر بود مردِ فقیر
درویش اللہ تعالیٰ پر شاکر (بہر صورت) ہوتا ہے

گر دہد توشش لبِ نانِ فطیر
خواہ اللہ اسے غیر خمیری روٹی کا ایک کنارہ ہی بخشے

خم مشو پیش توانگر ہمچو طاق
مالدار کے سامنے محراب کیطرح مت جھک

تا نگردی جفت با اہلِ نفاق
تاکہ تیرا شمار اہل نفاق میں نہ ہو

مردِ رہ را نام و ننگ از خلق نیست
راہ سلوک (تصوف) میں چلنے والے کو مخلوق کی نام آوری اور ذلت کی پرواہ نہیں

نفرتش از جامہائے دلق نیست
(اور) اسے گدڑی پوشی سے نفرت نہیں

ہر کہ را ذوقِ نکو نامی بود
جسے دنیوی نیک نامی کی پروا (و ذوق) ہو

خاص مشمارش کہ او عامی بود
اسے خاص (بندگان خدا) میں مت سمجھ وہ عام شخص ہے

گر ترا دل فارغ از زینت بود
اگر تیرا دل (دنیوی) زیب و زینت سے خالی ہو

کے ہوائے مرکب و زینت بود
تو تجھے سواری اور زینت کی خواہش و آرزو کب ہو سکتی ہے

روئے دل چوں از ہوا برتافتی
جب دل خواہش (نفسانی) سے یکسو ہو جائے

بعد ازاں می داں کہ حق را یافتی
تو یہ سمجھ لو کہ (راہ) حق کو پا لیا

در بیانِ دریافتنِ حقیقتِ نفسِ امّارہ
نفس امارہ کی حقیقت معلوم کر لینے کا بیان

چوں شترمرغے شناس ایں نفس را
نفس امّارہ شترمرغ کی مانند ہے

نے کشد بار و نہ پرّد بر ہوا
کہ نہ بوجھ اُٹھا سکتا ہے اور نہ ہوا میں اُڑ سکتا ہے

گر بپر گوئیش گوید اشترم
اگر اس سے اُڑنے کیلئے کہا جاتے تو کہہ دیتا ہے میں اونٹ ہوں

در نہی بارش بگوید طائرم
اور اگر بوجھ رکھا جاتے تو کہہ دے کہ میں پرندہ ہوں

چوں گیاہِ زہر رنگش دلکش ست
یہ نفس زہریلی خوش رنگ گھاس کی طرح ہے
گر بطاعت خوانیش سستی کند
اگرچہ نفس اطاعت کیشی اور رب کی فرمانبرداری میں سستی برتتا ہے[1]
نفس را آں بہ کہ در زنداں کنی
نفس کو قید خانہ میں ڈالنا ہی بہتر ہے
کامِ نفسِ بد را بر آوردن خطاست
نفس امارہ کا مقصد پورا کرنا غلطی ہے
نیست درمانش بجز جوع و عطش
نفس کا علاج بھوک اور پیاس کے علاوہ نہیں[1]
چوں شتر در رہ در آی و بار کش
اونٹ کی مانند راہ خدا میں آئے اور (اطاعت) کا بوجھ اٹھائے
بارِ ایزد را بجاں باید کشید
اللہ تعالیٰ کی اطاعت کا بوجھ زندگی کو کھینچنا چاہیئے[3]
ہر کہ گردن می کشد زیں بارہا
جس نے اس بارِ اطاعت سے سرکشی اختیار کی
چوں شتر مرغ آنکہ از بارش گریخت
شتر مرغ کی طرح بارِ اطاعت سے بھاگنے والا
ہر کہ بارش را تحمل می کند
جو اطاعت ربانی کا بوجھ اٹھاتا ہے

لیک طعمش تلخ و بویش ناخوش ست
کہ اس کا مزہ کڑوا اور نوشگوار بُو ہے
لیک اندر معصیت چُستی کند
مگر معصیت و نافرمانی میں چُستی سے کام لیتا ہے
ہر چہ فرماید خلافِ آں کنی
جو کچھ یہ کہے اس کے خلاف کرو
زانکہ دشمن را بپروردن خطاست
کیونکہ دشمن کی پرورش ہی غلط ہے
تا کہ سازی رام اندر طاعتش
تاکہ یہ مطیع و فرمانبردار ہو کر رہے
بارِ طاعت بر درِ جبار کش
(اور) فرمانبرداری کا بوجھ اٹھا کر بارگاہِ ربانی تک لیجائے[2]
ورنہ ہمچو سگ زباں باید کشید
ورنہ کتے کی مانند ہانپنا ہو گا
باشد از نفریں برو انبارہا
اس پر (بالآخر) لنفرت کا بوجھ ہو گا
از گلستانِ حیاتش پر بریخت
گلستانِ حیات (جنت) نہ پہنچ سکا
در جہاں جانش تجمل می کند
دنیا میں بھی اپنی زندگی خوبصورت و دلآویز بناتا ہے

۱؎ کہ اسے اصلاح کیلا جاتے ۱۲
۲؎ اور اس کے دروازہ ۱۲
۳؎ مطیع ہونا چاہیئے ۱۲

کردہٓ بار امانت را قبول

انسان نے بارِ امانت کو قبول کیا[1]

روزِ اوّل خود فضولی کردہٓ!

ازل میں خود فضولی (انسان) نے بارِ امانت اُٹھایا

جنبشے کن اے پسر غافل مباش

اے لڑکے غافل نہ ہو عبادت میں لگ جا

ہر کہ اندر طاعتش کسلاں بود

اطاعت گذاری میں سستی برتنے والے کا انجام

وقتِ طاعت تیز رو چوں باد باش

اطاعت کے وقت ہوا کی طرح تیز ہو جا

راہِ پُر خوف ست و دزداں در کمیں

راہ خطرناک ہے اور چور گھات میں ہیں

منزلت دور ست و بارت بس گراں

تیری منزل دُور ہے اور بوجھ زیادہ ہے

ہر کہ در رہ از گراں باراں بود

جو شخص راستہ میں گرانبار ہوتا ہے

لاشہٓ داری سبک کن بارِ خویش

گدھا کمزور ہے اپنا بوجھ ہلکا کر

چیست بارت؟ جیفہٓ دنیائے دوں

تیرا بوجھ کیا ہے؟ ذلیل دنیا کی لاش (کا بوجھ)

از کشیدن پس نباید شد ملول

لہٰذا یہ بارِ امانت اُٹھانے سے رنجیدہ نہ ہونا چاہیئے

واں فضولی از جہولی کردہٓ!

اور پھر اس فضولی نے نادانی کا مظاہرہ کیا[2]

چوں بلیٰ گفتی بہ تن تنبل مباش

جب تونے "ہاں" کہا ہے[3] تو جسم کو کاہلی میں مبتلا نہ کر

حاصلش گمراہی و خذلاں بود

گمراہی اور رسوائی ہے

وز ہمہ کارِ جہاں آزاد باش

اور دنیا کے سارے کاموں سے یکسو ہو جا

رہبرے بر تا نمانی بر زمیں

کسی راہبر[5] کا ہاتھ تھام لے تاکہ تو زمین پر[6] نہ رہے

کوششے کن پس ممان از دیگراں

کوشش کر تاکہ اوروں سے پیچھے نہ رہے

ہر دمش از دیدہ چوں باراں بود

ہر وقت اسکی آنکھ سے بارش کی طرح آنسو برستے ہیں

ورنہ در رہ سخت بینی کارِ خویش

راستہ میں تیرا کام بے حد خراب ہو گا

کز پئے آں کشتہٓ خوار و زبوں

کس لیے اسکی خاطر ذلیل و خستہ حال ہوا ہے

[1] قرآن کریم کی آیت انا عرضنا الامانۃ سے و حملہا الانسان تک کی جانب پورے شعر میں اشارہ کیا گیا ہے ۱۲

[2] انہ کان ظلوماً جہولاً (والآیۃ) ۱۲

[3] عہد الست قالوا بلیٰ کی جانب اشارہ ہے ۱۲

[4] عبادت سے منہ نہ موڑ ۱۲

[5] مرشد کامل ۱۲

[6] معرفت خداوندی سے محروم نہ رہے ۱۲

[7] زیادہ بوجھ اٹھائے ہوتے ۱۲

دربیانِ ترکِ خودرائیؔ وخودستائیؔ

خودرائی اور خودستائی کے ترک کا بیان

سرچہ آرائی بدستاراے پسر
اے لڑکے سر کو عمامہ سے کیا آراستہ کرتا ہے

تانگیری ترکِ عزؔو مال وجاہ
جسوقت تک (دنیوی) عزت و مال و مرتبہ کا خیال، ترک نہیں کریگا

نیست مردی خویش راآراستن
خود کو آراستہ کرنے والا مرد (مردِ خدا) نہیں ہے

نیست برتن بہتراز تقویٰ لباس
جسم پر تقویٰ و پارسائی سے بہتر کوئی لباس نہیں ہے

ہرکہ او دربندِ آرائش بود
جسم کے سنوارنے ہی میں ڈوبا رہنے والا

عاقبت جز نامرادی نبودش
انجام کار اسے سوائے نامرادی کے کچھ نہیں ملتاؔ

خودستائی پیشۂ شیطاں بود
اپنے منہ سے اپنی تعریف شیطان کا طریقہ ہے

گفت شیطاں من ز آدم بہترم
شیطان نے کہا کہ میں آدمؑ سے بہتر ہوںؔ

از تواضع خاک مردم می شود
تواضع کے باعث مٹی (بھی) انسان بن جاتیؔ ہے

تاتوانی دل بدست آراے پسر
اے لڑکے ہو سکے تو کسی کا دلؔ موہ لے

ازہمہ برسر نیابی چوں کلاہ
سر کے کلاہ (ٹوپی) کیطرح سب سے ممتاز نہ ہو گا

قصدِ جاں کرد آنکہ او آراست تن
جسنے جسم کو سنوارا اس نے اپنی روح ہلاک کر دی

در تکلف مرد را نبود اساس
مرد کیلئے تکلفات باعثِ مضبوطی و پائداری نہیں

درجہاں فرزندِ آسائش بود
دنیا میں آرام وآسائش کا پُتلا (خوگر) ہو جاتا ہے

بہرہ از عیش و شادی نبودش
اور عیش و نشاط کا کوئی حصہ حاصل نہیں ہوتا

ہرکہ خود را کم زند مرد آں بود
مرد (اور بڑا) وہ ہے جو عاجزیؔ پسند ہو

تاقیامت گشت ملعول لاجرم
تو قیامت تک کے لیے ملعون ہو گیا

نورِ نار از سرکشی گم می شود
آگ کا نورؔ سرکشیؔ کے باعث گم ہو جاتا ہے

۱؎ اس کے بجائے ۱۲
۲؎ اس کے کام آگر ۱۲
۳؎ فضل ربانی سے محرومی ۱۲
۴؎ منکسر مزاج ہو ۱۲
۵؎ کہ میں آگ سے پیدا کیا گیا ہوں اور آدمؑ مٹی سے ۱۲
۶؎ ترقی نصیب ہوتی ہے ۱۲
۷؎ شعلہ کی لپٹ ۱۲
۸؎ سر ابھارنے والا ۱۲

راندہ شد ابلیس از مستکبری
شیطان غرور کے باعث راندۂ درگاہِ ربانی ہوا

گشت مقبل آدمؑ از مستغفری
اور حضرت آدم علیہ السلام استغفار کی بنا پر بانصیب ہوئے

شد عزیز آدمؑ چو استغفار کرد
حضرت آدم استغفار کے سبب (اللہ تعالیٰ) کے پیارے ہو گئے

خوار شد شیطاں چو استکبار کرد
شیطان غرور کی بنا پر ذلیل ہوا

دانہ پست افتد زبر دستش کنند
دانہ پست ہوتا ہے تو ابھارا جاتا ہے

خوشہ چوں برسر کشد پستش کنند
(اور) خوشہ کو سر ابھارنے کی بنا پر توڑ لیتے ہیں

دربیانِ آثارِ ابلہاں
بیوقوفوں کی علامتوں کا بیان

چار چیز آمد نشانِ ابلہی
چار چیزیں بے وقوفی کی علامت ہیں

باتو گویم تابیابی آگہی !
میں تجھے بتاتا ہوں تاکہ تو آگاہ ہو جائے

عیب خود را بد نہ بیند در جہاں
دنیا میں اپنے عیب کو عیب نہ سمجھنا

باشد اندر جستنِ عیبِ کساں
(اور) دوسروں کے عیب کی جستجو میں رہنا

تخمِ بخل اندر دلِ خود کاشتن
اپنے دل میں بخل کا بیج بونا

آنگہ امیدِ سخاوت داشتن
اور اس کے ساتھ سخاوت کی اُمید رکھنا

ہر کہ خلق از خُلق او خوشنود نیست
جس کے اخلاق سے مخلوق خوش نہ ہو

ہیچ قدرش بر درِ معبود نیست
درِ معبود اور بارگاہِ ربانی میں اسکی کوئی قدر و وقعت نہیں

ہر کہ او را پیشہ بدخوئی بود
جس شخص کا وطیرہ ہی بداخلاقی و تلخ مزاجی ہو

کارِ او پیوستہ بدروتی بود
اس کا کام بدروتی و خرابی سے ہی وابستہ ہوتا ہے

خوئے بد در تن بلائے جاں بود
بری عادت جسم و روح کے لیے وبال ہوتی ہے

مردمِ بدخو نہ از انساں بود
بری عادت والے شخص کا شمار انسانوں میں نہیں ہوتا

۱؎ زمین میں پہنچتا ہے ۱۲
۲؎ کنجوس ہونا اور کسی کے کام نہ آنا ۱۲
۳؎ دوسروں ۱۲
۴؎ بداخلاق ہو ۱۲
۵؎ انجام خراب ہوتا ہے ۱۲

بخل شاخے از درخت دوزخ است ۔ واں بخیلک از سگانِ مسلخ است

کنجوس دوزخ کے درخت کی ایک شاخ ہے ۔ حقیر کنجوس مذبح کا کتا ہے

روئے جنت را کجا بیند بخیل ۔ پشّہ افتادہ زیرِ پائے پیل

جنت کا چہرہ بخیل کہاں دیکھے گا۱؎ ۔ ہاتھی کے پاؤں کے نیچے آیا ہوا مچھر ہے

باش از بخلِ بخیلاں بر کراں ۔ تا نباشی از شمارِ ابلہاں

بخیلوں کے بخل سے کنارہ کش (اور یکسو) رہ ۔ تاکہ تیرا شمار بے وقوفوں میں نہ ہو

در بیانِ عافیت

عافیت کا بیان

از بلا تا رستہ گردی اے عزیز ۔ باز باید داشتن دست از دو چیز

اے عزیز مصیبت سے چھٹکارہ کی راہ ۔ دو چیزوں سے بے تعلق رہنا ہے

رو تو دست از نفس و دنیا باز دار ۔ تا بلاہا را نباشد با تو کار

زندگی نفس اور دنیا سے الگ ہو کر گزار ۔ تاکہ تجھے مصیبتوں کا سامنا نہ ہو

گر بحرص و آز گردی مبتلا ۔ با تو رو آرد ز ہر سو صد بلا

اگر حرص و ہوس میں مبتلا ہو گا ۔ تو تجھ پر ہر طرف سے مصیبتوں کی یلغار ہو گی

آنکہ نبود ہیچ نقدش درمیاں ۔ ہر کجا باشد بود اندر اماں

جس کی ہمیانی میں نقدی (روپیہ پیسہ) نہ ہو ۔ جہاں بھی ہو گا محفوظ رہے گا۲؎

نفس و دنیا را رہا کن اے پسر ۔ تا رہی از ہر بلا و ہر خطر

اے لڑکے نفس و دنیا کا راستہ چھوڑ دے۳؎ ۔ تاکہ ہر مصیبت اور ہر خطرہ سے نجات مل جائے

اے بسا کس کز برائے نفسِ زار ۔ در بلا افتاد و گشت از غم نزار

بہت سے لوگ ذلیل و حقیر نفس کی خاطر ۔ مصیبت میں مبتلا ہوتے اور غم سے نڈھال ہو گئے

۱؎ داخلہ کہاں نصیب ہوگا ۱۲
۲؎ کوئی گزند نہ پہنچا سکے گا ۱۲
۳؎ بے نیاز ہو جاؤ

از برائے نفس مرغِ نامراد	آمد و در دامِ صیاد اوفتاد
نفس کی خاطر نامراد پرند (انسان)	آ کر شکاری کے جال میں پھنس گیا
تا دلت آرام یابد اے پسر	بود و نابودِ جہاں یکسر شمر
اے لڑکے تاکہ تیرا دل آرام پائے	دنیا کے (مال وغیرہ) کے ہونے نہ ہونے کو برابر سمجھ
از عذابِ قہرِ حق ایمن مباش	در پئے آزارِ ہر مومن مباش
عذابِ خداوندی سے بے خوف نہ ہو	کسی مومن (مسلم بھائی) کی تکلیف کے درپے نہ ہو
در بلا یاری مخواہ از ہیچ کس	زانکہ نبود جز خدا فریاد رس
مصیبت میں کسی سے مدد طلب نہ کر	اس لیے کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی فریاد رس نہیں
ہر کرا رنجانده عذرش بخواہ	تا نباشد خصمِ تو در عرصہ گاہ
جس کو تجھ سے تکلیف پہنچی ہو اس سے معذرت کر لے	تاکہ قیامت کے میدان میں کوئی تیرا دشمن اور مخالف نہ ہو
گر غنا خواہد کسے از ذو المنن	در قناعت می توانش یافتن
اگر لوگوں کا احسان مند ہونے سے بچنا چاہے	تو جتنا میسر ہو اسی پر قناعت کر

در بیانِ عقلِ عاقلاں

عقلمندوں کی عقل کا بیان

ہر کرا عقل ست و دانش ای عزیز	دور باید بودنش از چار چیز
اے عزیز! جو صاحب عقل و دانش ہے	اسے چار چیزوں سے دور رہنا چاہیئے
کارِ خود با ناسزا نکند رہا	مردمی نکند بجائے ناسزا
اپنا کام نا اہل کے سپرد نہ کرے	نالائق پر اظہار شرافت نہ کرے[1]
عقل داری میلِ بدکاری مکن	زیں چو بگذشتی سبکساری مکن
تو صاحب عقل ہے تو بدکاری کی طرف مائل نہ ہو	بدکاری کے ارتکاب سے خود کو ہلکا نہ کر

[1] اور کام حوالہ نہ کرے ۱۲

ہر کرا از حلم دل روشن بود	در زمانہ باصلاحِ تن بود
جس کا دل بربادی سے روشن ہو	(وہ) زمانہ میں سلامتی وتندرستی، جسم (وروح) کیساتھ رہتا ہے
تا شوی پیش از ہمہ از روزگار	دست بر نان ونمک بکشادہ دار
جہاں تک ہو زمانہ والے کے سامنے	کھلانے پلانے کا ہاتھ کشادہ رکھ[1]
تا تو باشی در زمانہ داد گر	زیر دستاں را نکو دار اے پسر
تاکہ تو زمانہ میں منصف مشہور ہو	اے لڑکے کمزوروں کے ساتھ اچھا برتاؤ کر
ہر کہ بر پندِ خود آمد استوار	پندِ اورا دیگراں بندند کار
جو نصیحت پر خود (بھی) عمل پیرا ہو	اس کی نصیحت پر دوسرے عمل کرتے ہیں
ہر کہ از گفتارِ خود باشد ملول	قولِ اورا دیگرے نکند قبول
جس کی گفتگو خود اسے ملول وغمزدہ کرتی ہو	اس کا قول دوسرے قبول نہیں کرتے[2]
ہر چہ باشد در شریعت ناپسند	دور باش از وے چو ہستی ہوشمند
جو چیز شریعت میں[3] پسندیدہ نہ ہو	عقل مند ہے تو اس سے دوری اختیار کر
تا صوابِ کار بینی سر بسر	بر مرادِ خود مکن کار اے پسر
تاکہ مکمل طور پر کام ٹھیک ودرست ہو	(اسلئے) اے لڑکے اپنی مراد[4] پر عمل پیرا نہ ہو

[1] سخاوت سے کام لے
[2] قابل قبول و عمل نہیں سمجھتے
[3] نگاہ شریعت میں
[4] نفسانی خواہش

در بیانِ رستگاری
چھٹکارے کا بیان

ہست بیشک رستگاری در سہ چیز	با تو گویم یاد گیرش اے عزیز
تین چیزیں بلاشبہ (عذاب سے) چھٹکارے کا باعث ہیں	اے عزیز میں تجھ سے یاد رکھنے کے لیے کہتا ہوں
زاں یکے ترسیدن ست از ذوالجلال	دُوم آمد جستنِ قوتِ حلال
ان میں سے ایک اللہ تعالے کا خوف ہے	دوسرے حلال روزی کی تلاش

سومی رفتن بود بر راہِ راست
تیسرے راہِ راست پر چلنا[1]

رستگار است آنکہ ایں خصلت وراست
جسے یہ خصلت میسر ہو وہ ٹھیک راہ پر[2] ہے

گر تواضع پیش گیری اے جواں
اگر اے جوان تواضع اختیار کرے

دوست دارندت ہمہ خلقِ جہاں
تو تو سارے عالم کا محبوب ہو جائے

سر مکن در پیشِ دُنیا دار پست
دنیادار کے آگے سر نہ جھکا

ور کنی بیشک رود دینت ز دست
اگر جھکائے گا تو تیرا دین ہاتھ سے جاتا رہے گا

ہر کہ او از حرص دُنیا دار شد
جس نے حرص کے باعث دنیاداری اختیار کی

بیگماں از وے خدا بیزار شد
بلاشبہ اس سے اللہ تعالیٰ بیزار ہو گیا

بہرِ زر مستائے دنیا دار را
دنیادار کی دولت کی خاطر[3] تعریف وستائش مت کر

تا چہ خواہی کردن ایں مردار را
اس دنیوی مال و دولت کا کیا کرے گا

مُردگانند اغنیائے روزگار
دُنیا (زمانہ) کے مالدار (گویا) مُردے ہیں

اے پسر با مُردگاں صحبت مدار
اے لڑکے مردوں کی ہم نشینی اختیار نہ کر

مال و زر بیحد بدست آوردہ گیر
مال و دولت خواہ کتنی بھی اکٹھی کر لے

بعد ازاں در گور حسرت بردہ گیر
اس کے بعد اس کی حسرت[4] و آرزو قبر میں ساتھ جائیگی

در بیانِ فضیلت ذکر

ذکر کی فضیلت کا بیان

باش دائم اے پسر در یادِ حق
اے لڑکے اللہ تعالیٰ کی یاد میں ہمیشہ لگا رہ

گر خبر داری ز عدل و دادِ حق
اگر تو اللہ تعالیٰ کے عدل و انصاف سے آگاہ ہے

زندہ دار از ذکر صبح و شام را
صبح و شام کو ذکرِ خداوندی سے زندہ رکھ[5]

در تغافل مگذر ایں ایام را
ایام حیات غفلت میں نہ گذار

[1] راہ شریعت ۱۲
[2] اور نجات یافتہ ہے ۱۲
[3] حصولِ دولت ۱۲
[4] بالآخر ۱۲
[5] کہ یہ حیات بخش ہے ۱۲

یادِ حق آمد غذا ایں روح را
ذکر خداوندی روح کے لیے غذا ہے

مرہم آمد ایں دلِ مجروح را
(اور) زخمی دل کا مرہم ہے

یادِ حق گر مونسِ جانت بود
اللہ تعالیٰ کی یاد اگر تیری رفیقِ جان ہوجائے

کے ہوائے کاخ و ایوانت بود
تو محلوں کی خواہش و آرزو باقی نہ رہے

گر زمانے غافل از رحماں شوی
اگر ایک وقت تک اللہ تعالیٰ[1] سے غافل رہے

اندراں دم ہمدمِ شیطاں شوی
تو تو اسی وقت شیطان کا ساتھی ہوجاتے گا

مومنا ذکرِ خدا بسیار گوی
اے مومن اللہ تعالیٰ کا ذکر بکثرت کر

تا بیابی در دو عالم آبروی
تاکہ تجھے دونوں جہان میں عزت و آبرو نصیب ہو

ذکر را اخلاص می باید نخست
اللہ تعالیٰ کے ذکر کے لیے شرطِ اول اخلاص ہے

ذکر بے اخلاص کے باشد درست
اخلاص سے خالی ذکر غلط (و بے سود) ہوتا ہے

ذکر بر سہ[3] وجہ باشد بے خلاف
ذکر کے بالاتفاق تین طریقے ہیں

تو ندانی ایں سخن را از گزاف
تو یہ بات بے سود نہ سمجھ

عام را نبود بجز ذکرِ زباں
عام لوگوں کا ذکر محض زبان سے ہوتا ہے

ذکرِ خاصاں باشد از دل بیگماں
(اور) خواص کا ذکر بلاشبہ دل سے ہوتا ہے

ذکرِ خاص الخاص ذکرِ سر بود
اللہ کے مخصوص بندوں کا ذکر پوشیدہ[2] ہوتا ہے

ہر کہ ذاکر نیست او خاسر بود
ذکر نہ کرنے والا شخص[3] ٹوٹے میں رہتا ہے

ذکر بے تعظیم گفتن بدعت است
عظمت ربانی کا پورا دھیان نہ رکھتے ہوئے ذکر اللہ باعث گناہ ہے

و اندراں یک شرطِ دیگر حرمت است
ذکر اللہ کی شرط اس کا (پورا) احترام (بھی) ہے

ہست مر ہر عضو را ذکرے دگر
ہفت اعضا ہست ذاکر اے پسر

[1] اللہ تعالیٰ کی یاد سے ۱۲
[2] روحانی ۱۲
[3] آخرت کے اعتبار سے ۱۲

ذکرِ چشم از خوفِ حق بگریستن
آنکھ کا ذکر خوفِ خداوندی سے رونا ہے
باز در آیاتِ او نگریستن
پھر آیاتِ ربانی[1] میں غور و فکر کرنا ہے

یاری ہر عاجز آمد ذکرِ دست
ہاتھ کا ذکر یہ ہے کہ ہر عاجز کی مدد کرے
ذکرِ پا خویشاں زیارت کردن ست
(اور) پاؤں کا ذکر اپنوں کی ملاقات ہے

استماعِ قولِ رحمٰن ذکرِ گوش
کان کا ذکر فرمانِ رب سننا ہے
تا توانی روز و شب در ذکر کوش
دن اور رات میں جس قدر ہو سکے ذکر میں مصروف رہ

اشتیاقِ حق بود ذکرِ دلت
دل کا ذکر اللہ تعالےٰ کا اشتیاق ہے
کوش تا ایں ذکر گردد حاصلت
اسکی سعی کر تاکہ تجھے یہ ذکر میسر ہو جائے

آنکہ از جہل ست دائم در گناہ
جو شخص نادانی کی بنا پر ہمیشہ گناہ میں مبتلا رہتا ہے
کے حلاوت یابد از ذکرِ اللہ
اللہ تعالیٰ کے ذکر سے اسے کب حلاوت نصیب ہو سکتی ہے

خواندنِ قرآں بود ذکرِ لساں
زبان کا ذکر تلاوتِ قرآن ہے
ہر کرا ایں نیست ہست از مفلساں
جسے یہ (دولت) حاصل نہیں مفلسوں میں اس کا شمار ہے

شکرِ نعمتہائے حق می کن مدام
ہمیشہ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا شکر ادا کر
تا کند حق بر تو نعمتہا مدام
تاکہ اللہ تعالیٰ تجھے ہمیشہ نعمتوں سے نوازتا رہے

حمدِ خالق بر زباں دار اے پسر
اے لڑکے اللہ تعالیٰ کی تعریف وردِ زبان رکھ
عمر تا برباد ندہی سر بسر
تاکہ تیری عمر بالکل ضائع و برباد نہ ہو

لب مجنباں جز بذکرِ کردگار
اللہ تعالیٰ کے ذکر کے علاوہ ہونٹ مت ہلا
زانکہ پاکاں را ہمیں بود ست کار
اس لیے کہ نیک لوگوں کا یہی طریقہ ہے

[1] اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں ۱۲

در بیانِ عملِ چار چیز

چار چیزوں پر عمل کا بیان

بر ہمہ کس نیک باشد چار چیز | با تو گویم یاد گیرش اے عزیز

چار چیزیں سب کے لیے بہتر ہیں | اے عزیز (محبوب) میں تجھ سے کہتا ہوں اسے یاد رکھ

اوّل آں باشد کہ باشی[1] داد گر | ہم ز عقلِ خویش باشی[2] با خبر

پہلے یہ کہ تو منصف ہو | اپنی عقل[1] سے بھی آگاہ ہو

با شکیبائی تقرب[3] کردن ست | حُرمتِ مردم بجا آوردن ست

صبر سے کام لے کر بارگاہِ ربانی میں تقرب حاصل کرنا | لوگوں کی عزت بجا لانا

در بیانِ خصلتِ ذمیمہ
بری خصلت کا بیان

چار چیز دیگر اے نیکو سرشت | ہست از جملہ خلائق نیک زشت

اے اچھی فطرت والے چار چیزیں اور ہیں | جو کل مخلوقات میں سے بد ترین ہیں

زاں چہار اوّل[1] حسد کینی بود | زاں گذشتے عجب[2] و خود بینی بود

ان چار میں پہلی کینہ پروری ہے | پھر غرور و خود بینی (خود ستائی) ہے

خشم[3] را دیگر فرو نا خوردنست | خصلتِ چارم[4] بخیلی کردنست

تیسری لوگوں پر غصہ کا اظہار ہے | چوتھی خصلت کنجوسی ہے

اے پسر کم گرد گردِ ایں خصال | از برائے آنکہ زشت اند ایں فعال

اے لڑکے ان خصلتوں کے ارد گرد نہ گھوم[2] | کیونکہ یہ کام برے ہیں

غل و غش[3] بگذار چوں زر پاک شو | پیش ازاں کہ خاک گردی خاک شو

میل کچیل چھوڑ کر سونے کی طرح پاک ہو جا | (مرنے اور) مٹی میں ملنے سے پہلے مٹی بن جا[4]

حرص بگذار و قناعت پیشہ کن | آخر از مردن یکے اندیشہ کن

حرص کو چھوڑ کر قناعت اختیار کر | اور مرنے کے بارے میں سوچ[5]

[1] عقل سے کام لینے کے طریقہ سے بھی
[2] انہیں مت اپنا ۱۲
[3] کھوٹ اور کدورت ۱۲
[4] طریقہ تواضع اختیار کر ۱۲
[5] غور و فکر کر ۱۲

بامحبّاں باش دائم ہم نشیں | ناتوانی روتے اعدا رامبیں

ہمیشہ دوستوں کی ہم نشینی اختیار کر | جب تک ہو سکے دشمنوں کے چہرے مت دیکھ

دربیانِ سعادت و نصیحت

خوش نصیبی اور نصیحت کا بیان

برسعادت چار چیز آمد دلیل | شرحِ ایں ہر چار بشنو اے خلیل

چار چیزیں خوش نصیبی کی علامت ہیں | اے دوست ان چاروں کی شرح و تفسیر سُن

ازسعادت ہرکرا باشد نشاں | باشدش تدبیر ہا با دوستاں

جس شخص میں سعادت کی علامت ہو | اسکی مصلحتوں کا محور دوست ہوتے ہیں [۱]

ہرکرا باشد سعادت رہنمائے | صبر دارد از جفائے ناسزائے

جس شخص کی رہنما سعادت (نیک بختی) ہو | نالائقوں کے ظلم پر صبر کرتا ہے

ہرکرا بخت و سعادت گشت یار | درجہاں باشد بدشمن سازگار

جس کے رفیق نصیب و سعادت ہوں | وہ دُنیا میں دشمن کے ساتھ نبھالے گا [۲]

گرتو خود نارِ ہوا را کشتہ | واں کہ از اہل سعادت گشتہ

اگر تو نے خواہش کی آگ کو کچل دیا [۳] | سمجھ لے کہ سعادت مندوں میں شامل ہو گیا

گربود با دوستاں تدبیر تو | یار باشد دولت شبگیر تو

اگر تیری مصلحت کے محور دوست ہوں | تو شب بیداری کی دولت تیری رفیق ہو گی

از سرِ خود ہر کہ کارے می کند | بخت و دولت زو فرارے میکند

خود سری سے کام لینے والے شخص سے | نصیب اور دولت دونوں فرار اختیار کرتے ہیں

دشمن خود را نباید زد تبر | گر توانی کشت او را با شکر

اپنے دشمن کو تیر سے نہ مارنا چاہیئے | اگر ہو سکے تو شیرینی سے مار دے [۴]

[۱] کہ ان سے مشورے لیکر عمل پیرا ہوتا ہے
[۲] یا اسے بھی اپنا موافق بنالیگا
[۳] بجھا دیا
[۴] یعنی احسان کر کے مار دے
٭

تاتوانی جورِ نا اہلاں بکش
جب تک ہو سکے نا اہلوں کے ظلم سہہ لے
چوں ترا آمد مقامے سازگار
جب تجھے کوئی مقام سازگار و موافق آجائے
در نصیحت آں کہ نپذیرد سخن
نصیحت اسے مت کر جو قبول نہ کرے
خوئ بد را نیک کردن مشکل ست
بری عادت کو اچھی عادت سے بدلنا مشکل ہے
بندہ را گر نیست در کارِ رضا
بندہ اگر رضائے خداوندی کے کام میں مشغول نہیں
ہر کہ او استیزہ باسلطاں کند
بادشاہ کے ساتھ لڑنے والا
ہر کہ او باغی شود از بادشاہ
بادشاہ سے بغاوت کرنے والے شخص کا

گر ہمی خواہی کہ یابی عیش خوش
اگر تو عیش و نشاط کا طلب گار ہے
بر نہ بندی رخت زانجاز نہار
تو وہاں سے ہرگز مت جا
باچنیں کس پندِ خود ضائع مکن
اس طرح اپنی نصیحت ضائع نہ کر
جہد کردن بہر او بے حاصل ست
اور اس کے لیے سعی لاحاصل ہے
کے تواند باز گرداند قضا
تو قضا و فیصلۂ ربانی کب ٹل سکتا ہے
کارِ خود را سر بسر ویراں کند
قطعاً اپنا نقصان کرتا ہے
روز او چوں تیرہ شب گردد تباہ
دن بھی تاریک شب کی طرح تباہ ہو جاتا ہے

در بیانِ علامت مُدبِراں
بد نصیبی کی علامت کا بیان

چار چیز آمد نشانِ مُدبری
چار چیزیں بد نصیبی کی علامت ہیں
مُدبری باشد بابلہ مشورت
بد بخت بے وقوف سے مشورہ کرتا ہے

یاد گیرش گر تو روشن خاطری
اگر تیرا دل روشن ہے تو انہیں یاد رکھ
پس بجاہل دادنِ سیم و زرت
اور جاہل و بے وقوف کو اپنا سونا چاندی دیدیتا ہے

ہر کہ پندِ دوستاں نکند قبول
دوستوں کی نصیحت قبول نہ کرنے والا

در حقیقت مدبر است آں بوالفضول
حقیقت میں وہ بے ہودہ و بدنصیب ہے

ہر کہ از دنیا نگیرد عبرتے
جو شخص دُنیا سے عبرت حاصل نہ کرے

ہست ازاں مُدبر جہاں رانفرتے
اس بدنصیب سے دُنیا متنفر ہو جاتی ہے

مشورت ہر کس کہ با ابلہ کند
بیوقوف سے مشورہ کرنے والا شخص

دیوِ ملعونش سبک گمرہ کند
اس کا شیطان اسے جلد گمراہ کرتا ہے

آنکہ مال و زر دہد باجاہلاں
نادانوں کو مال و دولت عطا کرنے والا

آنچناں کس کے بود از مُقبلاں
نیک بختوں میں کب شمار ہو سکتا ہے

زر چو جاہل راہمی آید بکف
مال و دولت جب بیوقوف کے ہاتھ میں آتا ہے

میکند اسراف می سازد تلف
تو فضول خرچی کرتا اور برباد کرتا ہے

نشنود از دوست مُدبر پند را
بدبخت دوست کی نصیحت نہیں سُنتا

از جہالت بگسلد پیوند را
نادانی کے باعث تعلق ختم کر دیتا ہے

عبرتے گیر از زمانہ اے جواں
اے جوان زمانہ سے عبرت حاصل کر

تا نباشی از شمارِ مُدبراں
تاکہ تیرا شمار بدبختوں میں نہ ہو

ہر کرا از عقل آگاہی بود
جو شخص رموزِ عقل سے آگاہ ہو

نزدِ او ادبار گمراہی بود
اس کے نزدیک پیٹھ پھیرنا گمراہی ہے

در بیانِ آنکہ چہار چیز را حقیر نباید شمرد

چار چیزوں کو حقیر نہ سمجھنے کا بیان

چار چیز آمد بزرگ و معتبر
چار چیزیں بڑی اور قابل اعتماد ہیں

می نماید خرد لیکن در نظر
لیکن وہ دیکھنے میں چھوٹی معلوم ہوتی ہیں

زاں یکے خصمؔ ست ودیگر آتش ستؔ
ان میں سے ایک دشمن اور دوسری آگ ہے

باز بیماریؔ کز و دل ناخوش ست
پھر (تیسری) بیماری جس سے دل رنج محسوس کرتا ہے

چارمی دانشس کہ آراید ترا
چوتھی چیز عقل ہے جو تجھے سنوارتی ہے

ایں ہمہ تا خُرد ننماید ترا
ان سب کو تجھے چھوٹا نہ سمجھنا چاہیئے

ہر کہ در چشمش عدو باشد حقیر
جس شخص کی نگاہ میں دشمن حقیرؔ ہو

از بلائے او کند روزی نفیر
اسے (ایک دن) اسکی وجہ سے بھاگنا پڑے گا

ذرۂ آتش چو شد افروختہ
آگ کا ذرہ (چنگاری) بھڑک کر

بینی از وے عالمے را سوختہ
عالم کو جلا دیتا ہے

علم اگر اندک بود خوارش مدار
علم خواہ تھوڑا ہو اسے ذلیل وحقیر مت سمجھ

زانکہ دارد علم قدرِ بے شمار
اس لیے کہ علم بے انتہا لائق قدر ہے

رنجِ اندک را بکن غمخوارگی
تھوڑی بیماری کا علاج کرلے

ورنہ بینی عجز در بیچارگی
ورنہ یہ بیماری لاعلاج ہو جائے گی

دردِ سر را گر نجوید کس علاج
اگر کوئی دردِ سر کا علاج نہ کرے

خوفِ آں باشد کہ برگردد مزاج
تو دیوانہ ہو جانے کا اندیشہ ہے

باش از قولِ مخالف پُر حذر
مخالفانہؔ بات سے احتیاط کر

پیش از اں کز پا در آئی اے پسر
اے لڑکے اس سے پہلے کہ تو اوندھاؔ ہو

آتشِ اندک تواں کشتن بآب
تھوڑی آگ پانی سے بجھائی جا سکتی ہے

وائے آں ساعت کہ گیرد التہاب
ہائے وہ گھڑی کہ آگ لپٹیں مارنےؔ لگے

۱؎ اہمیت نہ ہو ۱۲
۲؎ نقصان اٹھانا پڑے گا ۱۲
۳؎ اور فتنہ انگیز ۱۲
۴؎ شکست کا منہ دیکھنا پڑے ۱۲
۵؎ پھر قابو پانا دشوار ہوتا ہے ۱۲

در بیانِ مذمّتِ خشم وغضب

غصّہ کی بُرائی کا بیان

اے پسر ہر کس کہ دارد چار چیز
اے لڑکے جس میں چار باتیں موجود ہوں

چار دیگر ہم شود موجود نیز
اس میں چار چیزیں اور بھی ہوں گی [1]

عاقبت رسوائی آید از لجاج
چمٹنا اور پیچھے پڑ جانا آخر کار باعث رسوائی ہے

خشم را نکند پشیمانی علاج
غصہ کا علاج پشیمانی نہیں

بے گماں از کبر خیزد دشمنی
بلاشبہ غرور دشمنی کو ابھارتا ہے

حاصل آید خواری از کاہل تنی
ذلت، کاہلی و سستی و تن آسانی کے باعث نصیب ہوتی ہے

چوں لجوجی درمیاں پیدا شود
پیچھے پڑ جانے کی خصلت کے باعث

بندہ از شومی او رسوا شود
آدمی اس کی نحوست سے رسوا ہو جاتا ہے [2]

خشم خود را چونکہ راند جاہلے
جب جاہل کو غصہ آتا ہے

جز پشیمانیش نبود حاصلے
تو سوائے شرمندگی کے کچھ حاصل نہیں ہوتا

ہر کہ گشت از کبر بالا گردنش
جو شخص غرور کے باعث اپنا سر اونچا کرے

دوستاں گردند آخر دشمنش
آخر کار اس کے دوست بھی دشمن بن جاتے ہیں

کاہلی را ہر کہ سازد پیشۂ
جو شخص کاہلی کو اپنا وطیرہ بنا لے

آید از خواری بپایش تیشۂ
اسکے پاؤں کو ذلت کا تیشہ نصیب ہوگا

خشم خود را گر فرو نخورد کسے
اپنے غصہ پر قابو نہ پانے والا

عاقبت بیند پشیمانی بسے
انجام کار شرمندہ ہوتا ہے

ہر کہ او افتادہ و تن پرورست
پڑے رہنے اور تن پروری کا عادی

نیست آدم کمتر از گاؤ خرست
آدمی نہیں بلکہ گائے بیل اور گدھے سے کمتر ہے

دربیانِ بے ثباتی چہار چیز و پرہیز ازاں

چار چیزوں کے ناپائیدار رہنے اور ان سے پرہیز کا بیان

[1] یعنی پہلی چار سے ان کا چولی دامن کا ساتھ ہے ۱۲

[2] رسوا ہوگا ۱۲

چار چیز اے خواجہ کم دارد بقا

اے خواجہ (صاحب) چار چیزیں ناپائیدار اور جلد فنا ہونیوالی ہیں

جورِ سلطاں را بقا کمتر بود

بادشاہ کے ظلم کو بقا کم ہے

دیگر آں مہرے کہ بینی از زناں

دوسرے عورتوں سے ظاہر ہونے والی محبت

با رعیت چوں کند سلطاں ستم

بادشاہ جب رعایا پر ظلم پر کمر باندھتا ہے

گر ترا از دوستاں آید عتاب

اگر تجھے دوستوں پر غصہ آتے گا

گرچہ باشد زن زمانے مہرباں

اگرچہ عورت (بیوی) ایک مدت تک مہربان رہے

چوں بنا جنساں نشیند آدمی

بے میل لوگوں کے پاس بیٹھنے والے آدمی کی

زاغ چوں فارغ ز بوئے گل بود

کوا کیونکہ پھول کی خوشبو سے بے نیاز ہوتا ہے

صحبتِ ناجنس جاں کاہی بود

بے میل کی ہم نشینی روح کا گھلانا ہے

چوں ترا ناجنس آید در نظر

جب تجھے کوئی بے میل شخص نظر آتے

گوش دار اے مومنِ نیکو لقا

اے بظاہر اچھے مومن انہیں یاد رکھ

پس عتابِ اصدقا کمتر بود

دوستوں کی ناراضی جلد ختم ہو جاتی ہے

بے بقا چوں صحبتِ ناجنس داں

بے میل شخص کی ہمنشینی کی طرح ناپائیدار ہوتی ہے

مر ورا باشد بقا در مُلک کم

تو اسکی سلطنت و بادشاہت جلد ختم ہو جاتی ہے

کم بقا باشد چو خط بر روئے آب

تو وہ پانی کی لکیر سے بھی جلد ختم ہو جاتے گا

چوں کم آید بہرہ بکشاید زباں

جب گھر کے خرچ کا معاملہ پیش آئیگا زبان کھولے گی

کمتر ک بیند از یشاں ہمدمی

رفاقت کم سے کم اختیار کرنی چاہیئے

نفرتش از صحبتِ بلبل بود

(تو) اسے بلبل کی ہم نشینی سے نفرت ہوتی ہے

جملہ راز یں حال آگاہی بود

سب کو اس حالت و کیفیت سے آگاہ ہونا چاہیئے

اے پسر چوں باد از وے در گذر

اے لڑکے اس سے ہوا کی مانند گزر جا

۱؎ کیونکہ ظلم کے باعث تختہ اُلٹ جاتا ہے ۱۲

۲؎ اور لڑنے لگے گی ۱۲

۳؎ احتراز کر ۱۲

دربیانِ آنکہ چہار چیز از چہار چیز کمال می باید

چار چیزوں میں چار چیزوں سے کمال پیدا ہونے کا بیان

چار چیز از چار دیگر شد تمام

چار چیزیں چار چیزوں سے مکمل ہوتی ہیں

دانشِ مرد از خرد گیرد کمال

آدمی کی فہم عقل سے مکمل ہوتی ہے

دینت از پرہیز کامل می شود

تیرا دین پارسائی سے کامل ہوتا ہے

ہست دانش را کمالات از خرد

فہم و دانش عقل سے درجۂ کمالات حاصل کرتی ہے

شکر نعمت را کمالے میدہد

نعمت کی شکر گذاری کمال بخشتی ہے

شکر ناکردن زوالِ نعمت است

ناشکری کرنے سے نعمت زائل ہوجاتی ہے[1]

علم را بے عقل نتواں کار بست

عقل کے بغیر علم بے سود ہے

بے خرد دانش وبال ست اے پسر

اے لڑکے بے عقل کے لیے فہم و دانش وبال ہے

ہر کہ علمے دارد و نبود برآں

جو شخص عالم ہو مگر علم پر عمل پیرا نہ ہو

چوں شنیدی یاد میدار اے غلام

اے لڑکے انہیں سن کر یاد رکھ

از عمل دینت ہمی یابد جمال

عمل سے تیرا دین خوب صورت بن جاتا ہے

نعمت از شکر شامل می شود

شکر گذاری سے نعمت بڑھتی ہے

بے عمل را اہلِ دیں کس نشمرد

بے عمل کو کوئی دیندار شمار نہیں کرتا

غافلاں را گوشمالے میدہد

غافلوں کو سزا دیتی ہے

بہرۂ شاکر کمالِ نعمت است

نعمت مکمل طور پر ملنا شکر گزار کا حصہ ہے

پیش بے عقلاں نمی باید نشست

بیوقوفوں کے سامنے نہ بیٹھنا چاہیئے[2]

علم مرغ و عقل بال است اے پسر

اے لڑکے علم پرند اور عقل اسکے پر ہیں[3]

از طریقِ عقل باشد برکراں

تقاضائے عقل اس سے کنارہ کش ہوتا ہے

[1] چھین جاتی ہے ۱۲

[2] یعنی زانوئے تلمذ طے نہ کرنا چاہیئے ۱۲

[3] کہ دونوں کا ہونا ضروری ہے ۱۲

در بیانِ آنکہ باز گردانیدن آں محالست

اس کا بیان جس کا واپس لوٹنا محال ہے

چار چیز ست آنکہ بعد از رفتنش
از محالات ست باز آوردنش

چار چیزیں ایسی ہیں کہ جن کے چلے جانیکے بعد
ان کا لوٹانا ناممکن ہے

چوں حدیثے رفت ناگہ بر زباں
یا کہ تیرے جست بیروں از کماں

جو بات اچانک زبان پر آ گئی
یا تیر کمان سے نکل گیا

باز چوں آرد حدیثِ گفتہ را
کس نہ گرداند قضائے رفتہ را

کہی ہوئی بات لوٹ نہیں سکتی
فیصلۂ ربانی کو لوٹانا کسی کے بس میں نہیں

باز کے گردد چو تیر انداختی
ہمچنیں عمرت کہ ضائع ساختی

جو تیر چلا دیا وہ کب لوٹ سکتا ہے
اسی طرح وہ عمر کیسے لوٹ سکتی ہے جو ضائع کر دی (گذر گئی)،

ہر کہ بے اندیشہ گفتارش بود
پس ندامتہائے بسیارش بود

بے سوچے سمجھے گفتگو کرنے والا
آخر بہت شرمندہ ہوتا ہے

تا نہ گفتی می توانی گفتنش
چوں بے گفتی کے تواں بنہفتنش

جو بات کہی نہ ہو وہ کہہ سکتے ہیں
جو بات کہہ دی گئی وہ کیسے چھپ سکتی ہے

در بیانِ غنیمت دانستن عمر

عمر کو غنیمت سمجھنے کا بیان

عمر را می داں غنیمت ہر نفس
چوں رود دیگر نیاید باز پس

ہر وقت اور ہر سانس عمر (زندگی) کو غنیمت سمجھ
جب گذر گئی پھر لوٹ کر نہیں آتی

ہیچ کس از خود قضا را رد نہ کرد
ہر کہ راضی از قضا شد بد نہ کرد

کوئی بھی فیصلۂ خداوندی کو لوٹا نہیں سکتا
فیصلۂ رب پر راضی ہونے والے نے بُرا نہیں کیا

ہر کہ می خواہد کہ باشد در اماں

جو شخص[1] امان میں رہنا چاہے

مُہر می باید نہادن بر زباں

اسے اپنی زبان پر مہر لگا لینی چاہیئے

می سزد گر عمر را داری عزیز

یہی موزوں ہے بشرطیکہ یہ لمحاتِ عمر پیارے ہوں

چوں رود پیشش نخواہی دید نیز

جب عمر ختم ہو جائیگی[2] پھر کچھ (آگے پیچھے) نہ دیکھے گا[3]

در بیان خاموشی و سخاوت

خاموشی اور سخاوت کا بیان

حاصل آید چار چیز از چار چیز

چار چیزیں چار چیزوں کے ذریعہ حاصل ہوا کرتی ہیں

یاد گیر ایں نکتہ از من اے عزیز

اے عزیز! مجھ سے اس نکتہ کو یاد رکھ

خامشی را ہر کہ سازد پیشہ

جس نے خاموشی کو اپنی عادت بنا لیا

گر دد ایمن[1] نبودش اندیشہ[3]

وہ ہر فکر سے محفوظ ہو گیا

گر سلامت بایدت خاموش باش

اگر سلامتی مطلوب ہے خاموش رہا کر

گشت ایمن ہر کہ نیکی کرد فاش

وہ شخص محفوظ رہا جس نے علی الاعلان نیکی کی[4]

از سخاوت مرد یابد سروری

سخاوت سے ہی آدمی کو سرداری نصیب ہوتی ہے

شکر نعمت را دہد افزوں تری

نعمت کا شکر اس میں اضافہ کرتا ہے

ہر کہ او شد ساکت و خاموش کرد

جس نے سکوت و خاموشی کو[5] اپنا یا

از سلامت کسوتے بر دوش کرد

سلامتی کا لباس اس نے کاندھے پر رکھا[6]

گر ہمی خواہی کہ باشی در اماں

اگر تو بھی امان و اطمینان کا طلب گار ہے

رو نکوئی کن تو با خلقِ جہاں

تو زندگی مخلوقِ عالم کے ساتھ بھلائی کرتے ہوئے گزار

ہر کرا عادت شود جود و کرم

جو سخاوت و کرم کا عادی ہو جاتا ہے

در میانِ خلق گردد محترم

مخلوق کے درمیان قابلِ احترام ہوتا ہے

---

[1] دینی و دنیوی پریشانیوں سے ۱۲

[2] چلا جائیگا ۱۲

[3] اور عمل و غور و فکر کا موقعہ ہاتھ سے نکل جائے گا ۱۲

[4] اور بدی سے تائب ہوا ۱۲

[5] اور شکر نعمت ۱۲

[6] محفوظ و سلامت رہا ۱۲

ہر کہ کارِ نیک یا بد می کند
جو شخص بھلا یا بُرا کام کرتا ہے
آں ہمہ می داں کہ با خود می کند
وہ سب (گویا) اپنے ہی واسطے کرتا ہے

اے برادر بندۂ معبود باش
اے بھائی اللہ تعالیٰ کا بندہ ہو جا
تا توانی با سخاوۃ جود باش
جب تک ممکن ہو سخاوت سے کام لے

باش از بخلِ بخیلاں پُر حذر
کنجوسوں کی کنجوسی سے پرہیز کر
تا نہ سوزد مر ترا نارِ سقر
تاکہ تجھے دوزخ کی آگ نہ جلا دے

در بیان چیزے کہ خواری آرد
ان چیزوں کا بیان جن سے ذلت نصیب ہوتی ہے

چار چیزت بر دہد از چار چیز
چار چیزیں چار چیزوں سے پھل دیتی ہیں
نشنود ایں نکتہ جز اہلِ تمیز
اس نکتہ کو اہلِ شعور کے علاوہ کوئی نہیں سنتا

ہر کہ زو صادر شود ایں چار کار
جس سے یہ چار کام ظہور پذیر ہوں
بیند او چارِ دگر بے اختیار
وہ مزید چار کاموں پر مجبور[3] ہے

چوں سؤال[1] آورد گردد خوار مرد
سوال کریگا تو (یقیناً) آدمی ذلیل ہو گا
ماند تنہا[1] ہر کہ استخفاف کرد
وہ اکیلا ہی رہے گا جو دوسروں کی توہین کرے گا

ہر کہ در پایان[2] کارے ننگرد
جس شخص کی انجام پر نظر نہیں ہو گی
عاقبت روزے پشیمانی خورد
انجام کار ایک دن شرمندہ ہو گا

ہر کہ نکند احتیاطِ کارہا
جو اپنے کاموں میں محتاط نہ ہو گا
بر دلش آخر نشیند بارہا
آخر کار اس کے دل پر (بہت سے کام کا) بوجھ ہو گا

ہر کہ گشت از خوئے بدنا سازگار
جو شخص بری عادت کی بنا پر لوگوں سے میل نہ کھاتا ہو
دوستاں بیشک کنند از وے فرار
بلا شبہ اس سے دوست راہ فرار اختیار کریں گے

[1] یہ صحیح معنی ہیں ۱۲
[2] توجہ نہیں کرتا ۱۲
[3] یعنی نتیجتاً ان دوسرے چار سے ضرور واسطہ پڑیگا ۱۲

در بیان آنچہ آدمی را شکست آرد

ان چیزوں کا بیان جو آدمی کو شکست کا منہ دکھاتی ہیں

آدمی را چار چیز آرد شکست ۔ با تو گویم گوش دار اے حق پرست

چار چیزوں کی بنا پر آدمی شکست یاب ہوتا ہے ۔ اے حق پرست میں تجھ سے کہتا ہوں انہیں یاد رکھ

دشمنِ بسیار و وام بے شمار ۔ جرم بے حد و عیالِ پُر قطار

دشمنوں[۱] کی کثرت اور بے حد قرض[۲] ۔ بے انتہا خطائیں اور کثیر العیالی

وائے مسکینے کہ غرقِ وام شد ۔ ہر دمش از غصہ خوں آشام شد

ہائے وہ غریب و مسکین جو قرض میں ڈوب[۱] جائے ۔ وہ ہر وقت غصہ سے خون (کے گھونٹ) پیتا ہے

ہر کرا بسیار باشد دشمنش ۔ خیرہ گردد ہر دو چشمِ روشنش

جس شخص کے دشمن بکثرت ہوں ۔ اس کی آنکھیں بے نور ہو جاتی ہیں

ہر کرا اطفال بسیارش بود ۔ در زمانہ زاری کارش بود

کثیر العیال شخص ۔ زمانہ میں اس کا کام گریہ و زاری ہوتا ہے[۲]

[۱] ...را مقروض ہو جائے ۱۲

[۲] ...ئہ پریشان رہتا ہے ۱۲

در بیانِ صفت زناں و صبیان

عورتوں اور بچوں کی صفت کا بیان

چار چیز است از خطاہا اے پسر ۔ گوش دارش با تو گویم سر بسر

اے لڑکے چار چیزوں کا شمار خطا میں ہے ۔ تجھ سے میں مکمل طور پر کہتا ہوں اسے یاد رکھ

اول از زن داشتن چشم وفا ۔ سادہ دل را بس خطا باشد خطا

اول عورت سے وفا کی امید رکھنا ۔ یہ بے وقوف کی نری غلطی ہے

ایمنی زابلہ خطائے دیگر ست ۔ صحبتِ صبیان از ینہا بدتر ست

بیوقوف پر اطمینان دوسری خطا ہے ۔ بچوں کے (مسلسل) ساتھ رہنا اس سے بھی زیادہ برا ہے

چارمی از مکرِ دشمن ایمنی چوتھے دشمن کی مکاری سے مطمئن ہو جانا	کے کند دشمن بغیر از دشمنی دشمن دشمنی کے بغیر کب رہ سکتا ہے

دربیان عطائے حق
ادائیگی حق کا بیان

چار چیزست از عطاہائے کریم چار چیزوں کا شمار اللہ تعالیٰ کی عطاء میں ہے	باتو گویم یاد گیرش اے سلیم اے سلیم فطرت میں تجھ سے کہتا ہوں اسے یاد رکھ
فرضِ حق اوّل بجا آوردن ست اوّل اللہ تعالےٰ کے حق کا بجالانا ہے	والدین از خویش راضی کردن ست (اور) ماں باپ کو اپنے سے راضی کرنا ہے
حکمِ دیگر چیست باشیطاں جہاد مزید حکم شیطان[1] کے ساتھ جہاد و نبرد آزمائی ہے	چارمی نیکی بہ خلقِ نامراد چوتھے نامراد[2] مخلوق کے ساتھ حُسنِ سلوک ہے

دربیانِ آنکہ عمر زیادہ کند
عمر میں اضافہ کرنے والی چیزوں کا بیان

می فزاید عمرِ مرد از چار چیز آدمی کی عمر چار چیزوں سے بڑھتی ہے	ایں نصیحت بشنو اے جانِ عزیز اے حیات کے پیارے یہ نصیحت سُن
اوّل آوردن بگوشش آوازِ خوش اوّل کان میں اچھی آواز کا پہونچنا	وانگہے دیدن جمالِ ماہ وَش (پھر) کسی ماہرو کا جمال دیکھنا
سوم آمد ایمنی بر مال و جاں تیسرے مال و جان کا اطمینان	می فزاید عمرِ مردم را ازاں آدمی کی عمر ان سے بڑھتی ہے
آنکہ کارش بر مرادِ دل بود جو کام آرزو کے مطابق ہو	در بقا افزو نیش حاصل بود اس سے عمر بڑھتی ہے

[1] نفس امّارہ وغیرہ ۱۲
[2] جس کی مراد پوری نہ ہوتی ہو ۱۲

(حاشیہ: نہ پرواہی برتنا ۱۲)

در بیان آنکہ عمر را بکاہد
عمر کو گھٹانے والی چیزوں کا بیان

عمرِ مردم را بکاہد پنج چیز
آدمی کی عمر پانچ چیزوں سے گھٹتی ہے

یاد دارش چوں شنیدی اے عزیز
اے عزیز انہیں سن کر یاد رکھ

شد یکے زاں پنج در پیری نیاز
انہیں سے ایک بڑھاپے میں دنیاوی آرزو ہے

پس غریبی وانگہے رنج دراز
(اور مسلسل) مسافرت اور طویل زحمت

ہر کہ او بر مردہ اندازد نظر
ہر وقت مُردوں کو دیکھنے والے

عمرِ او بیشک بکاہد اے پسر
کی عمر اے لڑکے بلاشبہ گھٹتی ہے

پنجم آمد ترس و بیم از دشمناں
پانچویں دشمن سے ڈرنے والا

عمر را اینہا ہمی دارد زیاں
اسکی عمر کو بھی اس خوف سے نقصان پہنچتا ہے

ہر کہ او را دشمناں ترساں بود
دشمن سے خوفزدہ شخص کی کیفیت

کارِ او لحظہ دیگر ساں بود
ہر لحظہ بدلتی رہتی ہے

از خدا ترس و مترس از دشمناں
اللہ تعالیٰ سے ڈر اور دشمنوں سے خوفزدہ نہ ہو

کز ہمہ دارد خدایت در اماں
اس لیے کہ اللہ تعالیٰ تجھے ان سب سے محفوظ رکھے گا

در بیان باعث زوال سلطنت
سلطنت کے زوال کے سبب کا بیان

چار چیز آمد فسادِ پادشاہ
چار چیزیں بادشاہ کے لیے باعث خرابی ہیں

با تو می گویم و لے دارش نگاہ
میں تجھ سے کہتا ہوں انہیں یاد رکھ

اوّلؔ اندر مملکت جورِ امیر
اوّل سلطنت کے اندر سردار کا ظلم

دیگر آں غفلت کہ باشد در وزیر
دوسرے وزیر کی تغافل کیشی

رنجِ شہ باشد خیانت در دبیر
بادشاہ کے لیے میر منشی کی خیانت باعث رنج[۱] ہوتی ہے

بد بود گر قوتے یابد اسیر
قیدی قوت پاکر بدی پر اُتر آتا ہے

چوں کند در ملکِ شہ میرے ستم
جب بادشاہ کے ملک[۲] میں کوئی سردار ظلم کرتا ہے

پادشہ را زیں سبب باشد الم
بادشاہ کو اس سے رنج ہوتا ہے

چوں بود غافل وزیر بے خبر
وزیر بے خبر اور غفلت کیش ہو

ملکِ شہ از وے بود زیر و زبر
تو بادشاہ کا ملک برباد و تہ و بالا ہوجاتے

گر خلل در کاتبِ دیواں بود
اگر دفتر کا منشی درست (وامین) نہ ہو

عاقبت رنجِ دلِ سلطاں بود
انجام کار بادشاہ کے دل کیلئے رنج[۳] کا باعث ہوگا

گر اسیراں را شود قوت پدید
اگر قیدیوں کو قوت حاصل ہو جاتے

در ولایت فتنہا گردد جدید
تو سلطنت میں نئے فتنے کھڑے ہو جائیں

چوں صلاحت در وجودِ شہ بود
بادشاہ اگر خود نیک (منصف) ہو

دستِ میراں از ستم کوتہ بود
تو سردار (بھی) ظلم سے دست کش ہو جاتیں

گر نباشد واقف و دانا وزیر
اگر وزیر عقل مند اور سیاست وتدبیر سے آگاہ نہ ہو

پادشہ را زو بود رنجِ کثیر
بادشاہ کے لیے وہ بیحد باعث تکلیف بن جلئے

گر ندارد شہ سیاست را بکار
اگر بادشاہ سیاست وتدبیر سے واسطہ نہ رکھے

ملک ویراں گردد از ہر نابکار
تو نااہلوں سے ملک ویران و برباد ہو جائے

در بیان آنکہ آبرو نریزد
آبرو باقی رکھنے والی چیزوں کا بیان

دور باش از پنج خصلت اے پسر
اے لڑکے پانچ چیزوں سے دُوری اختیار کر

تا نہ ریزد آبرویت در نظر
تاکہ لوگوں کی نگاہ میں تیری عزت و آبرو باقی رہے

[۱] اور باعث نقصان ۱۲
[۲] حدود سلطنت ۱۲
[۳] اور سلطنت کے لیے زوال ۱۲

اولاً کم گوئی با مردم دروغ
اوّل لوگوں سے جھوٹ نہ بول
زانکہ گردی از دروغت بیفروغ
اس لیے کہ جھوٹ بولنے سے تو بے وقعت ہو جائیگا

ہر کہ استیزہ کند با مہتراں
جو بڑوں کے ساتھ نبرد آزما ہو
آبروئے خود بریزد بے گماں
وہ بلا شبہ اپنی عزت و آبرو گنواتا ہے

پیشِ مردم ہر کہ را نبود ادب
جو لوگوں کے سامنے متودب ہو کر اور آداب کا لحاظ کر کے نہ رہے
گر بریزد آبرو نبود عجب
کوئی تعجب نہیں اگر اس کی عزت[1] باقی نہ رہے

از سبکساراں مباش اے نیک خوی
اے اچھی عادت والے اوچھے آدمیوں میں سے نہ ہو
کز سبکساری بریزد آبروی !
اس لیے کہ اوچھے پن سے وقعت[2] و آبرو جاتی رہتی ہے

اے پسر با مہتراں کمتر ستیز
اے لڑکے بڑوں کے ساتھ مت لڑ
وز حماقت آبروئے خود مریز
اور نادانی سے اپنی آبروریزی خود نہ کر

گر بعالم آبرو می بایدت
اگر تو دنیا میں عزت و وقار کا طالب ہے
دائماً خلق نکو می بایدت
تو ہمیشہ اچھے اخلاق کا مظاہرہ کر

ہر کہ آہنگِ سبکساری کند
جو شخص اوچھا پن اختیار کرے
ز آبروئے خویش بیزاری کند
وہ اپنی آبرو کا خود مخالف ہے

جز حدیثِ راست با مردم مگوی
لوگوں کے ساتھ صرف سچ بول
تا نگردد آبرویت آبجوی
تاکہ تیری عزت نہر کا پانی نہ بن جائے[3]

از خلاف و از خیانت باش دور
اختلاف اور خیانت سے دوری اختیار کر
تا بود پیوستہ در روئے تو نور
تاکہ تیرا چہرہ نیکی کے باعث پُر نور و بارونق ہو جائے

گر ہمی خواہی کہ گویندت نکو
اگر تو یہ چاہے کہ لوگ تجھے اچھا کہیں
اے برادر ہیچ کس را بد مگو
تو اے بھائی کسی کو برا نہ کہہ

[1] لوگوں میں نہ رہے ۱۲
[2] بے وقعت نہ ہو ۱۲

تا نباشی در جہاں اندوہگیں
تاکہ تو دنیا میں مغموم نہ ہو

از حسد در روزگار کس مبیں
(اس لیے) زمانہ میں کسی کے ساتھ حسد مت کر

در بیانِ آنکہ آبرو بیفزاید
عزت و آبرو کو بڑھانے والی چیزوں کا بیان

می فزاید آبرو از پنج چیز
پانچ چیزوں سے عزت و آبرو بڑھتی ہے

با تو گویم بشنو اے اہلِ تمیز
میں تجھ سے کہتا ہوں اے باشعور سُن

در سخاوت کوش گر داری غنا
اگر تو مالدار ہے تو سخاوت سے کام لے

تا فزاید آبرویت از سخا
تاکہ سخاوت کیوجہ سے تیری وقعت و آبرو بڑھ جائے

بردباری و وفاداری گزین
بردباری اور وفاداری اختیار کر

زانکہ آبِ روئے افزاید ازیں
اس لیے کہ ان سے (زندگی کے) چہرہ کی رونق بڑھتی ہے

ہر کہ او بر خلق بخشاید ہمی
جو مخلوق کے ساتھ سخاوت کرتا ہے

بیشک آبِ روئے افزاید ہمی
بلاشبہ وہ چہرہ کی آب بڑھاتا ہے

چوں بکارِ خویش حاضر بودہ
اپنے کام (سخاوت) کو انجام دینے والا

آبروئے خویش را افزودہ
اپنی آبرو میں اضافہ کرتا ہے

از سخاوت آبرو افزوں شود
سخاوت سے آبرو وقعت میں اضافہ ہوتا ہے

وز بخیلی بے خرد ملعوں شود
اور بیوقوف کنجوسی کی وجہ سے ملعون ہوتا ہے

ہر کہ بر خلق بخشائش بود
جس شخص کی مخلوق پر بخششیں ہوں

آبروئے اُو در افزائش بود
اس کی عزت و آبرو بڑھتی ہے

باش دائم بردبار و باوفا
ہمیشہ بردبار اور باوفا رہ

تا بروئے خویش بینی صد ضیا
تاکہ تجھے اپنا چہرہ زیادہ سے زیادہ پُر نور نظر آئے

تا بماند رازت از دشمن نہاں
تاکہ تیرا راز دشمنوں سے پوشیدہ ہے
تا نگردی پیشِ مردم شرمسار
تاکہ تو لوگوں کے سامنے شرمندہ نہ ہو
اے برادر پردۂ مردم مدر
اے بھائی لوگوں کی پردہ داری مت کر
با ہوائے دل مکن زنہار کار
خواہش[3] سے کوئی سروکار نہ رکھ
تا زبانت باشد اے خواجہ دراز
تیری زبان اے خواجہ (صاحب) کب تک دراز رہے گی
قدرِ مردم را شناس اے محترم
اے قابلِ احترام لوگوں کی قدر شناسی کر
ہر کرا قدرے نباشد در جہاں
جس کی دنیا میں قدر و وقعت نہ ہو
از قناعت ہر کرا نبود نشاں
جسے کچھ بھی قناعت نصیب نہ ہو
بر عدوئے خویش چوں یابی ظفر
جب اپنے دشمن پر فتح حاصل کرے
دائماً می باش از حق ترسگار
ہمیشہ اللہ تعالیٰ سے ڈرتا رہ

سرِّ خود با دوستاں کمتر رساں
اپنے راز کا دوستوں پر بھی اظہار نہ کر
آنچہ خود ننہادہ باشی بر مدار
اپنے رکھے ہوئے کے علاوہ[1] کو نہ اُٹھا
تا نہ دَرّد پردہ ات شخصے دگر
تاکہ کوئی شخص تیری پردہ داری نہ کرے[2]
تا نیارد پس پشیمانیت بار
تاکہ بعد میں قلبی شرمندگی کا پھل نہ لگے[4]
دست کوتہ دار ہر جانب متاز
ہاتھ کھینچ لے اور ہر طرف مت گھما
تا شناسد دیگرے قدرے تو ہم
تاکہ دوسرے لوگ بھی تیری قدر پہچانیں
زندہ مشمارش کہ ہست از مُردگاں
اسے زندہ نہ سمجھ کیونکہ وہ مُردوں میں سے ہے
کے توانگر سازدش مالِ جہاں
اسے دنیوی مال کیسے مالدار بنا سکتا ہے
عفو پیش آر و ز جُرمش در گذر
تو اسے معاف کر دے اور اس سے درگزر کر
نیز باش از رحمتش امیدوار
اور اس کی رحمت سے اُمید بھی رکھ

[1] دوسرے کے رکھے ہوتے کو ۱۲
[2] اور رسوا ز فاش نہ کرے ۱۲
[3] یا نفسانی خواہش ۱۲
[4] نادم نہ ہو ۱۲

باتواضع باش وخوکن باادب
تواضع اختیار کر اور ادب کو عادت بنا

صحبتِ پرہیزگاراں می طلب
(اور) پرہیزگاروں کی ہم نشینی اپنا لے

بردباری جوی وبے آزار باش
بردباری تلاش کر اور کسی کو مت ستا

تاکہ گردد در ہُنر نامِ تو فاش
تاکہ (ان) اوصاف وہُنر میں تیرا نام مشہور ہو جائے

صبر و علم و حلم تریاقِ دل اند
صبر، علم اور بردباری دل کے لیے تریاق ہیں

حرص و بغض و کینہ زہرِ قاتل اند
لالچ، بغض اور کینہ زہرِ قاتل ہیں

ہمچو تریاق اند دانایانِ دہر
زمانہ کے عقل مند تریاق کی طرح ہیں

قاتل اند اے خواجہ ناداناں چو زہر
اور بے وقوف زہر کی مانند قاتل ہیں

مردم از تریاق می یابد نجات
لوگوں کے لیے تریاق باعث نجات[لہ] ہے

خورد کس از زہر کے یابد حیات
زہر کھانے والا زندگی کب پا سکتا ہے

فخرِ جملہ عملہا نان دادن ست
اعمال میں بہترین عمل فیاضی و مہمان نوازی ہے

در بروئے دوستاں بکشادن ست
(اور) دوستوں پر در[ٹہ]وازہ کھلا رکھنا ہے

گرچہ دانا باشی و اہلِ ہُنر
اگرچہ تو عقل مند و باہُنر ہو

خویش را کمتر ز ہر ناداں شمر
خود کو سب سے کم ہی سمجھ

لہ باعث حیات ہے ۱۲
ٹہ دروازہ سخاوت وعنایت ۲

در بیانِ علامت ناداں
ناداں کی علامت کا بیان

شد دو خصلت مردِ ناداں را نشاں
دو خصلتیں نادان شخص کی علامت ہیں

صحبتِ صبیاں و رغبت بازناں
بچوں سے دوستی اور عورتوں سے رغبت

در بیان صفت زندگانی
زندگی کی صفت کا بیان

ناخوشی در زندگانی اے ولید
اے لڑکے زندگی میں تکلیف
آنکہ نبود مرد را فعلِ نکو
جس شخص کے افعال نیک و بھلے نہ ہوں
ہر کہ گوید عیبِ تو اندر حضور
جو تیرے سامنے تیرا عیب بیان کرے
مر ترا ہر کس کہ باشد رہنمائی
جو شخص تیری راہنمائی کرے
مر خردمندانِ عالم را شناس
دنیا کے عقل مند لوگوں کی پہچان
حالِ خود را از دو کس پنہاں مدار
دو آدمیوں سے اپنا حال مت چھپا
تا توانی با زناں صحبت مجوی
جس قدر ہو سکے عورتوں کی ہم نشینی مت تلاش کر (بچ)
آنچہ اندر شرع باشد ناپسند
جو کام شرعاً ناپسندیدہ ہو
ہر چہ را کرد دست حق بر تو حرام
جو اللہ نے تجھ پر حرام کر دیا ہو
چونکہ روزی بر تو بخشاید خدای
تجھے رزق اللہ تعالیٰ ہی عطا کرتا ہے

مرد را از خوئے بد گردد پدید
آدمی کو بری خصلت کی وجہ سے ہوتی ہے
مردہ میدانش کہ نبود زندہ او
اسے زندہ نہیں مُردہ سمجھ
می نماید راہت از ظلمت بنور
وہ تیری تیرگی سے نور کی طرف رہنمائی کرتا ہے
شکر او می باید آوردن بجای
اس کا شکر بجا لانا چاہیئے
خُلق نیکو شرم نیکو تر لباس
اچھے اخلاق اور شرم و حیا کا لباس فاخرہ ہیں
از طبیبِ حاذق و از یارِ غار
حاذق طبیب اور پُرخلوص دوست
رازِ خود را نیز با ایشاں مگوی
اپنے راز کا ان پر اظہار نہ کر
گردِ او ہرگز مگرد اے ہوش مند
اے صاحب ہوش اس کام کے قریب بھی نہ پھٹک
دور دار از خود کہ باشی نیکنام
اس سے دوری اختیار کر تاکہ نیک نام رہے
دل کشادہ دار و تنگی کم نمای
(اسلیئے) دل کشادہ رکھ اور کنجوسی مت کر

لہ سخاوت کر ۱۲

تازہ روی وخوش سخن باش اے اخی
اے بھائی ہنس مکھ ہو اور اچھی گفتگو کر
تا بود نامِ تو در عالم سخی
تاکہ تیرا نام دنیا میں سخی (مشہور) ہو جائے

برمخور اندوہِ مرگ اے بوالہوس
اے بوالہوس موت کا غم نہ کر
چونکہ وقت آید نہ گردد پیش وپس
کیونکہ موت بلا تقدیم وتاخیر اپنے وقت پر ہی آتی ہے

دل ز غلّ وغش ہمیشہ پاک دار
دل کینہ اور کھوٹ سے ہمیشہ پاک رکھ
تا توانی کینہ در سینہ مدار
کینہ کو بحد امکان سینہ میں جگہ نہ دے

تکیہ کم کن خواجہ بر کردار خویش
اپنے عمل پر بھروسہ مت کر
دل بنہ بر رحمتِ جبارِ خویش
رحمتِ خداوندی پر اعتماد کر

بہترین چیزے بود خلقِ نکوست
حُسنِ اخلاق بہترین چیز ہے
خلق خلقِ نیک را دارند دوست
مخلوق حُسنِ اخلاق[۱] کو پسند کرتی ہے

رُو فروتر باش دائم ای خلف
اے بعد میں آنیوالے ہمیشہ اپنے کو کمتر سمجھتے ہوئے زندگی گزار
کیں بود آرائشِ اہلِ سلف
اسلئے کہ یہی چیز پہلے لوگوں کیلئے باعثِ زینت تھی

آنکہ باشد درکفِ شہوت اسیر
جو شخص ناجائز خواہش کے ہاتھ میں قید ہو[۲]
گرچہ آزاد است اُو را بندہ گیر
اگرچہ وہ آزاد ہو اسے (باعتبار ذہنیت) غلام ہی سمجھ

گر تو بینی ناکسے را دستگاہ
اگر تو نا اہلوں کو قوی (باعتبار مال وغیرہ) دیکھے
حاجتِ خود را ازو ہر گز مخواہ
تو اپنی ضرورت کا اس سے اظہار نہ کر

بر درِ ناکس قدم ہر گز مَنہ
نا اہل کے دروازہ پر ہر گز قدم نہ رکھ
ور بہ بینی ہم مپرس ازوے خبر
اور اگر چلا بھی گیا ہو تو اس سے زیادہ گفتگو نہ کر

تا توانی کارِ آبلہ را مَساز
بحدِ امکان کسی نادان سے کام نہ لے
کار فرمایش ولے کمتر نواز
اور مجبور ہو تو اس پر زیادہ عنایات نہ کر

[۱] اور اخلاق والے کو ۱۲
[۲] غلام خواہشات ہو ۱۲

در بیانِ احتراز از دشمناں

دشمنوں سے بچنے کا بیان

از دوکس پرہیز کن اے ہوشیار
اے صاحب ہوش دو آدمیوں سے پرہیز کر

تا نہ بینی نکبتے از روزگار
تاکہ تجھے زمانہ سے تکلیف (اور حقیر) نہ ہو

اوّل از دشمن کہ او استیزہ روست
اوّل جنگ کے چہرہ والے[1] دشمن سے احتراز

واں دگر از صحبتِ ناداں دوست
اور بیوقوف دوست کی صحبت وہم نشینی سے گریز

خویش را از نزدِ دشمن دور دار
خود کو دشمن کے قرب سے دُور رکھ

یارِ ناداں را ز خود مہجور دار
نادان دوست کو خود سے دُور رکھ

اے پسر کم گوئی با مردم درشت
اے لڑکے سخت مزاج لوگوں سے گفتگو کم کر

در بگوئی از تو گردانند پشت
اگر تو نے (زیادہ) گفتگو کریگا تو وہ تجھ سے پیٹھ پھیر لیں گے

بہتریں خصلت اگر دانی کراست
اگر تو بہترین خصلت سے واقف ہونا چاہے

آنکہ داد انصاف وانصافش نخواست
تو وہ یہ ہے کہ انصاف کرکے اپنی مدح سرائی کا آرزومند نہ ہو

چوں حدیثِ خوب گوئی با فقیر
فقیر وضرورتمند کے ساتھ خوش اخلاقی سے گفتگو

بہ بود زانکش کہ پوشانی حریر
اسے ریشمی کپڑا پہنانے سے بہتر ہے

خشم خوردن پیشۂ ہر سرورست
غصّہ کو پی جانا ہر سردار کا طریقہ ہے

تلخ باشد وز شکر شیریں ترست
غصّہ پی جانا بظاہر تلخ مگر باعتبار انجام شکر سے بڑھکر شیریں[2] ہے

ہر کہ با مردم نہ سازد در جہاں
جو شخص دنیا میں لوگوں کے ساتھ نباہ نہ سکے[3]

زندگانی تلخ دارد بے گماں
بلاشبہ اس کی زندگی تلخ ہو گی (گذرے گی)

آنکہ شوخ ست و ندارد شرم نیز
بے حیا اور بے شرم شخص

وانکہ او ناپاک زادست اے عزیز
اے عزیز خراب نسل سے ہوتا ہے

[1] سخت چہرہ ۱۲
[2] صبر تلخ است ولیکن بر شیریں دارد ۱۲
[3] بلکہ مخالفت مول لیتا ہے ۱۲

از ملامت تا بمانی در اماں — باش دائم ہم نشینِ زیرکاں

تاکہ تو ملامت سے محفوظ رہے — ہمیشہ عقل مندوں کی ہمنشینی اختیار کر

در بیانِ آنکہ خواری آورد

ذلیل کرنے والی چیزوں کا بیان

ہشت خصلت آورد خواری بروی — باتو گویم گر ہمی گوئی بگوی

آٹھ خصلتیں ذلیل کرنے والی ہیں — میں تجھ سے بتاتا ہوں اگر تو بھی چاہے تو ذکر کر دے

اوّل آں باشد کہ مانندِ مگس — مردِ ناخواندہ شود مہمانِ کس

اوّل وہ شخص کہ مکھی کی طرح — کسی کا بن بلایا مہمان بن جائے

ہر کہ اُو مہمانِ کس ناخواندہ شد — نزدِ مردم خوار و زار و راندہ شد

بن بلایا مہمان بننے والا — لوگوں کی نظروں میں ذلیل و خوار ہوتا ہے[1]

دیگر آں باشد کہ نادانے رود — کدخدائے خانۂ مردم شود

دوسرے وہ نادان شخص — کہ کسی کے گھر کا مالک سا بن جائے[2]

کار کردن بر حدیثِ آں دو مرد — کز سرِ جہل اند دائم در نبرد

دو ایسے آدمیوں کے درمیان کود پڑنا — جو جہالت کے باعث برسرِ پیکار ہوں

ہر کہ بنشیند زبر دستِ صدور — گر رسد خواری بروے نیست دور

دوسروں کی مسند اور بیٹھنے کی جگہ بلا اجازت زبردستی بیٹھنا — اگر بیٹھے گا تو رسوائی نصیب ہو گی

نیست جمعے را چو بر قولِ تو گوش — صد سخن گر باشدش یکسر بپوش

مجمع اگر تیری بات پر دھیان نہ دے[3] — اگرچہ سینکڑوں کہنے کی باتیں ہوں تو بالکل پوشیدہ رکھ[4]

حاجتِ خود را مگو با دشمناں — زیں بتر خواری نباشد در جہاں

اپنی ضرورت دشمنوں کے سامنے پیش نہ کر — دنیا میں اس سے ذلیل ترین کوئی بات نہیں

۱؎ اور نگاہ سے گر جاتا ہے ۱۲
۲؎ اور ان پر حکم چلانے لگے ۱۲
۳؎ توجہ سے نہ سنے ۱۲
۴؎ زبان پر نہ لا کہ زبان پر لانا باعثِ ذلت ہے ۱۲

ازفرومایہ مرادِ خود مجوی
کمینے سے اپنی ضرورت پوری کرنیکے بارے میں نہ سوچ
تانیاید مرترا خواری بروی
تاکہ تجھے ذلیل نہ ہونا پڑے

باذن وکودک مکن بازی ہلا
خبردار۔ عورت اور بچہ کے ساتھ کوئی کھیل نہ کھیل
تانگردی خوار و زار و مبتلا
تاکہ ذلت ورسوائی ومصیبت کا سامنا نہ ہو

دربیانِ زندگانی خوش
اچھی زندگی کا بیان

درجہاں شش چیز می آید بکار
دنیا میں چھ چیزیں کام آتی ہیں
اوّلاً یار وطعامِ خوشگوار
اوّل دوست اور اچھا کھانا

خوش بود یارِ موافق درجہاں
دنیا میں مزاج کے مطابق دوست
بازمخدومے کہ باشد مہرباں
پھر قابلِ خدمت مہربان شخص

ہرسخن کاں راست گوئی و درست
ہر سچی اور صحیح بات
بہ ز دنیا زانکہ دروے نفعِ تست
اس دنیا سے بہتر ہے جسمیں تیرا (بظاہر) نفع ہے

انچہ ارزانست عالم در بہاش
سارا عالم بھی جس کی قیمت نہیں
عقلِ کامل داں تو زو دل شاد باش
وہ عقل کامل ہے کہ دل اس سے خوش ہوتا ہے

دشمنِ حق رانباید داشت دوست
اللہ تعالےٰ کے دشمن کیساتھ دوستی نہ رکھنی چاہیئے
بازگشتِ جملہ چوں آخر بدوست
سب کو بالآخر اللہ ہی کی طرف لوٹنا ہے

عیبِ کس با ادمی باید نمود!
کسی کی عیب جوئی نہیں کرنی چاہیئے
زانکہ نبود ہیچ لحمے بے غدود
اس لیے کہ (کسی بھی قسم کا) گوشت بغیر غدود کے نہیں[1] ہوتا

ازخدا خواہ آنچہ خواہی اے پسر
اے لڑکے جو مانگنا ہو اللہ تعالیٰ سے مانگ
نیست در دست خلائق خیر و شر
(اسلئے کہ) خیروشر مخلوق کے ہاتھ میں نہیں[2]

[1] یعنی کوئی شخص عیب سے خالی نہیں ۱۲
[2] بھلائی اور برائی اور نفع و نقصان پہنچانا ۱۲

بندگاں را نیست ناصر جز الٰہ
بندوں کا مددگار اللہ تعالےٰ کے علاوہ کوئی نہیں
یاری از حق خواہ و از غیرش مخواہ
مدد اللہ تعالےٰ کے علاوہ کسی سے طلب نہ کر

آنکہ از قہرِ خدا ترسد بسے
جو اللہ تعالےٰ سے زیادہ ڈرتا ہے
بیگماں ترسند از وے ہر کسے
بلاشبہ اس سے سب ڈرتے ہیں[1]

از بدی گفتن زباں را ہر کہ بست
بُرا کہنے سے جس نے زبان بند رکھی
کرد شیطانِ لعین را زیر دست
اس نے ملعون شیطان کو مغلوب کر لیا

در بیان آنکہ اعتماد را نشاید

ان چیزوں کا بیان جن پر اعتماد نہ کرنا چاہیئے

کس نیابد پنج چیز از پنج کس
پانچ چیزیں پانچ آدمیوں سے حاصل نہیں ہوتیں
یاد گیر از ناصح اے صاحب نفس
اے زندہ شخص نصیحت کرنیوالے سے (سنکر) انہیں یاد رکھ

نیست اوّل دوستی اندر ملوک
بادشاہوں سے دوستی[2] نہیں پائی جاتی
ایں سخن باور کنند اہلِ سلوک
راہ طریقت پر چلنے والے اس بات پر یقین رکھتے ہیں[3]

سفلہ را با مروّت ننگری
کمینہ آدمی بامروّت نہیں ہوتا
ہیچ بدخوئے نیابد مہتری
کسی بدخو اور بری عادت والے[4] کو سرداری نصیب نہیں ہوتی

ہر کہ بر مالِ کساں دارد حسد
جو شخص لوگوں کے مال پر حسد کرتا ہو
بوئے رحمت بر دماغش کے رسد
رحمت[5] کی خوشبو اسکے دماغ تک کیسے پہنچ سکتی ہے

آنکہ کذاب است و می گوید دروغ
جو شخص جھوٹا اور جھوٹ کا عادی ہو
نیست اورا در وفاداری فروغ
اس سے وفاداری کی کچھ زیادہ اُمید نہیں

در بیانِ نصیحت و خیر اندیشی

نصیحت اور اچھی بات سوچنے کا بیان

[1] اور احترام و توقیر کرتے ہیں ١٢
[2] پر خلوص دوستی ١٢
[3] اور بادشاہوں سے گریز کرتے ہیں ١٢
[4] کردل موشلے ١٢
[5] رحمت باری ١٢

ہر کہ راسہ کار عادت باشدش
جو شخص تین کاموں کا عادی ہو

در جہاں بخت و سعادت باشدش
دنیا میں صاحب نصیب اور سعادت مند ہو گا

اوّلاً گر بیند او عیبِ کساں
پہلے یہ کہ اگر اسے کسی شخص میں عیب نظر آئے

در ملامت ہیچ نکشاید زباں
تو وہ زبانِ ملامت بالکل نہ کھولے

ہر کرا بیند برراہِ ناصواب
جسے غلط راستہ پر دیکھے

سر براہش آر تا یابی ثواب
اسے ثواب کی خاطر صحیح راستہ پر گامزن کر دے

زحمتِ خود را ز مردم دور دار
اپنی تکلیف کو لوگوں سے دُور رکھ

بارِ خود برکس میفگن زینہار
اپنا بوجھ کسی پر ہرگز نہ ڈال

نہ تاکہ اس کے لیے ذخیرۂ آخرت بنے ۱۲

دربیانِ تسلیم
تسلیم (و رضا) کا بیان

گر ہمی خواہی کہ باشی رستگار
اگر تو نجات پانا چاہے

رُخ مگرداں اے برادر از سہ کار
اے بھائی تین کاموں سے منہ نہ موڑ

اوّلاً دیدن بود حُکمِ قضا
اوّل فیصلۂ ربّانی کو دیکھنا

بعد ازاں جستن بجان و دل رضا
پھر اس پر دل و جان سے راضی ہو جانا

چیست سویم دور بودن از جفا
تیسرے ظلم سے باز و دُور رہنا

ہر کہ ایں دارد بود اہلِ صفا
ان اوصاف والوں کا شمار پاکبازوں میں ہوتا ہے

ہر کہ دارد دانش و عقل و تمیز
جو شخص صاحبِ عقل و دانش و شعور ہو

جُز براہِ حق نہ بخشد ہیچ چیز
وہ کوئی چیز راہِ خداوندی کے علاوہ میں نہیں دیتا

صدقۂ کالودہ گردد باریا
جس صدقہ میں ریا و دکھاوا ہو

کے بود آں خیر مقبولِ خدا
وہ عند اللہ کب مقبول ہو سکتا ہے

گر عمل خالص نباشد ہمچو زر
اگر عمل سونے کی طرح خالص و بے ریا نہ ہو

قلب را ناقد نیارد در نظر
نگاہ قلب کو پرکھنے کی دولت[1] میسر نہیں ہوتی

تا توانگر باشی اندر روزگار
اگر تو زمانہ (دُنیا) میں مالدار ہونا چاہے

نفس را از آرزوہا دُور دار
تو نفس کو تمنّاؤں سے دُور رکھ[2]

در بیانِ کراماتِ حق
عنایاتِ ربانی کا بیان

چار چیز است از کرامتہائے حق
چار چیزوں کا شمار اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ نعمتوں میں ہوتا ہے

یاد دارش چوں زمن گیری سبق
مجھ سے پڑھ اور سمجھ کر انہیں یاد رکھ

اوّلاً صدقِ زبانت در سخن
اوّل زبان کی سچائی

وانگہے حفظ امانت فہم کُن
پھر امانت کی حفاظت۔ اسے سمجھ لے

پس سخاوت ہست از فضلِ الٰہ
پھر سخاوت یہ فضل ربّانی میں سے ہے

فضلِ حق داں در نظر داری نگاہ
اسے اللہ کا فضل سمجھ اور اسکا (پورا) دھیان رکھ

تا توانی دُور باش از سود خوار
بحد امکان سُود خور سے دوری اختیار کر

زانکہ ہست از دشمنانِ کردگار
اسلیے کہ اسکا شمار اللہ تعالیٰ کے دشمنوں میں ہوتا ہے

ہر کرا حق دادہ باشد ایں چہار
جسے اللہ نے یہ چار چیزیں عطا کی ہوں

باشد آنکس مومن و پرہیزگار
تو وہ شخص مومن اور پرہیزگار ہو گا

پیشِ مردم آنکہ رازت کرد فاش
جو لوگوں کے سامنے تیرا راز فاش کر دیتا ہو

ہمدمِ آں ابلہ باطل مباش
اس نرے بیوقوف کو اپنا ساتھی مت بنا

ہر کہ باشد مانعِ عشر و زکوٰۃ
جو شخص عشر (دسواں حصہ) اور زکوٰۃ ادا نہ کرتا ہو

وانکہ غافل دار بگذارد صلوٰۃ
اور جو شخص لاپرواہی سے نماز چھوڑ دیتا ہو

[1] ...سطے برے کو پرکھنے اور ...پنے اعمال کا خود جائزہ لینے کی دولت ۱۲

[2] کیونکہ آرزوئیں ... صاحب افلاس ... ۱۲

پُر حذر باش از چناں کس زینہار
ان لوگوں سے ضرور احتیاط کر
تا نہ سوزد مر ترا آسیبِ نار
تاکہ تجھے آگ کا بھوت نہ جلائے

در بیانِ فرو خوردنِ خشم
غصّہ پر قابو پانے کا بیان

لذّت عمرت اگر باید بدہر
زمانہ میں اگر زندگی کا لطف اُٹھانا ہو
باش دائم پُر حذر از خشم و قہر
تو ہمیشہ غضب و غصّہ سے احتیاط کر

ہست مہماں از عطاہائے کریم
مہمان اللہ تعالیٰ کی عطاؤں میں سے ایک عطا ہے
ہر کہ زو پنہاں شود باشد لئیم
جو مہمان سے چھپ جاتے (میزبانی سے بچے) وہ کمینہ ہے

معرفت داری گرہ بر زر مبند
اللہ تعالیٰ کے ذات وصفات کی معرفت حاصل ہو تو بخل سے کام نہ لے
چوں رسد مہماں بروئیش در مبند
مہمان آئے تو اس پر گھر کا دروازہ بند نہ کر

خیز و بر خوانِ کسے مہماں مشو
دوسرے کے دسترخوان پر مہمان مت بن اور اُٹھ جا
چوں رسد مہماں ازو پنہاں مشو
تیرے پاس مہمان آئے تو اس سے پوشیدہ نہ ہو (بلکہ استقبال کر)

ہر کہ مہماں را گرامی می کند
جو شخص مہمان کی عزّت کرتا ہے
کوششے در نیک نامی می کند
وہ اپنی نیک نامی[۱] کی سعی کرتا ہے

ہر کہ مہمانت شود از خاص و عام
خاص و عام میں سے جو بھی تیرا مہمان ہو
پیشِ او می باید آوردن طعام
اس کے سامنے کھانا پیش کرنا چاہیئے

زانچہ داری اندک و بیش اے پسر
اے لڑکے تھوڑا یا بہت جو کچھ میسّر ہو
برد باید پیشِ درویش اے پسر
درویش کے سامنے رکھ دینا چاہیئے

ناں بدہ بر جائعاں بہرِ خدائے
بھوکوں کو اللہ کے واسطے کھانا دے
تا دہندت در بہشتِ عدن جائے
تاکہ اللہ تعالیٰ تجھے جنت عدن میں جگہ عطا فرمائے

[۱] بعد میں بھلائی کے ساتھ نام لیا جاتے ۱۲

باتنِ عُور آں کہ بخشد جامۂ
جو شخص برہنہ جسم کو کپڑا عطا کرے
حق دہد اُو راز رحمت نامۂ
اللہ تعالیٰ اسے پروانۂ رحمت عطا کرتا ہے

ہر کہ ثوبے باتنِ عُورے دہد
جو شخص ننگے جسم کو کپڑا دے
در دو عالم ایزدش نورے دہد
اللہ تعالیٰ اسے دونوں جہان میں نور بخشتا ہے

گر بر آری حاجتِ محتاج را
جو شخص ضرورت مند کی ضرورت پوری کرتا ہے
بر سر از اقبال یابی تاج را
تو اسے عزت کا تاج نصیب ہوتا ہے

ہر کرا باشد بدولت بخت یار
جسے مالداری کیساتھ خوش نصیبی کی دولت حاصل ہو
خیر ورزد در نہان و آشکار
وہ علی الاعلان اور پوشیدہ طور پر بھلائی کرتا ہے

اے پسر ہرگز مخور نانِ بخیل
اے لڑکے بخیل کا کھانا ہرگز مت کھا
کم نشیں در عمر بر خوانِ بخیل
بخیل کے دستر خوان پر بیٹھنے سے احتراز کر

نانِ ممسک جملہ رنجست و عنا
بخیل کا کھانا رنج و زحمت کا باعث ہے
می شود نانِ سخی نور و صفا
(اور) سخی کا کھانا نور و پاکیزگی بڑھاتا ہے

تا نخوانندت بخوان کس مرو
جب تک تجھے بلایا نہ جائے کسی کے دستر خوان پر مت جا
در پئے مردار چوں کرگس مرو
مردار کے پیچھے گدھ کی طرح نہ جا

چشم نیکی از خسیسِ دوں مدار
کمینہ بخیل سے نیکی کی توقع مت رکھ
سقفِ ویراں را تو بر استوں مدار
تو ویران چھت پر ستون مت رکھ

گر کنی خیرے تو آں از خود مبیں
اگر تجھ سے خیر و بھلائی ظاہر ہو تو اپنی طرف سے مت سمجھ[1]
ہر چہ بینی نیک بین و بد مبیں
جو کچھ کرنا ہو اچھا کر اور برائی کی بات مت سوچ

[1] بلکہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے سمجھ ۱۲

در بیانِ علاماتِ احمق
احمق کی علامتوں کا بیان

سہ علامت داں کہ در احمق بود
احمق کی تین علامتیں ہیں
گفتنِ بسیار عادت باشدش
زیادہ بولنا اس کی عادت ہوتی ہے
اے پسر چوں احمق و جاہل مباش
اے لڑکے جاہل اور احمق کی طرح مت ہو
ہر کہ او از یادِ حق غافل بود
جو شخص یاد خدا سے غفلت برتے
ہیچ از فرمانِ حق گردن متاب
کبھی اللہ تعالیٰ کے حکم سے گردن نہ موڑ (نافرمانی نہ کر)
باطلے را اے پسر گردن منہ
اے لڑکے باطل کی فرمانبرداری نہ کر
در قضائے آسمانی دم مزن
آسمانی فیصلہ میں چون و چرا سے کام نہ لے
دستِ خود را سوئے نامحرم میار
اپنا ہاتھ نامحرم کی جانب مت بڑھا[1]
تا توانی راز با ہمدم مگوئے
بحدِ امکان اپنا راز ساتھی سے نہ بیان کر
تا شوی آزاد و مقبول اے عزیز
تاکہ تو آزاد اور بارگاہ ربانی میں مقبول ہو

اوّلاً غافل زیادِ حق بود
اوّل اللہ تعالیٰ کی یاد سے غفلت ہے
کاہلی اندر عبادت باشدش
(اور) عبادت میں سست ہوتا ہے
یکدم از یاد خدا غافل مباش
کسی وقت اللہ تعالیٰ کی یاد سے غفلت نہ برت
از حماقت در رہِ باطل بود
وہ نادانی کی بنا پر غلط راہ پر گامزن ہوگا
تا نمانی روز محشر در عذاب
تاکہ تو قیامت کے دن عذاب (عذاب دوزخ) میں مبتلا نہ ہو
نقدِ مرداں راہبر کو دن منہ
فرمانبرداری احمق (باطل) کی مت کر
ہر کسے را بیش بین و کم مزن
ہر ایک کو اپنے سے اچھا خیال کر اور کم رتبہ نہ سمجھ
جانبِ مال یتیماں ہم میار
یتیموں کے مال کی جانب بھی ہاتھ بڑھانے سے احتراز کر
گر تو باشی نیز با خود ہم مگوئے
اگر ہو سکے اپنے آپ سے مت کہہ[2]
بے طمع می باش گر داری تمیز
اگر صاحب شعور ہے تو کسی قسم کا کسی سے، لالچ نہ رکھ

[1] کہ اسے چھونا بھی ممنوع ہے ۱۲
[2] بہت زیادہ چھپانے کی تاکید مقصود ہے ۱۲

در بیانِ علاماتِ فاسق

فاسق کی علامتوں کا بیان

ہست فاسق راسہ خصلت در نہاد	باشد اوّل در دلش حُبِ فساد
فاسق تین خصلتوں کا خوگر ہوتا ہے	اوّل یہ کہ اس کا دل فساد و خرابی کو پسند کرتا ہے
خصلتش آزردن خلقِ خداست	دور دارد خویش را از راہِ راست
مخلوقِ خدا کو ستانا اور رنجیدہ کرنا اسکی عادت ہوتی ہے	(اور) وہ اپنے کو سیدھے (سچے) راستہ سے دور رکھتا ہے

در بیانِ علاماتِ شقی

بد بخت کی علامتوں کا بیان

ہست ظاہر سہ[1] علامت در شقی	می خورد[2] دائم حرام از احمقی
بد بخت میں تین علامتیں ظاہر ہیں	وہ اپنی نادانی سے ہمیشہ حرام کھاتا ہے
بے طہارت[2] باشد و بیگاہ خیز	ہم ز اہلِ علم باشد در گریز
ناپاک رہتا ہے اور ناوقت بیدار ہوتا ہے	(اور) اہل علم سے بھی فرار اختیار کرتا ہے
اے پسر مگریز از اہلِ علوم	تا نہ سوزد مر ترا نارِ سموم
اے لڑکے علم والوں سے فرار اختیار مت کر	تاکہ تجھے گرم ہوا نہ جلائے
تا توانی ہیچ کس را بد مگوی	پیشِ مردم عیبِ کس ہرگز مجوی
بحدِ امکان کسی کو بُرا مت کہہ	کسی کے سامنے کسی کے عیب تلاش نہ کر[1]
با طہارت باش و پاکی پیشہ کن	وز عذابِ گور نیز اندیشہ کن
پاک رہ اور پاکیزگی کو اپنا لے	اور عذاب قبر سے بھی ڈرتا رہ

[1] غیبت سے احتراز کی طرف اشارہ ہے ۱۲

در بیانِ علاماتِ بخیل

بخیل کی علامتوں کا بیان

سہ علامت ظاہر آمد در بخیل
بخیل کی تین علامتیں ظاہر ہیں
اولاً از سائلاں ترساں بود
اوّل وہ مانگنے والوں سے خوفزدہ رہتا ہے
چوں رسد در رہ بخویش و آشنا
راستہ میں کوئی اپنا واقف کار ملتا ہے
با تو گویم یاد گیرش اے خلیل
میں تجھ سے کہتا ہوں اے دوست اسے یاد رکھ
وز بلائے جوع ہم لرزاں بود
اور بھوک کی مصیبت سے کانپتا رہتا ہے
بگذرد زانجا و گوید مرحبا
تو کترا جاتا ہے اور اپنے اس فعل پر خوش ہوتا ہے
نیست از مالش کسے را فائدہ
اس کے مال سے کسی کو کوئی فائدہ نہیں ہوتا
کم رسد با کس ز خوانش مائدہ
کسی کو اسکے دسترخوان سے کھانا نہیں ملتا

در بیانِ قساوتِ قلب
قلب کی سختی کا بیان

سخت دل را سہ علامت یافتم
سخت دل کی میں تین علامتیں پاتا ہوں
چوں بدیدم رُو از و بر تافتم
جب میں دیکھتا ہوں اس سے رُخ موڑ لیتا ہوں
با ضعیفاں باشدش جور و ستم
سخت دل کمزوروں پر ظلم و ستم ڈھاتا ہے
ہم قناعت نبودش با بیش و کم
اسمیں قناعت بھی سرے سے نہیں ہوتی
موعظت ہر چند گوئی بیشتر
اسے خواہ کتنی بھی نصیحت کی جائے
در دِل سختش نباشد کار گر
اس کے سخت دل پر اثر نہیں ہوتا
اہل دنیا را بمعنی مردہ داں
دنیا والوں (دنیا داروں) کو حقیقت میں مُردہ سمجھ
تا نباشی ہم نشیں با مُردگاں
تاکہ تو مُردوں کا ہم نشین نہ ہو

در بیانِ حاجت خواستن
اظہار ضرورت کا بیان

حاجتِ خود را مجوئے از زشت روی
اپنی ضرورت کا بدمزاج سے اظہار نہ کر
آنکہ دارد روئے خوب از وے بجوی
خوش اخلاق کے سامنے اپنی ضرورت ظاہر کر

مومنے را با تو چوں افتادہ کار
کسی مسلمان کو اگر تجھ سے کام پڑ جائے
تا توانی حاجتِ اورا برار
بحدِ امکان اس کی ضرورت پوری کر

حاجتِ خود را جز از سلطاں مخواہ
اپنی حاجت بادشاہ کے علاوہ کے سامنے پیش مت کر
چوں نخواہی یافت از درباں مخواہ
بادشاہ تک رسائی نہ ہو سکے تو درباں سے مت کہہ[1]

از وفاتِ دشمناں شادی مکن
دشمنوں کے مرنے پر خوشی کا اظہار نہ کر
از کسے پیشِ کس آزاری مکن
کسی کو کسی کے سامنے تکلیف نہ پہنچا

[1] کہ اس سے کہنا بے سود ہے ۱۲

در بیانِ قناعت
قناعت کا بیان

با قناعت ساز دائم اے پسر
اے لڑکے ہمیشہ قناعت اختیار کر
گرچہ ہیچ از فقر نبود تلخ تر
اگرچہ کوئی چیز فقر و مفلسی سے زیادہ کڑوی نہیں

ہر سحر برخیز و استغفار کن
ہر صبح اُٹھ کر استغفار کر
فرصتے اکنوں کہ داری کار کن
اب جو فرصت و موقعہ میسّر ہے اس سے کام لے

ہمنشینِ خویش را غیبت مکن
اپنے ہمنشین کی غیبت مت کر
غیرِ شیطاں بر کسے لعنت مکن
شیطان کے علاوہ کسی پر لعنت مت کر

چوں شود ہر روز در عالم جدید
زمانہ کا ہر دن اپنی جگہ پر نیا ہے
از گناہاں توبہ می باید گزید
اسلئے ہر دن، گناہوں سے توبہ کرنی چاہیئے

ہر کہ را ترسے نباشد از خدا
جو شخص اللہ تعالےٰ سے نہ ڈرے
حق بترساند ز ہر چیزی ورا
اللہ تعالےٰ اسے ہر چیز سے ڈرائے گا

تا توانی حاجتِ مسکیں بر آر
بحدِ امکان مسکین کی ضرورت پوری کر

ہست مالت جُملہ در کف عاریت
تیرا سارا مال تیرے ہاتھ میں عاریتاً ہے

عاریت را بازمی باید سپرد
مانگے ہوتے مال کو لوٹا دینا چاہیئے

حاصل از دنیا چہ باشد اے امیں
اے امانتدار دنیا سے کیا حاصل ہو گا

ہر چہ دادی در رہ حق آں تست
جو تو نے راہ حق میں خرچ کر دیا وہی تیرا ہے

ہر کہ باندک ز حق راضی شود
جو تھوڑے پر اللہ تعالیٰ سے راضی ہو جاتے

ہست دنیا بر مثالِ قنطرہ
دُنیا کی مثال پُل کی سی ہے

ہر کہ سازد بر سرِ پل خانہ
جس نے پُل کے سرے پر گھر بنا لیا

از خدا نبود روا جُستن غنا
اللہ تعالیٰ سے مالداری کی طلب درست نہیں

فقر و درویشی شفائے مومن ست
مومن کی شفا فقر و درویشی میں ہے

تا بر آرد حاجتت را کردگار
تاکہ اللہ تعالیٰ تیری ضرورت پوری کرے

گر بماند از تو باشد زاریت
اگر تو اکٹھا کر کے موت کی آغوش میں سو گیا تو تیرے رونے کا مقام ہے[1]

ہیچ کس دیدی کہ زر با خود بُرد
کسی کو نہ دیکھا ہو گا کہ سونا اپنے ساتھ لے گیا ہو[2]

نُہ گزے کرپاس وسہ گز از زمیں
نو گز سُوتی کپڑا اور تین گز زمین

آنچہ ماند از بلائے جانِ تست
اور جو رہ گیا وہ تیرے لیے وبال جان ہے

حاجتِ او را خدا قاضی شود
اس کی ضرورت اللہ تعالیٰ پوری کرتا ہے

بگذر از وے گر تو داری روبرہ
تو اسی سے گزر جائیگا اگر گزرنے کا ارادہ کر لے

نیست عاقل او بود دیوانہ
وہ عقل مند نہیں پاگل ہے

ہست مومن را غنا رنج و عنا
مومن کے لیے مالداری باعث رنج و زحمت ہے

زانکہ اندر وے صفائے مومن ست
اس لئے کہ اسی میں مومن کی پاکیزگی ہے

[1] کچھ مدت کے لیے مانگا ہوا ہے ۱۲

[2] بلکہ سب کچھ یہیں چھوڑ جاتا ہے ۱۲

مال و اولادت بمعنی دشمن اند
تیرا مال اور تیری اولاد درحقیقت دشمن ہیں

گرچہ نزدیکِ تو چشمِ روشن اند
اگرچہ تیرے نزدیک روشن آنکھ (کی طرح) ہیں

اِنَّمَا اَمْوَالُکُمْ را یاد گیر
انما اموالکم کو یاد رکھ

مال و ملکِ ایں جہاں بر باد گیر
اس دنیا کے ملک و مال کو ضائع شدہ سمجھ

مردِ رہ را بود دنیا سود نیست
سالک کیلئے دنیا (کے مال و دولت) کا ہونا بے سود ہے

ہر گزش اندیشہ نابود نیست
اسے نہ ہونے کا کوئی غم نہیں ہوتا

ہر کہ از صدق دلِ صافی بود
جس کا دل سچائی کے باعث صاف ہو

خرقہ با لقمہ کافی بود
(اس کیلئے) معمولی لباس اور تھوڑا سا کھانا کافی ہے

ہر کہ در بندِ زیادت می شود
جو شخص زیادہ کی فکر میں رہتا ہے

دُور از اہلِ سعادت می شود
وہ نیک بختوں سے دُور ہوتا ہے

بندگانِ حق چوں جاں را باختند
اللہ والے جان کی بازی لگا دیتے ہیں

اسپِ ہمت تا ثریا تاختند
ہمت کے گھوڑے کو ثریا (ستارہ) تک لیجاتے ہیں

تا نبازی در رہِ حق ہر چہ ہست
جب تک اللہ کے راستہ میں جو کچھ ہے نہ لٹا دے

انچہ می باید کجا آید بدست
جو کچھ حاصل کرنا چاہتا ہو وہ کہاں حاصل ہو سکتا ہے

دربیانِ نتائجِ سخا
سخاوت کے نتائج کا بیان

در سخا کوش اے برادر در سخا
اے بھائی سخاوت میں کوشش کر

تا بیابی از پسِ شدت رخا
تاکہ شدت و سختی کے بعد ترقی نصیب ہو

باش پیوستہ جوانمرد اے اخی
اے بھائی سخاوت سے وابستہ رہ

زانکہ نبود دوزخی مردِ سخی
اس لئے کہ سخی شخص دوزخی نہیں ہوتا

لہ قرآن شریف میں آتا ہے "انما اموالکم واولادکم فتنۃ" بیشک تمہارا مال اور تمہاری اولاد آزمائش ہیں" ۱۲
ئہ سخت ریاضت کرتے ہیں ۱۲
ئہ بلند ہمت ہوتے ہیں اور پیچھے ہٹنے کا نام نہیں لیتے ۱۲
ئہ سخاوت کا مظاہرہ کر ۱۲
ئہ قیامت کے روز آرام ۱۲

در رُخِ مردِ سخی نور و صفاست
سخی کا چہرہ منور و روشن و پاکیزہ ہوتا ہے

زانکہ در جنّت قرینِ مصطفٰے است
اسلئے کہ وہ جنت میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا رفیق ہو گا

حق تعالےٰ بر درِ جنّت نوشت
اللہ تعالیٰ نے جنت کے دروازہ پر لکھ دیا

اینکہ جائے اسخیا باشد بہشت
یہ کہ سخاوت کرنے والوں کی جگہ جنت ہے

اسخیا را با جہنّم کار نیست
سخیوں کو دوزخ سے کوئی واسطہ نہیں

جائے ممسک جُز درونِ نار نیست
بخیل کی جگہ دوزخ کے علاوہ نہیں ہے

چوں نگردد خلق با خوئے تو راست
اگر لوگ تیری عادت و اخلاق کے سانچے میں نہ ڈھلیں

گر بخوئے مردماں سازی رواست
تو تو ہی ان کے اخلاق کے سانچے میں ڈھل جا [1]

اے برادر تکیہ بر دولت مکن
اے بھائی دولت پر بھروسہ نہ کر [2]

یاد دار از ناصحِ خود ایں سخن
اپنے نصیحت کرنے والے کی یہ بات یاد رکھ

سود نکند گر گریزی از قضا
فیصلہ ربانی سے فرار بے سُود ہے

ہر چہ می آید بداں میدہ رضا
منجانب اللہ جو کچھ ملے اسی پر اظہار رضامندی کر

زاں چہ حاصل نیست دل خورسند دار
حاصل نہ ہونیوالی چیز پر ملول نہ ہو دل خوش و راضی رکھ

گوشِ دل را جانبِ ایں پند دار
اس نصیحت کی طرف کان لگالے (توجہ کر)

ہر کہ او با دوستاں یک دل بود
جو شخص دوستوں کے ساتھ متفق ہو [1]

جملہ مقصودِ دلش حاصل بود
اس کی ساری مرادیں پوری ہوتی ہیں

در بیانِ جہانِ فانی
فنا ہونے والی دنیا کا بیان

در جہاں دانی کہ باشد معتبر
اس فنا ہونے والی دنیا میں وہ کون باعزت ہے

آں کہ او را باک نبود از خطر
کہ جسے اس [2] کے ساتھ چھوڑنے کا اندیشہ نہ ہو

[1] اور ان کی خوشی میں خوش ۱۲
[2] دنیوی دولت و عزت کے ۱۲

کم کند باکس وفا ایں روزگار

اس زمانہ (دنیا) نے کس کے ساتھ وفا کی ہے

جور دارد نیشتش با مہر کار

دنیا نے ستم کئے ہیں (اور) مہربانی سے کوئی مطلب نہیں رکھا

آنکہ باتو روزِ غم بود دست یار

جو تیرا رنج و غم کے وقت مددگار ساتھی ہو

روز شادی ہم بپرسش زینہار

خوشی کے موقعہ پر بھی اسے یاد رکھ

روز نعمت گر تو پردازی بہ کس

نعمت و خوشی میسّر ہونیکے وقت جس کا تو خیال رکھیگا

روزِ محنت با شدت فریاد رس

وہ تیری پریشانی کے دن کام آتے گا

چوں بیابی دولتے از مستعان

کسی کی دولت (عیش) سے مدد حاصل کرنا (نفع اُٹھانا) چاہے

اندر آں دولت بپرس از دوستاں

تو اپنے عیش و آرام و دولت کیوقت دوستوں کو یاد رکھ

مر ترا ہر کس کہ یارِ غم بود

تیرے رنج و غم کے وقت کا ساتھی

چوں رسد شادی ہماں ہمدم بود

تیری خوشی کے موقعہ پر (بھی) تیرا رفیق ہوگا

در بیانِ معرفت اللہ

معرفت الٰہی کا بیان

معرفت حاصل کن اے جانِ پدر

اے جان پدر معرفت حاصل کر

تا بیابی از خدائے خود خبر

تاکہ ذات باری اور اسکی صفات سے پوری طرح واقف ہو جائے

ہر کہ عارف شد خدائے خویش را

جسے اللہ تعالیٰ کی ذات و صفات کی (کامل) پہچان ہو جاتی ہے

در فنا بیند بقائے خویش را

وہ ذات حق میں گم ہو جانے کو اپنی بقا تصور کرتا ہے

ہر کہ او عارف نباشد زندہ نیست

جو اللہ تعالیٰ کی ذات و صفات سے (پورا) آگاہ نہ ہو وہ (دراصل) زندہ

قرب حق را لائق وار زندہ نیست

اور وہ ذات باری کے تقرب کے لائق نہیں ہے

ہر کہ اُو را معرفت حاصل نشد

جسے معرفت حق حاصل نہیں ہوتی

ہیچ با مقصودِ خود واصل نشد

وہ بالکل اپنے مقصد تک نہیں پہنچا

نفسِ خود را چوں تو بشناسی دلا — حق تعالےٰ را بدانی با عطا

اے دل جو شخص اپنی حقیقت سے آگاہ ہوگیا — اسے فضلِ رب سے معرفتِ حق (بھی) حاصل ہو جائیگی

عارف آں باشد کہ باشد حق شناس — ہر کہ عارف نیست گردد ناسپاس

عارف اسے کہتے ہیں جو حق شناس ہو — غیر عارف ناشکرا ہوتا ہے

ہست عارف را بدل مہر و وفا — کارِ عارف جملہ باشد با صفا

عارف کا دل اللہ تعالیٰ کی محبت سے لبریز ہوتا ہے — عارف کے سارے کام پاکیزہ ہوتے ہیں

ہر کہ اورا معرفت بخشد خدائے — غیرِ حق را در دلِ او نیست جائے

جسے اللہ تعالیٰ دولتِ معرفت عطا کرے — اللہ تعالیٰ کے علاوہ کی اسکے دل میں جگہ نہیں ہوتی

لے کر اسے کوئی اہمیت دے"

نزدِ عارف نیست دنیا را خطر — بلکہ بر خود نیستش ہرگز نظر

عارف کے نزدیک دنیا پُر خطر نہیں — عارف کی اپنے وجود پر بھی نگاہ نہیں ہوتی

معرفت فانی شدن در وے بود — ہر کہ فانی نیست عارف کے بود

معرفت اپنی ذات کو ذاتِ حق میں گُم کر دینے کا نام ہے — جو اپنی ذات کو فنا نہیں کرسکا وہ عارف بھی نہیں ہوتا

عارف از دُنیا و عقبیٰ فارغ ست — زانچہ باشد غیرِ مولیٰ فارغ ست

عارف (کا دل) دنیا (کی لذت) اور آخرت (کی جزا سزا) سے خالی ہوتا ہے — ذاتِ حق کے علاوہ اسے کسی چیز کا تصور نہیں ہوتا

ہمتِ عارف لقائے حق بود — زانکہ در حق فانیٔ مطلق بود

عارف کا ارادہ (صرف) ملاقاتِ رب تک (محدود) ہوتا ہے — اسلئے کہ وہ ذاتِ حق میں بالکل فنا (وگم) ہوجاتا ہے

در بیانِ مذمّتِ دنیا

دنیا کی بُرائی کا بیان

باچہ ماند ایں جہاں گویم جواب — آنکہ بیند آدمی چیزے بخواب

یہ دنیا کس چیز سے مشابہت رکھتی ہے اسکا جواب دیتا ہوں — دنیا ایسی ہے جیسے آدمی کوئی چیز خواب میں دیکھے

چوں شوی بیدار از خواب اے عزیز
اے عزیز خواب سے بیدار ہو کر

حاصلے نبود ز خوابت ہیچ چیز
خواب کی کوئی چیز حاصل نہیں ہوتی

ہمچنیں چوں زندہ افتادہ مُرد
اسی طرح جب زندگی ختم ہوگئی اور آدمی مرجاتا ہے

ہیچ چیزے از جہاں با خود نبرد
تو کوئی چیز دنیا سے اپنے ساتھ نہیں لے جاتا

ہر کرا بود ست کردارِ نکو
جس کا عمل اچھا رہا

در رہِ عقبیٰ بود ہمراہِ او
تو وہ عمل آخرت میں اسکے ساتھ ہوگا (کام آئیگا)

ایں جہاں را چوں زنے داں خوبروی
اس دنیا کو خوبصورت عورت کی طرح سمجھ

خویش را آراید اندر چشمِ شوی
خود کو شوہر (طلبگار) کیلئے سنوارتی ہے

مرد را می پرورد اندر کنار
آدمی کی اپنی آغوش میں پرورش کرتی ہے

مکر و شیوہ می نماید بے شمار
(اور) بے حد ناز و انداز دکھاتی ہے

چوں بیابد خفتہ شور ناگہاں
پھر (طلبگار) کو سویا ہوا پاکر اچانک

بے گماں سازد ہلاکش آں زماں
بغیر کوئی خیال کئے ہوئے اسی وقت اسے ہلاک کردیتی ہے

بر تو باید اے عزیزِ پُر ہنر
اے باکمال عزیز تجھے چاہئے

کز چنیں مکارہ باشی پُر حذر
کہ اس مکار دنیا سے احتیاط برتے

در بیانِ ورع
پارسائی کا بیان

در ورع ثابت قدم باش اے پسر
اے لڑکے پارسائی میں ثابت قدم رہ

گر ہمی خواہی کہ گردی معتبر
اگر تو باعزت ہونا چاہے

خانۂ دیں گردد آباد از ورع
دین کا گھر پرہیزگاری سے آباد ہوتا ہے

لیک می گردد خرابی از طمع
لیکن طمع و لالچ سے اس میں خرابی آتی ہے

ہر کہ از علم و ورع گیرد سبق
جو شخص علم اور پرہیزگاری سے سبق لے

دور باید بودنش از غیرِ حق
اسے غیر اللہ سے دوری اختیار کرنی چاہئے

ترسگاری از ورع پیدا شود
خدا ترسی پرہیزگاری سے پیدا ہوتی ہے

ہر کہ باشد بے ورع رُسوا شود
پرہیزگاری اختیار نہ کرنے والا رسوا ہوتا ہے

با ورع ہر کس کہ خود را کرد راست
جس نے پرہیزگاری سے خود کو درست کر لیا

جنبش و آرامش از بہر خداست
اس کا ہلنا اور اس کا آرام و سکون اللہ کیلئے ہو گا

آنکہ از حق دوستی دارد طمع
لالچ کے باعث اللہ تعالیٰ سے دوستی رکھنا

در محبت کاذبش دال بے ورع
جھوٹی اور پرہیزگاری سے خالی محبت ہے

در بیانِ تقوای

پرہیزگاری کا بیان

چیست تقوای ترکِ شبہات و حرام
پرہیزگاری مشتبہ اور حرام چیزوں کے ترک کا نام ہے

از لباس و از شراب و از طعام
چاہے وہ پہننے کی چیزیں ہوں اور (خواہ) کھانے پینے کی

ہر چہ افزونست اگر باشد حلال
ضرورت اور احتیاج سے زیادہ چاہے حلال ہی کیوں نہ ہو

نزدِ اصحابِ ورع باشد وبال
اہل تقویٰ کے نزدیک وبال ہے

چوں ورع شد یار با علم و عمل
علم و عمل کے ساتھ پرہیزگاری کی دولت مل جائے

حسنِ اخلاص ترا ناید خلل
تو تیرے حسنِ اخلاص میں خلل نہ آئے

ناگہاں اے بندہ گر کردی گناہ
اے بندہ اگر اچانک تجھ سے کوئی گناہ سرزد ہو جائے

توبہ کُن در حال و عذرِ آں بخواہ
تو فوراً توبہ کر کے عذر خواہ ہو جا

چوں گناہِ نقد آمد در وجود
سرزدشدہ فوری گناہ کی

توبۂ نسیہ ندارد ہیچ سود
ادھار (تاخیر سے) توبہ بے سود ہے

---

[1] جنت و دوزخ وغیرہ کے ۱۲
[2] بلکہ ایمان و اخلاص درجہ کمال کو پہنچ جاتے ۱۲
[3] بندۂ خدا ۱۲

در انابت کاہلی کردن خطاست
رجوع الی اللہ میں سستی کرنا غلطی ہے

بر امیدِ زندگی کاں بیوفاست
زندگی کی امید پر سستی، اگر زندگی بیوفا۱؎ ہے

در بیانِ فوائدِ خدمت
خدمت کے فائدوں کا بیان

تا توانی اے پسر خدمت گزیں
اے لڑکے جب تک ہو سکے خدمت کر

تا شود اسپ مرادت زیرِ زیں
تاکہ تیری مراد کا گھوڑا زین کے نیچے رہے۲؎

بندۂ چوں خدمتِ مرداں کند
بندہ جب نیک لوگوں کی خدمت کرتا ہے

خدمتِ او گنبدِ گرداں کند
تو دنیا اس کی خدمت کرتی ہے

بہرِ خدمت ہر کہ بر بندد میاں
جو شخص خدمت پر کمربستہ ہو جائے

باشد از آفاتِ دنیا در اماں
وہ دنیا کی پریشانیوں سے محفوظ رہے گا

ہر کہ پیشِ صالحاں خدمت کند
جو شخص اللہ کے نیک بندوں کی خدمت بجالاتا ہے

ایزدش با دولت و حرمت کند
اللہ تعالیٰ اسے عزت و دولت عطا کرتا ہے

خادماں راہست در جنت مآب
خدمت گزاروں کا ٹھکانہ جنت ہے

روزِ محشر بے حساب و بے عقاب
قیامت کے دن بے حساب اور عقاب (عذاب) بری ہونگے

خادماں باشند اخواں را شفیع
خدمت گزار قیامت میں بھائیوں کی شفاعت کریں گے

جائے ایشاں در جہاں باشد رفیع
دنیا میں ان کا مقام بلند ہو گا

گرچہ خادم عاصی و مفلس بود
اگرچہ خدمت گزار گناہگار اور مفلس ہو

بہتر از صد عابدِ ممسک بود
سیکڑوں بخیل عبادت گذاروں سے بہتر ہے

می دہد ہر خادمے را مستعاں
اللہ تعالیٰ ہر خدمت گزار کو عطا کرتا ہے

اجر و مزدِ صائماں و قائماں
اجر و مزدوری روزہ داروں اور رات کو جاگ کر عبادت گذاروں کی

۱؎ اس پر اعتماد نہیں کیا جا سکتا ۱۲
۲؎ یعنی بے قابو نہ ہو ۱۲

بہرِ خدمت ہر کہ بر بندد کمر

جو شخص خدمت گزاری پر کمربستہ ہو جائے

اُز درختِ معرفت باید ثمر

وہ معرفت کے درخت سے پھل پاتا ہے

ہر کہ خادم شد جنانش میدہند

خدمت گزار کو جنت ملتی ہے

ہم ثوابِ غازیانش میدہند

(اور) غازیوں کا ثواب بھی ملتا ہے

در بیانِ صدقہ
صدقہ کا بیان

تا اماں باشی زقہرِ کردگار

تاکہ تو اللہ تعالیٰ کے غصہ سے محفوظ رہے

صدقہ میدہ در نہان و آشکار

علی الاعلان اور پوشیدہ طور پر صدقہ دے[1]

صدقہ دہ ہر بامداد و ہر پگاہ

صبح و شام صدقہ دے

تا بلاہا از تو گرداند الٰہ

تاکہ اللہ تعالیٰ تجھ سے مصیبت کو دُور رکھے

ہر کہ اُو را خیر عادت می شود

جسے نیکی اور بھلائی کی عادت ہو جاتی ہے

بے گماں عمرش زیادت می شود

اس کی عمر بلاشبہ بڑھتی ہے

آنکہ نیکی می کند در حقِ ناس

جو شخص لوگوں کے ساتھ بھلائی کرتا ہے

بہترینِ مردماں او را شناس

اسے لوگوں میں بہترین سمجھنا چاہیئے

آنکہ از وے ہست مردم را ضرر

جس سے لوگوں کو نقصان پہنچے

در میانِ خلق زو نبود بتر

مخلوق میں اس سے بدتر اور بُرا کوئی نہیں

دیں ندارد ہر کہ نبود ترسگار

جو اللہ تعالیٰ سے نہیں ڈرتا وہ دیندار بھی نہیں

نیست عقل آنرا کہ باشد نابکار

جو نالائق ہو وہ عقل مند (بھی) نہیں ہوتا

با ورع باش اے پسر گر مومنی

اے لڑکے اگر مومن (کامل) ہے تو پرہیزگاری اختیار کر

کافری از قہرِ حق گر ایمنی

اگر اللہ کے غصہ کا خوف نہیں تو کافر ہے

[1] حدیث شریف میں ہے کہ صدقہ اللہ تعالیٰ کے غصہ کی آگ کو بجھاتا ہے ۱۲

ہر کرا نبود ورع ایمانش نیست
جو شخص پرہیزگار نہ ہو وہ مومن (کامل) نہیں
توبہ نبود ہر کرا توفیق نیست
جسے اللہ تعالیٰ توفیق نہ دے وہ تائب بھی نہیں ہوتا

ہر کرا نبود حیا احسانش نیست
بے حیا شخص کامل مومن نہیں ہے
حق نابیند ہر کرا تحقیق نیست
جو تحقیق و جستجو سے کام نہیں لیتا اسے حق دکھائی نہیں دیتا

در بیان تعظیم مہمان
مہمان کی تعظیم کا بیان

اے برادر میہماں را نیک دار[1]
اے بھائی مہمان کیساتھ اچھی طرح پیش آ[1]
میہماں روزی بخود می آورد
مہمان اپنی روزی اپنے ساتھ لاتا ہے
ہر کرا جبار دارد دشمنش
جس شخص سے اللہ تعالیٰ ناراض ہوتا ہے
اے برادر دار مہماں را عزیز
اے بھائی مہمان کی عزت کر
مومنے کو داشت مہماں را نکو
جو مومن مہمان کے ساتھ بھلا برتاؤ کرے
ہر کرا شد طبع از مہماں ملول
جس کے برتاؤ سے مہمان رنجیدہ ہو
بندۂ کو خدمت مہماں کند
جو شخص مہمان کی خدمت کرتا ہے

ہست مہماں از عطائے کردگار
مہمان (دراصل) عطائے خداوندی ہے
پس گناہِ میزباں رامی برد
اور میزبان کے گناہ[2] معاف ہو جاتے ہیں
بازدارد میہماں از مسکنش
مہمان کو اس کے گھر سے دُور رکھتا ہے
تا بیابی عزت از رحماں تو نیز
تاکہ تو اللہ کے نزدیک باعزت ہو جائے
حق کشاید باب جنت را برو
اللہ تعالیٰ اسکے لیے جنت کا دروازہ کھول دیتا ہے
از وے آزردہ خدا و ہم رسول ؐ
اللہ و رسول اس سے رنجیدہ (و ناراض) ہو جاتے ہیں
خویش را شایستہ رحماں کند
خود کو لطفِ خداوندی کا مستحق بناتا ہے

[1] خاطر تواضع کر ۱۲
[2] اسکی مہمانی کے باعث ۱۲

ہر کہ مہماں را بروئے تازہ دید
جس نے مہمان کا خندہ پیشانی وخوش روئی سے استقبال کیا
ازخدا الطافِ بے اندازہ دید
اسے اللہ کی بے حد مہربانیاں حاصل ہوگئیں

از تکلف دور باش اے میزباں
اے میزبان تکلف سے کام نہ لے
تا گرانی نبودت از میہماں
تاکہ تجھے مہمان کے آنے سے گرانی نہ ہو

میہماں را اے پسر اعزاز کن
اے لڑکے مہمان کا اعزاز واحترام کر
گر بود کافر برو در باز کن
اگرچہ مہمان کافر ہو اسکے لیے گھر کا دروازہ کھول دے

کارِ اہل بخل را تلبیس داں
کنجوسوں کے کام کو فریب سمجھ
در جہنم ہمدمِ ابلیس داں
دوزخ میں شیطان کا ساتھی سمجھ

ہیچ ممسک نگذرد سوئے بہشت
کوئی بخیل جنت کی طرف سے نہیں گزرے گا
بلکہ با او کے رسد بوئے بہشت
تو اس تک جنت کی خوشبو کیسے پہنچے گی

آنکہ می خوانند مر او را سقر
اس کے ٹھہرنے کا مقام خاص طور پر دوزخ ہے
اہلِ کبر و بخل را باشد مقر
یہی مغروروں اور بخیلوں کا ٹھکانہ ہوگا

اے پسر در مردمی مشہور باش
اے لڑکے سخاوت میں شہرت حاصل کر (واقعی سخی بن جا)
از بخیلی وز تکبر دور باش
اور کنجوسی وغیرہ سے (پرہیز کر اور) دوری اختیار کر

با سخا باش و تواضع پیشہ گیر
سخاوت اور تواضع کا طریقہ اختیار کر
تا شود روئے دلت بدرِ منیر
تاکہ تیرا دل روشن چاند (کی طرح) ہو جائے

در بیانِ کارہائے شیطانی
شیطانی کاموں کا بیان

چار خصلت فعلِ شیطانی بود
چار خصلتیں شیطانی فعل ہیں
داند اینہا ہر کہ رحمانی بود
اللہ والا انہیں جانتا ہے

عطسہ مردم چو بگذشت از یکے
ایک سے زیادہ مرتبہ چھینکنا

باشد آں از فعلِ شیطاں بیشکے
بے شک شیطانی کاموں میں سے ہے

خونِ بینی نیز از شیطاں بود
نکسیر بھی شیطان (کے اثر) سے ہوتی ہے

آنکہ ظاہر دشمنِ انساں بود
شیطان انسان کا کھلا دشمن ہے

خامیازہ فعلِ شیطاں ست و قے
انگڑائی اور قے شیطان کے فعل (واثر) سے ہوتے ہیں

اے پسر ایمن مباش از مکرِ وے
اے لڑکے شیطان کے مکر سے بے خوف نہ ہو

در بیانِ علاماتِ منافق
منافق کی علامتوں کا بیان

دُور باش اے خواجہ از اہلِ نفاق
اے خواجہ (صاحب) اہل نفاق سے دُوری اختیار کر

در جہنم داں منافق را وثاق
منافق کو یقیناً دوزخ میں سمجھ[1]

سہ علامت در منافق ظاہر ست
منافق کی تین کھلی ہوتی علامتیں ہیں

زاں سبب مقہورِ قہرِ قاہر ست
اسی وجہ سے وہ اللہ تعالیٰ کے غصہ کا شکار رہے

وعدہ ہائے او ہمہ باشد خلاف
اس کے وعدے سب جھوٹے ہوتے ہیں

قولِ او نبود بغیر از کذب و لاف
اسکی گفتگو جھوٹ اور ڈینگوں سے خالی نہیں ہوتی

مومناں را کم اعانت می کند
جو مومنوں کی اعانت نہیں کرتا

ہم امانت را خیانت می کند
امانت میں بھی خیانت کرتا ہے

نیست در وعدہ منافق را وفا
منافق وعدہ پورا نہیں کرتا

زاں نباشد در رخش نور و صفا
اس واسطے اس پہ نور و پاکیزگی کی تابندگی نہیں ہوتی

تا نہ پنداری منافق را امیں
منافق کو (کبھی) امانت دار نہ سمجھ

نیست بادا شرش از روئے زمیں
اللہ کرے زمین کے چہرہ پر اس کا شر باقی نہ رہے[2]

[1] یا دوزخ میں منافق کے پاؤں میں بیڑی ہوگی ۱۲

[2] یعنی وہ خود فنا ہوئے بغیر نہ رہے گا بانس نہ بجے بانسری ۱۲

از منافق اے پسر پرہیز کن	تیغ را از بہرِ قتلش تیز کن
اے لڑکے منافق سے پرہیز کر	تلوار اس کے قتل کے لئے تیز کر
با منافق ہر کہ ہمدم می شود	منزلِ او در تگِ چہ می شود
جو شخص منافق کا ساتھ دیتا ہے	اس کی منزل کنوئیں کی گہرائی ہے (یعنی قعرِ مذلت میں ڈوب جاتا ہے)

در بیانِ علاماتِ متقی

پرہیزگاری کی علامتوں کا بیان

سہ علامت باشد اندر متقی	کے بود نسبت تقی را با شقی
پرہیزگاری کی تین علامتیں ہیں	پرہیزگار کو بدبخت سے کیا نسبت ہو سکتی ہے
پُر حذر باش اے تقی از یارِ بد	تا نیندازد ترا در کارِ بد
اے پارسا بُرے دوست سے پرہیز کر	تاکہ تجھے بُرے کام میں مبتلا نہ کر دے
کم رود ذکرِ دروغش بر زباں	از طریقِ کذب باشد بر کراں
پرہیزگار کی زبان جھوٹ و غلط بات سے آلودہ نہیں ہوتی	وہ جھوٹ کے راستہ سے کنارہ کشی اختیار کرتا ہے
از حلال و پاک ہم گیرند کام	تا نیفتند اہلِ تقویٰ در حرام
پرہیزگار پاک و حلال ہی سے مطلب رکھتے ہیں	تاکہ یہ پارسا حرام میں مبتلا نہ ہوں

در بیانِ علاماتِ اہلِ جنت

اہلِ جنت کی علامتوں کا بیان

ہر کرا باشد سہ خصلت در سرشت	باشد آنکس بیشک از اہلِ بہشت
تین خصلتیں جس کی سرشت بن چکی ہوں	وہ بے شک اہل جنت میں سے ہے
شکر در نعما و صبر اندر بلا	می دہد آئینہ دل را جلا
نعمتوں پر شکر اور مصیبت میں صبر	دل کے آئینہ کو صاف کرتے اور جلا بخشتے ہیں

ہر کہ مستغفر بود اندر گناہ
جو کہ گناہ پر استغفار کرے
حق ز نارِ دوزخش دارد نگاہ
اللہ تعالیٰ اسے دوزخ کی آگ سے محفوظ رکھتا ہے

ہر کہ ترسد از الٰہِ خویشتن
جو اپنے خدا سے ڈرتا ہو
خواہد او عذرِ گناہِ خویشتن
وہ اپنے گناہ کا عذر خواہ ہوتا ہے

معصیت را ہر کہ پے در پے کند
جو لگاتار گناہ کا ارتکاب کرے
ایزدش از اہلِ جنت کے کند
اللہ تعالیٰ اسے اہلِ جنت میں کب کرے گا[۱]

اے پسر دائم باستغفار باش
اے لڑکے ہمیشہ استغفار کرتا رہ
وز بدان و مفسداں بیزار باش
اور بروں و فساد پسندوں سے دوری اختیار کر

گر کنی خیرے بدستِ خویش کن
اگر خیر خیرات کر سکے تو خود کر
خیرِ خود را وقف ہر درویش کن
اپنے خیر خیرات کو ہر درویش کے لیے وقف کر دے

یک درم کان از دستِ خود دہند
اپنے ہاتھ سے دیا ہوا ایک درھم
بہ بود زاں کز پسِ او صد دہند
پسماندگان کے اسکی طرف سے سَو درہم دینے سے بہتر ہے

گر بہ بخشی خود یکے خرمائے تر
اگر اپنے ہاتھ سے ایک تر کھجور عطا کر دے
بہتر از بعدِ تو صد مثقالِ زر
تیرے بعد سو مثقال سونا دینے سے بہتر ہے

ہر چہ بخشیدی مکن باز رجوع
جو کچھ دیدے اسے واپس نہ لے
گر ز پا افتادہ از دستِ جوع
خواہ بھوک سے بیتاب ہی کیوں نہ ہو جائے

ایں بداں ماند کہ شخصے قے کند
دے کر واپس لینا قے کر کے
باز میل خوردنِ آں می کند
اسے چاٹنے کی (اور قے لوٹانیکی) طرح ہے

با پسر گر چیزے بخشد پدر
باپ اگر لڑکے کو کوئی چیز دے
می رسد گر باز گیرد زاں پسر
تو اسکے لیے لڑکے سے واپس لینے میں حرج نہیں

[۱] یعنی گناہوں پر جری کا انجام برا ہے ۱۲

اے پسر شادی زمال و زر مجوی
اے لڑکے مال و دولت سے (کسی کی) خوشی کی جستجو نہ کر

انچہ کس را دادہ دیگر مجوی
اور کسی کو عطا کردہ چیز مت لوٹا (کر لوٹا کر دوسرے کو دیدے)

در بیان آنکہ در دنیا از آں خوش نباید بود
اس کا بیان کہ دنیا میں دنیا سے خوش نہ ہونا چاہیئے۔

شادیِ دنیا سراسر غم بود
دنیا کی خوشی سراسر غم ہوتی ہے

سودِ او را در عقب ماتم بود
اس کے فائدہ و نفع کا انجام ماتم ہے

نہیِ لاتفرح ز دنیا گوش دار
دنیا سے مسرور نہ ہو اسے یاد رکھ

جائے شادی نیست دنیا ہوش دار
اے صاحب ہوش! دُنیا خوشی کی جگہ نہیں

شادمانی را ندارد دوست حق
دنیوی مال و دولت پر خوشی اللہ کو پسند نہیں

ایں سخن دارم ز استاداں سبق
مَیں نے استادوں سے یہ سبق سیکھا ہے

اے پسر با محنت و غم خوئے کن
اے لڑکے تکلیف و مشقت کی عادت ڈال

روئے دل را جانبِ دلجوئے کن
دل کا چہرہ اللہ کیطرف کر (یعنی ہمہ تن متوجہ ہو)

گر فرح داری ز فضل حق رواست
اگر اللہ تعالیٰ کے فضل پر مسرور ہو تو درست ہے

لیک از دنیا فرح جستن خطاست
لیکن دنیا سے فرحت کی طلب غلط ہے

حزن واند و ہست قوتِ بندگاں
رنج و غم بندوں کی روزی ہے

غم شود یارِ فرح جویندگاں
(دنیوی) فرحت کے متلاشی لوگوں کو غم نصیب ہوتا ہے

از چہ موجودی بیندیش اے پسر
اے لڑکے یہ سوچ تیری تخلیق کس لیے ہوئی ہے

ہر کسے دارد غم خویش اے پسر
اے لڑکے ہر ایک کو اپنا غم ہوتا ہے[1]

کرد ایزد مر ترا از نیست ہست
تیرا وجود نہیں تھا اللہ تعالیٰ نے تجھے وجود بخشا

از برائے آنکہ باشی حق پرست
یہ اسوجہ سے کہ تو حق پرست ہو اور حق پرستی اختیار کرے

[1] لہٰذا اس بات کا غم اور فکر بھی ہونا چاہیئے ۱۲

باحیاؤ باسخاؤ جود باش	تا تو باشی بندۂ معبود باش
حیا اور سخاوت کو شیوہ بنا لے	جتنا بھی ممکن ہو اللہ تعالیٰ کا (سچا) بندہ بنا رہ

دربیان نصائح ونتائج دینی ودنیوی

نصیحتوں اور اس کے دینی و دنیوی نتائج کا بیان

خواب کم کن اوّلِ روز اے پسر
اے لڑکے دن کے آغاز میں (صبح صبح) مت سویا کر

آخرِ روزت نکو نبود منام
دن کے آخری حصہ میں سونا اچھا نہیں

اہلِ حکمت را نمی آید صواب
عقل مند وں کے نزدیک ٹھیک نہیں

اے پسر ہرگز مرو تنہا سفر
اے لڑکے ہرگز تنہا سفر نہ کر

دست را بر رُخ زدن شومست شوم
کسی کے چہرہ پر طمانچہ مارنے کا شمار نحوست میں ہے

شب در آئینہ نظر کردن خطاست
رات کو آئینہ دیکھنا غلطی ہے

خانہ گر تنہاؤ تاریکت بود
گھر اگر تنہا اور تاریک ہو

دست را کم زن تو در زیرِ زنخ
ہاتھ ٹھوڑی کے نیچے رکھ کر مت بیٹھا کر

نفس را بدخو میاموز اے پسر
اے لڑکے اپنے نفس کو بُری عادت مت ڈال

بیشتر از شام خواب آمد حرام
شام (رات) سے قبل سونا حرام ہے

درمیان آفتاب و سایہ خواب
دھوپ اور سائے میں سونا

باشدت رفتن سفر تنہا خطر
سفر میں تنہا جانا خطرناک ہوتا ہے

استماعِ علم کن زاہلِ علوم
اہل علم سے علمی باتیں سُن

روز اگر بینی تو روئے خود رواست
دن میں اگر اپنا چہرہ دیکھے تو درست ہے

مونسے باید کہ نزدیکت بود
کوئی غم خوار اور مونس نزدیک ہونا چاہیئے

نزدِ اہلِ علم سرد آمد چو یخ
اہل علم کے نزدیک یہ موزوں نہیں

چار پایاں را چو بینی در قطار
چارپایوں کو قطار میں دیکھے تو
تا فزاید قدر و جاہت را خدا
تاکہ اللہ کے یہاں تیری قدر و رتبہ میں اضافہ ہو
تا شود عمرت زیادہ در جہاں
تاکہ دنیا میں تیری عمر بڑھے
تا نہ کاہد روزیت در روزگار
تاکہ دُنیا میں تیرا رزق نہ گھٹے
ہر کہ رُو در فسق و در عصیاں کند
جو گناہ اور نافرمانی کی طرف متوجہ رہتا ہے
کم شود روزی زگفتارِ دروغ
جھوٹ بولنے سے رزق میں کمی آتی ہے
فاقہ آرد خواب بسیار اے پسر
اے لڑکے زیادہ سونا فاقہ و تنگدستی کا سبب ہے
ہر کہ در شب خوابِ عریاں مے کند
جو شخص رات میں ننگا ہو کر سوتا ہے
بولِ عریاں ہم فقیری آورد
مکمل برہنہ ہو کر پیشاب کرنا مفلسی لاتا ہے
در جنابت بد بود خوردن طعام
ناپاکی کی حالت میں کھانا کھانا بُرا ہے

در میانِ شاں نیائی زینہار
ان کے بیچ میں ہرگز نہ گھس
روز و شب می باش دائم در دعا
دن و رات ہمیشہ دُعا میں مصروف رہ
رو نکوئی کن نکوئی در نہاں
پوشیدہ طور پر بھلائی کرتے ہوتے زندگی بسر کر[1]
معصیت کم کن بعالم زینہار
دُنیا میں ہرگز نافرمانی نہ کر
ایزد اندر رزقِ اُو نقصاں کند
اللہ تعالیٰ اس کے رزق میں کمی کر دیتا ہے[2]
در سخن کذاب را نبود فروغ
جھوٹے کی گفتگو میں رونق نہیں ہوتی
خواب کم کن باش بیدار اے پسر
اے لڑکے کم سویا کر اور زیادہ بیدار رہا کر
در نصیبِ خویش نقصاں می کند
اپنے حصّہ (حصّہ خیر) میں کمی کرتا ہے
اندوہِ بسیار و پیری آورد
(اور) بہت غم و بڑھاپے کا سبب ہوتا ہے
ناپسند ست ایں بنزدِ خاص و عام
عام و خاص دونوں کے نزدیک یہ ناپسندیدہ ہے

[1] کیونکہ یہ عمل اللہ کے نزدیک نہایت پسندیدہ ہے ۱۲
[2] کہ غسل کی ضرورت ہو ۱۲

ریزۂ ناں را میفگن زیرِ پائے
روٹی کا ٹکڑا پاؤں کے نیچے مت ڈال[1]

شب مزن جاروب ہرگز خانہ در
رات کو گھر و دروازہ میں جھاڑو نہ دے

گر بخوانی باپ و مامت را بنام
اگر والدین کا نام لے کر بلائے

گر بہر چوبے کنی دنداں خلال
اگر ہر قسم کی لکڑی سے دانتوں میں خلال کرے

دست را ہرگز بخاک و گِل مشوئے
ہاتھ (پانی کے بجائے) مٹی اور گارے سے مت دھو

اے پسر بر آستانِ در مشیں
اے لڑکے گھر کے دروازہ پر مت بیٹھ

تکیہ کم کن نیز در پہلوئے در
دروازہ کے پہلو بازو پر بھی ٹیک مت لگا

در خلا جا گر طہارت می کنی
اگر پاخانہ کے قدمچہ پر تو طہارت کرتا ہے

جامہ را بر تن نشاید دوختن
کپڑے کو پہنے ہوئے نہ سینا چاہیئے

گر بدامن پاک سازی روئے خویش
اگر دامن سے اپنا چہرہ صاف کرے گا

گر ہمی خواہی تو نعمت از خدائے
اگر تجھے نعمتِ خداوندی کی طلب ہے

خاک رو بہ ہم منہ در زیرِ در
دروازہ کے قریب کوڑا کرکٹ مت جمع کر

نعمتِ حق بر تو می گردد حرام
نعمت خداوندی تجھ پر حرام ہو جائے گی[2]

بینوا گردی و افتی در وبال
تو بے نوا ہوگا اور مصیبت میں پڑ جائے گا

از برائے دست شستن آب جوئے
بلکہ ہاتھ دھونے کے لیے پانی کی جستجو کر

کم شود روزی ز کردارِ چنیں
اس عمل سے رزق ختم ہو جاتا ہے[3]

باش دائم از چنیں خصلت بدر
اس خصلت سے ہمیشہ احتراز کر[4]

وقتِ خود را داں کہ غارت می کنی
تو سمجھ لے تو اپنے وقت کو برباد کر رہا ہے[5]

باید از مرداں ادب آموختن
(درموز آشنا) لوگوں سے ادب سیکھنا چاہیئے

روزیت کم گردد اے درویش بیش
تو اے درویش تیرا رزق بہت کم ہو جائے گا

[1] کہ یہ رزق کی توہین و بے ادبی ہے ۱۲
[2] اس لیے کہ یہ انتہائی بے ادبی اور امر رب کی خلاف ورزی ہے ۱۲
[3] اور افلاس کا سامنا ہوتا ہے ۱۲
[4] یا اس خصلت کی بنا پر ہمیشہ باہر ہی رہے گا گھر میں رہنا نصیب نہ ہوگا ۱۲
[5] کیونکہ پاخانہ کی چھینٹوں سے پاک جگہ بھی ناپاک ہو گی اور ناپاکی میں اضافہ ہوگا ۱۲

دیر رو بازار و بیروں آئی زور
بازار کمی کے ساتھ جا اور عجلت سے لوٹ آ[1]

زانکہ رفتن رانیابی ہیچ سود
کیونکہ بازار جانے میں کوئی فائدہ نہیں

نیک نبود گر کشی از دم چراغ
پھونک مار کر چراغ بجھانا اچھا نہیں

رہ مدہ دود چراغ اندر دماغ
کیونکہ پھونک مار کر بجھانے سے دھواں دماغ میں گھس جائے گا

کم زن اندر ریش شانہ مشترک
داڑھی (یا سر میں) دوسرے کا کنگھا نہ کر

زانکہ آں خاص تو باشد خوش ترک
وہی کنگھا استعمال کر جو تیرے لیے مخصوص ہو

از گدایاں پارہائے ناں مخر
فقیروں سے روٹی کے ٹکڑے مت خرید

زانکہ می آرد فقیری اے پسر
اس لیے کہ یہ اے لڑکے فقیری لاتا ہے[2]

دُور کن از خانہ تارِ عنکبوت
اپنے گھر سے مکڑی کے جالے صاف کر

باشد اندر ماندنش نقصانِ قُوت
ان جالوں کے رہنے سے روزی میں کمی آتی ہے

خرچ را بیروں ز اندازہ مکن
بے اندازہ خرچ سے گریز کر (اسراف سے بچ)

خشک ریشِ خویش را تازہ مکن
اپنے خشک شدہ زخم کو ہرا مت کر[3]

دسترس گر باشدت تنگی مکن
اگر قدرت ہو تو خرچ میں تنگی مت کر[4]

چونکہ رہواری برہ لنگی مکن
تیز رفتار گھوڑے کو لنگڑا نہ کر

[1] اس لیے ضرورت پوری کر کے فوراً لوٹ آنا چاہیئے ۱۲
[2] یعنی اس کے اثرات مرتب ہوتے ہیں ۱۲
[3] یعنی بے اندازہ خرچ تازہ زخم کی طرح تکلیف دہ بن جاتا ہے ۱۲
[4] میانہ روی سے کام لے ۱۲
[5] اور مصائب خندہ پیشانی سے برداشت کر

در بیانِ فوائدِ صبر
صبر کے فائدوں کا بیان

تا شوی در روزگار از صابراں
تاکہ تیرا شمار زمانہ کے صبر کرنے والوں میں ہو

غم مکن از دیدنِ سختی گراں
تو شدید سختی (و آزمائش) کا غم نہ کر[5]

گر ترش سازی تو رُو اندر بلا
اگر تو مصیبت کے وقت ترش روئی اختیار کرے اور منہ بنائیگا

خویش را از صابراں مشمر ہلا
تو تیرا شمار مصیبت پر صبر کرنیوالوں میں ہرگز نہ ہو گا

در بلا وقتے کہ صابر نیستی
مصیبت کے وقت جس نے صبر نہیں کیا

نزدِ اہل صدق شاکر نیستی
اللہ تعالیٰ سے سچی دوستی رکھنے والوں (اہل صدق) کے نزدیک شکر گذار نہ ہوگا

بے شکایت صبر تو باشد جمیل
کسی شکوہ شکایت کے بغیر تیرا صبر اچھا ہو گا[1]

با کسے کم کن شکایت از خلیل
دوست (اللہ تعالیٰ) کی شکایت کسی سے مت کر

گر نباشد فخر از درویشیت
اگر تیرے لیے درویشی قابل فخر نہ ہو گا

کے باہلِ فقر باشد خویشیت
تو تو درویشوں میں کیسے شامل و شمار ہو گا

گر ہمہ جنبش بفرماں باشدت
اگر تیرا ہر عمل فرمان خداوندی کے مطابق ہو[2]

حرمتت از حد فراواں باشدت
تو تیری عند اللہ عزت بے حد ہو گی

بندہ از خدمت بعقبیٰ می رسد
بندہ خدمت گزاری کے سبب اچھے انجام تک پہنچتا ہے

لیکن از حرمت بمولیٰ می رسد
مگر فرمان خداوندی کے مطابق عمل سے اللہ تک پہنچ جاتا ہے[3]

حرمتت در خدمت آرامِ دلست
خدمت گزاری میں حرمت[4] کا لحاظ دلی آرام کا باعث ہے

ہر کہ خدمت کرد مردِ مقبل ست
خدمت گزار (اللہ) کا مقبول بندہ ہے

گر نگردی اے پسر گردِ خلاف
اے لڑکے اگر آدمی اختلاف کی راہ سے گریز کرے

آنگہے زیبد ترا در صبر لاف
تب (صحیح معنی میں) اسے صبر کرنیوالا کہنا زیب دیتا ہے

گر ہمی داری فرح را انتظار
اگر تو فرحت و فراخی کا انتظار کرنا چاہے

در بلا جز صبر نبود ہیچ کار
تو مصیبت کے وقت صبر کے علاوہ چارہ نہیں

[1] جیسا کہ حضرت یعقوبؑ کا صبر جس کے بارے میں ہے "فصبرٌ جمیل" ۱۲

[2] اور سر مو انحراف نہ کرنے سے ۱۲

[3] اور انتہائی مقرب بن جاتا ہے ۱۲

[4] پوری عزت ۱۲

در بیانِ تجرید و تفرید

ماسوی اللہ سے اپنا ذہن خالی کرنے اور دنیوی آلائشوں سے یکسو کر لینے کا بیان

گر صفا می بایدت تجرید شو
اگر پاکیزگی (باطن) مطلوب ہو تو اللہ کے علاوہ سے اپنے ذہن کو خالی کر

ور خبر داری زاہلِ دید شو
اگر ہوشیار ہے تو مشاہدہ حق کرنیوالوں میں سے ہو جا

ترکِ دعویٰ ہست تجرید اے پسر
اے لڑکے تجرید اپنے آپ کو کچھ نہ سمجھنے کا نام ہے
اصل تجریدت وداعِ شہوت ست
تجرید کی اصل شہوت کا ترک ہے
گردہی یکبار شہوت را طلاق
اگر ایک مرتبہ شہوت (خواہش نفسانی) کو چھوڑ دے
گر تو برداری زغیرش اعتمید
اگر تو اللہ تعالیٰ کے علاوہ پر بھروسہ کرنا چھوڑ دے
اعتمادت چوں ہمہ بر حق بود
جب تیرا کُلی اعتماد اللہ تعالیٰ پر ہو
ترکِ دُنیا کن برائے آخرت
دنیا کو آخرت کے واسطے ترک کر دے
گر بیابی از سعادت ایں مقام
اگر تو سعادت کی بنا پر یہ مقام حاصل کر لے
گر ز دنیا دست شوئی بہرِ حق
اگر تو دنیا سے اللہ کے لیے دست کش و بے نیاز ہو گا
رَو مجرّد باش دائم مرد باش
زندگی میں ہمیشہ کے لیے تجرید اختیار کر اللہ والا ہو جا
گردِ کبر و عُجب و خودراتی مگَرد
غرور و تکبّر و خودراتی کے اِرد گرد مت پھر

فہم کن معنیٔ تفرید اے پسر
اے لڑکے تفرید (دنیوی آلائشوں سے یکسو کرنے) کے معنی سمجھ
بلکہ کلّی انقطاعِ شہوت است
بلکہ پوری شہوت (آرزوئے نفسانی) سے علیحدگی ہے
آں زماں گردی تو در تفرید طاق
تو تو زمانہ میں تفرید کے اندر بے نظیر ہو گا
آنگہ از تجرید گردی با اُمید
تو تیری تجرید نفع رساں ہو گی
آں دمت تفرید جاں مطلق بود
تو اس وقت زندگی مکمل تفرید حاصل ہو گی
وز بدن برکش لباسِ فاخرت
اور جسم سے لباس فاخرہ اتار دے
صاحبِ تجرید باشی والسّلام
تو تو صاحبِ تجرید ہو گا
وانگہ از تفرید گویندت سبق
تو تجھ کو سبق تفرید حاصل ہو جائے گا
تا بہر فرقے نشینی گرد باش
کب تک ہر سر پر[٢] بیٹھے گا گرد ہو[٣] جا
قدرِ خود بشناس و ہرجائی مگَرد
اپنی قدر پہچان اور مارا مارا[١] نہ گھوم

[١] رفعت کا تصور رہے گا ۱۲
[٢] بے حقیقت شے ۱۲
[٣] اللہ کے در کو چھوڑ کر ۱۲

ہر کہ گردِ کورۂ انگشت گشت

کوئلوں کے اردگرد پھرنے والا

وانکہ با عطار میگردد قریب

عطر فروش سے قریب شخص

ہمنشینِ صالحاں باش اے پسر

اے لڑکے نیک لوگوں کی ہم نشینی اختیار کر

جانبِ ظالم مکن میل اے عزیز

اے عزیز ظالم کی طرف مائل نہ ہو

رُو ز اہلِ ظلم بگریز اے فقیر

اے درویش زندگی ظلم کرنیوالوں سے بچ کر گذار

صحبتِ ظالم بسانِ آتش است

ظالم کی ہمنشینی آگ کی طرح ہے

از حضورِ صالحاں صالح شوی

صالح و نیک لوگوں کی حضوری سے تو نیک ہو جائیگا

ہر کہ اُو با صالحاں ہمدم شود

جو شخص نیک لوگوں کا رفیق ہو جاتا ہے

اے پسر مگذار راہِ شرع را

اے لڑکے راہِ شریعت مت چھوڑ

از شریعت گر نہی بیروں قدم

اگر شریعت سے باہر قدم رکھے گا

جامہ از دودش سیاہ و زشت گشت

اس کے دھوئیں سے کپڑے کالے اور خراب کرتا ہے

اُو ہمہ یا بد ز بوئے خوش نصیب

ہمہ وقت اچھی خوشبو کا حصہ حاصل کرتا ہے

دور باش از رند و قلاش ای پسر

مست اور خیر سے خالی سے دور رہ

ور کنی گردی ازاں خیل اے عزیز

ورنہ تیرا شمار بھی اسی جماعت میں سے ہوگا

تا نسوزی ز آتش تیز اے فقیر

تاکہ تجھے تیز آگ (دوزخ کی آگ) نہ جلاتے

زانکہ خلق آزار تند و سرکش است

اسلیئے کہ وہ مخلوق کو تکلیف پہنچانیوالا بدمزاج اور سرکش ہوتا ہے

ور نشینی با بداں طالح شوی

اور بُروں کی صحبت سے بُرا ہو جاتے گا

در حریم خاص حق محرم شود

خاص دربار ربانی کا درباری بن جاتا ہے

اصل یابی گر بگیری فرع را

تو حقیقت پا لیگا اگر شریعت پر عمل پیرا ہوگا

در ضلالت افتی و رنج و الم

تو گمراہی اور رنج و الم میں مبتلا ہوگا

ہر کہ در راہِ ضلالت می رود
جو شخص گمراہی کا راستہ اختیار کرتا ہے
از جہالت با بطالت می رود
جہالت سے گمراہی تک پہنچ جاتا ہے

حق طلب و ز کارِ باطل دور باش
حق طلب کر اور باطل سے دوری اختیار کر
در سخاوت مردمی مشہور باش
سخاوت و انسانیت میں شہرت یافتہ ہو جا

ہر کہ نگزیند صراطِ مستقیم
جو شخص سیدھے راستہ پر نہیں چلتا
در عذابِ آخرت ماند مقیم
وہ عذاب آخرت میں مبتلا رہے گا

در رہِ شیطاں منہ گام اے اخی
اے میرے بھائی شیطان کے راستہ میں قدم مت رکھ
تا نگردی خوار و بدنام اے اخی
تاکہ تو رسوا و بدنام نہ ہو

نہ مت اختیار کر ۱۲

ہر کہ در راہِ حقیقت سالک است
جو شخص در حقیقت سالک ہے
روز و شب خائف ز قہرِ مالک ست
وہ شب و روز قہر خداوندی سے ڈرتا رہتا ہے

بر خلافِ نفس کن کار اے پسر
اے لڑکے نفس امارہ کے خلاف کام کر
تا نیفتی زار در نارِ سقر
تاکہ ذلیل ہو کر دوزخ کی آگ میں نہ گرے

در بیانِ کرامتِ الٰہی

اللہ تعالےٰ کی بخششوں کا بیان

چار چیز است از کرامتہائے حق
چار چیزوں کا شمار اللہ تعالیٰ کی بخششوں میں ہے
مقبل ست آنکس کہ گیرد ایں سبق
وہ شخص نیک بخت ہے جو انہیں یاد رکھے

اوّل آں باشد کہ باشد راست گوی
اوّل یہ کہ آدمی سچا ہو
با سخاوت باشد و ہم تازہ روی
سخی اور خوش اخلاق ہو

بعد ازاں حفظِ امانت باشدش
اس کے بعد امانت کی حفاظت
ہم نظر پاک از خیانت باشدش
(اور) نگاہ خیانت و بد دیانتی سے پاک

ہر کرا حق دادہ باشد ایں چہار	باشد آں کس مومن و پرہیزگار
اللہ تعالیٰ نے جسے یہ پانچ چیزیں عطا کی ہوں	وہ شخص مومن اور پرہیزگار ہو گا

در بیانِ آنکہ دوستی را نشاید

جن سے دوستی مناسب نہیں ان کا بیان

دوست بد باشد زیاں کار اے پسر	تو طمع زاں دوست بردار اے پسر
اے لڑکے بُرے دوست سے نقصان پہنچتا ہے	اے لڑکے تو اس دوست سے کوئی توقع نہ رکھ
ہر کہ می گوید بدیہائے تو فاش	دوست مشمارش بدو ہمدم مباش
جو تیری برائی علی الاعلان بیان کرتا ہو	اسے دوست مت سمجھ اسے ساتھی نہ شمار کر
دوستی ہرگز مکن با بادہ خوار	از چناں کس خویشتن را دور دار
شرابی سے ہرگز دوستی نہ رکھ	ایسے شخص سے اپنے کو دُور رکھ
مُنعمے گر می کند ترکِ زکوٰۃ	دور از وے باش تا داری حیوٰۃ
مالدار اگر زکوٰۃ دینا چھوڑ دے	اس سے تا زندگی دوری اختیار کر
دُور شو زاں کس کہ خواہد از تو سُود	گر سرِ خود بر قدمہائے تو سُود
اس شخص سے دُور رہ جو تجھ سے سُود چاہے	اگرچہ اپنا سر تیرے قدموں پر بطور سود ہی کیوں نہ رکھے[1]
اے پسر از سُود خواراں کُن حذر	خصم ایشاں شد خدائے دادگر
اے لڑکے سُود خوروں سے پرہیز کر	منصف خدا تعالیٰ ان کا دشمن ہے
آنکہ از مردم ہمی گیرد ربا	زینہار اُو را نگوئی مرحبا
جو لوگوں سے سُود لیتے ہیں	انہیں کبھی شاباشی نہ دے (بلکہ انکے فعل پر ملامت کر)

[1] یعنی مکمل طور پر احتراز کر ۱۲

در بیانِ غم خواریِ مردم

لوگوں کی غم خواری کا بیان

بر سرِ بالینِ بیماراں گذر
بیماروں کی عیادت کیا کر

تا توانی تشنہ را سیراب کن
بحدِ امکان پیاسے کو سیراب کر

خاطرِ ایتام را دریاب نیز
یتیموں کی بھی مزاج پرسی کر[1]

چوں شود گریاں یتیمے ناگہاں
اچانک یتیم کے رونے پر

چوں یتیمے را کسے گریاں کند
جو شخص یتیموں کو رُلاتا ہے

آنکہ خنداند یتیم خستہ را
جو شخص زخمی و ٹوٹے ہوئے دل یتیم کو ہنسائے

ہر کہ اسرار کند فاش اے پسر
اے لڑکے جو شخص راز فاش کر دے

در جوانی دار پیراں را عزیز
جوانی میں بوڑھوں سے محبت کر[2]

بر ضعیفاں کر بخشائی رواست
کمزوروں کے ساتھ بخشش ہی درست ہے

بر سرِ سیری مخور ہرگز طعام
کھانا منہ تک (یعنی بہت زیادہ) نہ کھا

زانکہ ہست ایں سنتِ خیر البشرؐ
اس لیے کہ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سُنت ہے

در مجالس خدمتِ اصحاب کن
مخلوق میں ساتھیوں کی خدمت کر

تا ترا پیوستہ حق دارد عزیز
تاکہ اللہ تعالیٰ تجھے بھی اسکی وجہ سے عزیز رکھے

عرشِ حق در جنبش آید آں زماں
عرش باری حرکت میں آ جاتا ہے

مالک اندر دوزخش بریاں کند
داروغۂ دوزخ اسے دوزخ میں جلائے گا

باز یابد جنتِ دربستہ را
وہ جنت کا دروازہ (اپنے لیے) کھُلا ہوا پائیگا

از چناں کس دُور می باش اے پسر
ایسے شخص سے دُوری اختیار کر

تا عزیزِ دیگراں باشی تو نیز
تاکہ تو بھی دوسروں کا پیارا بن جائے

کیں ز سیرت ہائے خوبِ اولیاست
یہ اولیاء اللہ کی اچھی عادت ہے

تا نہ میرد در بدن قلب اے غلام
تاکہ اے لڑکے تیرا دل مُردہ نہ ہو جائے

[1] اور نرمی و حسنِ سلوک سے پیش آ ۱۲
[2] اور ان کے ساتھ اچھی طرح پیش آ ۱۲

علّتِ مردم زپرِ خواری بود
آدمی کی بیماری زیادہ کھانا ہے
خوردنِ پُر تخمِ بیماری بود
سیر ہو کر (مُنہ تک) کھانا بیماری کا بیج (اور جڑ) ہے

راحتے نبود حسودِ شوم را
بدبخت حاسد کو راحت نصیب نہیں ہوتی
کاذبِ بدبخت را نبود وفا
بدنصیب جھوٹا وفادار نہیں ہوتا

ہر منافق را تو دشمن دار باش
تو ہر منافق کو مخالف خیال کر
از وے و از فعلِ وے بیزار باش
اس سے اور اس کے فعل سے بیزاری اختیار کر

توبۂ بدخو کجا محکم شود
بری عادت والے کی توبہ مضبوط کہاں ہوتی ہے
مر بخیلاں را مروّت کم شود
بخیلوں میں مروت نہیں ہوتی

تا شود دینِ تو صافی چوں زُلال
تاکہ تیرا دین ٹھنڈے صاف پانی کیطرح صاف ہوجائے
باش دائم طالبِ قُوتِ حلال
ہمیشہ حلال روزی کا طلب گار رہ

آنکہ باشد درپئے قوتِ حرام
جو شخص حرام روزی کے درپے ہو
در تنِ اُو دل ہمی میرد مدام
جسم میں اس کا دل بھی ہمیشہ مُردہ ہوجائے گا

در بیانِ صلۂ رحم
صلہ رحمی کا بیان

رُو بپرسیدن بر خویشانِ خویش
زندگی رشتہ داروں کیساتھ صلہ رحمی کر کے گذار
تا کہ گردد مدّتِ عمرِ تو بیش
تا کہ تیری عمر میں اضافہ ہو جائے

ہر کہ گرداند ز خویشاوند رُو
جو شخص اپنوں ہی سے مُنہ موڑ لے
بے گمہاں نقصاں پذیرد عمرِ اُو
بلاشبہ اس کی عمر گھٹ جاتی ہے

ہر کہ اُو ترکِ اقارب می کند
جو شخص رشتہ داروں سے ترکِ تعلق کرتا ہے
جسمِ خود قوتِ عقارب می کند
اپنا جسم بچھوؤں کے حوالہ کرتا ہے

گرچہ خویشانِ تو باشند از بداں
اگرچہ تیرے رشتہ دار بُرے ہوں
ہر کہ اُو از خویشِ خود بیگانہ شد
جو اپنے رشتہ داروں سے بیگانگی اختیار کرے

بدتر از قطعِ رحم چیزے مداں
قطع رحمی سے زیادہ کوئی چیز بُری نہ سمجھ
نامش از روئے بدی افسانہ شد
اس کا نام بدمزاجی میں مشہور ہو جاتا ہے

در بیانِ فتوّت
جوانمردی کا بیان

چیست مردی اے پسر نیکو بداں
جوانمردی کیا ہے اے لڑکے اچھی طرح سمجھ
عذر خواہد مرد بیش از معصیت
اللہ والا معصیت سے عذر خواہ ہوتا ہے[ا]
آنکہ کارِ نیک مرداں می کند
جو شخص نیک لوگوں کے سے کام کرتا ہے
ہر کہ اُو باشد ز مردانِ خُدا
جو شخص اللہ کے نیک بندوں میں سے ہو گا
اے پسر در صحبتِ مرداں درآی
اے لڑکے اللہ والوں کی ہمنشینی اختیار کر
ہر کہ از مردانِ حق دارد نشاں
جس میں اللہ والوں کی علامت موجود ہو
خود نخواہد مرد خصماں را ہلاک
اپنے مخالفین کی (بھی)، ہلاکت نہیں چاہتا

اوّلا ترسیدن از حق در نہاں
اوّل پوشیدہ و تنہائی میں اللہ سے ڈرنا
باشدش طاعات بیش از معصیت
اسکی فرمانبرداریاں (نیکیاں) گناہوں سے زیادہ ہوتی ہیں
با ضعیفاں لطف و احساں می کند
کمزوروں کے ساتھ لطف و احسان کرتا ہے
باشد اندر تنگدستی با سخا
وہ تنگدستی میں بھی سخی ہو گا
تا نظر یابی از فضلِ خدای
تاکہ تجھ پر اللہ تعالیٰ کے فضل کی نگاہ پڑے
نگذراند عیبِ دشمن بر زباں
وہ دشمن کا عیب (کبھی) زبان پر نہیں لاتا
از غمِ ایشاں شود اندوہناک
ان دشمنوں و مخالفین کی تکلیف سے بھی اسے غم ہوتا ہے

[ا] معصیت کا ارتکاب نہیں کرتا ۱۲

می نجوید مرد انصاف از کسے
اللہ کا نیک بندہ کسی سے انصاف کا طلبگار نہیں ہوتا

گر رسد ظلم وجفا با اُو بسے
خواہ ظلم وجفا میں وہ کتنا بھی مبتلا ہو

ہر کہ پا اندر رہِ مرداں نہاد
جو شخص اللہ والوں کے راستہ میں قدم رکھتا ہے[1]

کے رود ہر گز بدُنبالِ مراد
وہ (دنیوی) مراد ومقصد کے پیچھے نہیں جاتا

اے پسر ترکِ مرادِ خویش گیر
اے لڑکے اپنی مراد وخواہش ترک کر دے

وانگہے راہِ سلامت پیش گیر
اور سلامتی کی راہ اختیار کر

[1] انکی راہ پر گامزن ہوتا ہے ۱۲

در بیانِ فقر
فقر ودرویشی کا بیان

فقر میدانی چہ باشد اے پسر
اے لڑکے تو جانتا ہے فقر کیا ہے

با تو گویم گر نداری زاں خبر
اگر تجھے اس کی خبر نہیں تو میں بتاتا ہوں

گرچہ باشد بینوا در زیرِ دلق
اگرچہ وہ گدڑی کے نیچے بے سروساماں (مفلس) ہو

خویش را منعم نماید پیشِ خلق
خود کو مخلوق کے سامنے مالدار ظاہر کرتا ہے

گرسنہ باشد ز سیری دم زند
بھوکا ہو کر شکم سیر ہونا ظاہر کرتا ہے

دوستی با دشمنانِ خود کند
اپنے دشمنوں کے ساتھ دوستی کرتا ہے

گرچہ باشد لاغر وزار وضعیف
اگرچہ انتہائی کمزور وضعیف ہو

وقتِ طاعت کم نباشد از حریف
اطاعت خداوندی کیوقت مقابل سے پیچھے نہیں رہتا

خونِ دل پُر دارد ودستِ تہی
دل قوی اور ہاتھ خالی ہوتا ہے

می نماید در نزاری فربہی
دُبلا ہو کر فربہی (موٹاپے) کا اظہار کرتا ہے

اے پسر خود را بدرویشاں سپار
اے لڑکے خود کو درویشوں کے سپرد کر دے

تا نگہدارد ترا پروردگار
تاکہ اللہ تعالیٰ تیری حفاظت فرماتے

با فقیراں ہر کہ ہمدم می شود — در سرائے خُلد محرم می شود

جو شخص درویشوں کا ساتھی ہو جاتا ہے — ہمیشہ رہنے والے مکان (جنت) میں رازدار ساتھی بن جاتا ہے

در بیانِ انتباہ از غفلت

غفلت سے بیداری کا بیان

در بلا یاری مخواہ از ہیچ کس — زانکہ نبود جز خُدا فریاد رس

مصیبت میں کسی سے مدد طلب مت کر — اسلئے کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی مددگار اور فریادرس نہیں

از خدائے خویشتن غافل مباش — غافلانہ در رہِ باطل مباش

اپنے اللہ سے (کسی لمحہ) غافل نہ ہو — لاپرواہی سے باطل راستہ اختیار نہ کر

جائے گریہ است ایں جہاں دروے مخند — چشمِ عبرت بر کشا و لب بہ بند

یہ دنیا رونے کی جگہ ہے یہاں مت ہنس — عبرت کی آنکھ کھول اور لب بند رکھ

ہمچو مور از حرص ہر سوئے مرو — پندِ ناصح را بگوشِ جاں شنو

چیونٹی کی طرح لالچ میں ہر طرف مت دوڑ — نصیحت کرنے والے کی نصیحت زندگی کے کان سے سُن[1]

اے پسر کودک نۂ بازی مکن — کار با شیطان بانبازی مکن

اے لڑکے تو بچہ نہیں مت کھیل کُود — اپنے کام میں شیطان کو شریک نہ کر

نفسِ بدرا در گنہ یاری مدہ — عمر برباد از تبہ کاری مدہ

نفسِ امارہ کا گناہ میں مدد گار نہ بن — تباہ کرنے والے کاموں میں عمر برباد مت کر

ہر کجا تہمت بود آنجا مرو — راہِ حق را ہمچو نابینا مرو

تہمت کی جگہ پر (ہرگز) نہ جا — حق کے راستہ میں نابینا کی طرح مت چل[2]

دشمنے داری از و ایمن مباش — زیرِ سقفِ بے ستوں ساکن مباش

اپنے سے دشمنی رکھنے والے سے بےخوف نہ ہو — بے ستون چھت کے نیچے مت ٹھہر

[1] توجہ سے سُن ۱۲
[2] بلکہ سوچ سمجھ کر چل ۱۲

در رہِ فسق و ہوا مرکب متاز
گناہ اور نفسانی خواہش کے راستہ میں سواری مت دوڑا[1]

چوں سفر در پیش داری زاد گیر
جب سفر در پیش ہو تو توشہ (زادِ راہ) لے لے

اے پسر اندیشہ از اغلال کن
اے لڑکے دوزخیوں کے گلے میں ڈالے جانیوالے طوق سے ڈر

تا نسوزی سازگاری پیشہ کن
تاکہ دوزخ کی آگ نہ جلائے اللہ تعالیٰ کی اطاعت کا طریقہ اپنالے[2]

جملہ را چوں ہست بر دوزخ گذر
سب کو دوزخ[3] پر سے گزرنا ہے

آتشے در پیش داری اے فقیر
اے درویش تیرے سفینہ میں یادِ حبِ الٰہی کی آگ ہے

عقبہ در راہست و بارت بس گراں
راہ میں گھاٹی ہے اور تیرا بوجھ بہت زیادہ ہے

داری اندر پیش روزِ رستخیز
دار و گیر والے قیامت کے دن

اے پسر راہِ شریعت پیش گیر
اے لڑکے شریعت کا راستہ اپنا لے

اے برادر باش در فرمانِ حق
اے بھائی فرمانِ باری کا اطاعت گزار ہو جا

خویشتن را مسخرۂ شیطاں مساز
خود کو شیطان کے مسخرے پن کی چیز نہ بنا

عمر خود را سر بسر برباد گیر
اپنی عمر کو بالکل برباد شدہ سمجھ لے

نفسِ بد را از لگد پامال کن
نفس امارہ کو لاتوں سے کچل دے پامال کر دے

از عذابِ قہرِ حق اندیشہ کن
اللہ تعالیٰ کے قہر و عذاب سے ڈر

جائے شادی نیست با چندیں خطر
ان خطرات کے ساتھ خوشی کا موقع (ہرگز) نہیں

ہیچ خوفت نیست از نارِ سعیر
تجھے دوزخ کی آگ سے کوئی خطرہ نہیں

نگذرد بارت بسعیِ دیگراں
دوسروں کی سعی سے تیرا بوجھ ہلکا نہیں ہو سکتا

از خدایت نیست امکانِ گریز
تیرا اپنے اللہ سے بھاگنا ممکن نہیں

زود تر ترکِ ہوائے خویش گیر
خواہشات نفسانی کو بہت جلد چھوڑ دے

تا بیابی جنّت و رضوانِ حق
تاکہ تجھے جنت اور رضائے خداوندی حاصل ہو

[1] مبتلا نہ ہو
[2] تاکہ باقی ماندہ زندگی میں اطاعت رب کی طرف توجہ دے ۱۲
[3] پل صراط مراد ہے ۱۲

گردن از حکمِ خدایت بر متاب
اللہ کے حکم سے گردن نہ موڑ (انحراف وسرتابی نہ کر)

تا نمانی روزِ محشر در عذاب
تاکہ تو حشر (قیامت) کے دن عذاب میں مبتلا نہ ہو

تا بیابی در بہشتِ عدن جای
تاکہ تجھے جنت عدن میں جگہ ملے

شفقتے بنماتے با خلقِ خدائے
مخلوقِ خدا کے ساتھ شفقت کا برتاؤ کر

تا دہندت جائے در دار السّلام
تاکہ تجھے سلامتی کے گھر (جنت) میں جگہ دی جاتے

با فقیراں روز و شب می دہ طعام
فقیروں کو شب و روز کھانا کھلا

شاد اگر داری درونِ خستہ را
اگر تو زخمی دل کو خوش رکھے

باز یابی جنتِ در بستہ را
تو اپنے لیے جنت کا دروازہ کھلا پاتے گا

ہر کہ آرد ایں نصیحت را بجای
جو شخص اس نصیحت کو جگہ دے (عمل پیرا ہو)

در دو عالم راحتش بخشد خدای
اللہ تعالیٰ اسے دونوں جہان کی راحتیں بخشے گا

یا الٰہی رحم کن بر ما ہمہ
اے اللہ ہم سب پر رحم فرما

عفو کن جملہ گناہِ ما ہمہ
ہمارے سارے گناہ معاف کر دے

عاجزیم و جرمہا کردہ بسے
ہم عاجز اور بہت سے جرموں کے مرتکب ہیں

نیست ما را غیرِ تو دیگر کسے
ہمارا تیرے علاوہ کوئی نہیں

گر بخوانی ور برانی بندہ ایم
چاہے دھتکار دے چاہے بلالے ہم تیرے بندے ہیں

ہر چہ حکمِ تست زاں خرسندہ ایم
جو تیرا حکم ہو ہم اس پر خوش ہیں (راضی برضائے تو)

رحمتِ حق باد بر جانِ کسے
اس شخص پر اللہ تعالیٰ کی رحمت ہو

کیں نصائح را بخواند او بسے
جسنے یہ بہت سی نصیحتیں کیں (امراد مصنف ؒ ہیں)

خاتمہ

خاتمہ

رحمتے ماند بسے از ذوالجلال
اللہ تعالیٰ کی اس پر بہت سی رحمتیں ہوں

بر روانِ پاکِ آں صاحب کمال
اس صاحب کمال پاک روح (مصنف ؒ پر)

کیں ہمہ درہا بنظم آوردہ است
جنہوں نے یہ سب موتی نظم کی لڑی میں پروتے

یادگارے در جہاں بگذاشتہ
دُنیا میں اپنی یادگار (یہ کتاب) چھوڑ گئے

اہلِ دیں را ایں قدر کافی بود
اہلِ دیں کے لیے اسی قدر کافی ہے (اور)

ہر کہ اینہا را بداند عاقل است
جو شخص ان نصیحتوں کو سمجھ لے وہ عقلمند ہے

در جوارِ انبیاء دار السّلام
جنّت میں انبیاء کے پڑوس میں

یارب آں ساعت کہ جاں بر لب رسد
اے پروردگار جب جانکنی کا وقت ہو

شربتِ شہدِ شہادت نوشیم
میں کلمۂ شہادت کا شربت پیوں

چوں ندارم در دو عالم جز تو کس
میرا تیرے علاوہ دونوں جہان میں کوئی نہیں

غوطہا در بحرِ معنیٰ خوردہ است
(اور) معنیٰ کے سمندر میں غوطے لگاتے

ہیچ پندے را فرو نگذاشتہ
(اور) کوئی نصیحت بیان کیے بغیر نہیں چھوڑی

اہلِ دُنیا را ہمیں وافی بود
دُنیا والوں کے لیے بھی یہ پوری و مکمل ہے

وانکہ اینہا کاربند د کامل است
اور جو ان پر عمل پیرا ہو وہ کامل (ہو جاتا) ہے

ہمنشینِ اولیاء باشد مدام
اولیاء کا ہمیشہ ہمنشین ہو گا

جسمِ پژمردہ بتاب و تب رسد
پژمردہ جسم سکڑ اور پھیل رہا ہو (اضطراب میں ہو)

خلعتِ راہِ سعادت پوشیم
(اور) نیک بختی کے راستہ کا خلعت زیبِ تن کروں (پہنوں)

ہم تو می باشی مرا فریاد رس
تو ہی میرا فریاد رس (مددگار) ہو گا

صد پندِ لقمانِ حکیم بصاحبزادہ ذو الاحترام والتکریم

اوّل آنکہ اے جان پدر خدائے عزّ و جل را بشناس، و ہر چہ از پند و
اوّل یہ کہ اے جان پدر (باپ) اللہ بزرگ و برتر کو پہچان جو کچھ وعظ و نصیحت

نصیحت گوئی نخست[۲] براں کار کن، سخن[۳] باندازہ خویش گوئی، قدرِ[۴] مردم

کرے پہلے اس پر خود عمل کر، اپنے اندازہ (اور مخاطب کے مرتبہ) کے مطابق گفتگو کر، لوگوں

بداں۔ حق[۵] ہمہ کس را بشناس۔ راز[۶] خود را نگہدار۔ یار[۷] را وقت سختی بیازمائے،

کے مراتب پہچان، سب لوگوں کے حقوق پہچان، اپنے راز کی حفاظت کر، دوست کو سختی کے وقت آزما۔

دوست[۸] را بسود و زیاں امتحان کن، از مردم[۹] ابلہ و ناداں بگریز، دوست[۱۰]

دوست کا نفع ونقصان میں امتحان کر، بیوقوف نادان آدمی سے فرار اختیار کر، عقلمند

زیرک و دانا گزیں۔ در کارِ خیر[۱۱] جد و جہد نمای۔ بر زناں[۱۲] اعتماد مکن، تدبیر[۱۳]

وہوشیار شخص کو دوست بنا، اچھے کام میں جد وجہد کر، عورتوں پر اعتماد نہ کر، عقل مند

با مردمِ مصلح و دانا کن، سخن[۱۴] بحجت گوئی، جوانی[۱۵] را غنیمت داں، بہنگامِ[۱۶]

اور اصلاح کرنیوالے سے مشورہ کر، مدلّل گفتگو کر، جوانی کو غنیمت سمجھ، جوانی کے زمانہ

جوانی کارِ دو جہانی راست کن، یاراں[۱۷] و دوستاں را عزیز دار،

میں دونوں جہان کے کام ٹھیک کرلے، دوستوں اور دوستوں کے دوستوں کو محبوب رکھ۔

با دوست[۱۸] و دشمن ابرو کشادہ دار، مادر[۱۹] و پدر را غنیمت داں، استاد[۲۰]

دوست اور دشمن کیساتھ خوش اخلاق رہ، ماں باپ کو غنیمت سمجھ، استاذ کو

را بہترین پدر شمر، خرچ[۲۱] را باندازۂ دخل کن، در ہمہ[۲۲] کار میانہ رو باش،

بہترین باپ سمجھ، آمدنی کے مطابق خرچ کر، ہر کام میں میانہ روی اختیار کر،

جوانمردی[۲۳] پیشہ کن، خدمتِ[۲۴] مہماں بواجبی ادا کن، در[۲۵] خانہ کسیکہ در آئی

شرافت کو وطیرہ بنا، مہمان کی ضروری خدمت بجالا، جس کے گھر میں پہنچے (اپنی)

چشم و زبان را نگاہ دار، جامہ[۲۶] و تن را پاک دار، با جماعت[۲۷] یار باش،

آنکھ اور زبان کی حفاظت کر (دونوں کو قابو میں رکھ) بدن اور کپڑے کو پاک رکھ، دوستوں کیساتھ دوستانہ برتاؤ کر

فرزند[۲۸] را علم و ادب بیاموز، واگر ممکن باشد تیر انداختن و سواری بیاموز،

بچہ کو علم وادب سکھا، اور اگر ممکن ہو سواری اور تیر اندازی کی تعلیم دے، .....

کفش[۲۹] و موزہ کہ پوشی ابتدا از پائے راست کن و بدر آوردن از چپ گیر،

جوتہ اور موزہ پہنے تو دائیں جانب سے اور نکالے تو بائیں جانب سے ابتداء کر۔

باہر[۳۰] کس کار باندازۂ او کن، بشب[۳۱] چوں سخن گوئی آہستہ و نرم گوئی و بروز

ہر ایک کا کام اسکے اندازے کے مطابق کر۔ رات میں گفتگو کرے تو نرمی اور آہستگی سے کر اور دن

چوں گوئی ہر سو نگاہ بکن، کم خوردن[۳۲] و خفتن و گفتن عادت انداز، ہر چہ[۳۳]

میں گفتگو کرتے ہوتے ہر طرف کا خیال رکھ، کم کھانے اور کم سونے کی عادت ڈال، جو چیز

بہ خود نہ پسندی بدیگراں مپسند۔ کار[۳۴] با دانش و تدبیر کن، ناآموختہ[۳۵]

اپنے لیے پسند نہ کرے دوسروں کیلئے بھی پسند نہ کر، کام عقل اور تدبیر کیساتھ کر، بغیر

استاذی مکن، با زن[۳۶] و کودک راز مگو، بر چیز[۳۷] کساں دل منہ، از بد[۳۸]

سیکھے استاذ مت بن، عورت اور بچہ سے راز مت کہہ، کسی شخص کی چیز سے دل مت لگا، کمینوں

اصلاں چشمِ وفا مدار، بے اندیشہ در کار مشو۔ ناکردہ[۴۰] را کردہ مشمر۔ کارِ امروز[۴۱]

سے وفا کی اُمید مت رکھ، بے سوچے کام نہ کر، جو کام نہ کیا ہو اسے کیا ہوا نہ خیال کر، آج کا کام

بفردا میفگن، با بزرگ[۴۲] تر از خود مزاح مکن، با مردمِ[۴۳] بزرگ سخن دراز

کل کے لیے مت چھوڑ، اپنے سے بڑے کے ساتھ مذاق مت کر، بڑے آدمی کے ساتھ لمبی گفتگو نہ کر،

مگو، عوام[۴۴] الناس را گستاخ مساز، حاجتمند[۴۵] را نومید مکن، خیر کساں[۴۶] بخیر خود

عام لوگوں کو گستاخ و بے باک مت بنا، ضرورت مند کو نااُمید مت کر، دوسروں کی

میامیز، مال خود[۴۷] را بدوست و دشمن منمائی، خویشاوندی[۴۸] از خویشاں مبر،

بھلائی کو اپنی بھلائی سے نہ ملا، اپنا مال دوست اور دشمن کو مت دکھا، اپنوں سے اپنائیت کا رشتہ مت توڑ،

کساںؔ را کہ نیک باشند بہ غیبت یاد مکن، بخود منگر، جملۂ عتے کہ ایستادہ باشند
نیک لوگوں کی غیبت مت کر، خود بیں مت بن، لوگ کھڑے ہوتے ہوں تو تو
تو نیز موافقت ہمہ کن، انگشتاں بہمہ مگذاراں، در پیشِ مردم خلال دنداں
بھی کھڑا ہو جا، لوگوں پہ انگلیاں نہ اٹھا (تنقید نہ کر) لوگوں کے سامنے دانتوں میں
مکن، آبِ دہن و بینی باآواز بلند مینداز، در فاژہ دست بر دہن بنہ،
خلال نہ کر، بلغم اور ناک کی ریزش بلند آواز کے ساتھ مت صاف کر، جماہی میں ہاتھ منہ پر رکھ لے۔
پروی مردم کاہلی مکش انگشت در بینی مکن سخن ہزل آمیختہ مگو
لوگوں کے سامنے کاہلی کا اظہار نہ کر ناک میں انگلی مت دے ہجو پر مشتمل گفتگو مت کر
مردم را پیشِ مردم خجل مکن سخن گفتہ دیگر بار مخواہ از سخنے کہ
کسی کو کسی کے سامنے شرمندہ نہ کر کہی ہوتی بات دوبارہ نہ کہلوا (ایک دفعہ میں سمجھ لے) وہ بات
خندہ آید حذر کن ثنائے خود و اہلِ خود پیش کس مگو خود را چوں زناں
جس سے ہنسی آتے پرہیز کر اپنی اور اپنے گھر والوں کی تعریف کسی کے سامنے مت کر اپنے کو عورتوں
میارای ہرگز بمراد از فرزنداں مباش زباں را نگاہ دار وقتِ
کی طرح مت سنوار ہرگز اپنی مراد اولاد سے نہ طلب کر (انکے سہارے زندگی نہ گزار) زبان کی حفاظت کر، بات
سخن دست مجنباں حرمتِ ہمہ کس را پاس دار بہ بد آیدِ کساں
کرتے ہوئے ہاتھ نہ ہلا ہر شخص کی عزت ملحوظ رکھ لوگوں کے ساتھ برا برتاؤ
ہمداستاں مشو مردہ را بہ بدی یاد مکن کہ سود ندارد تا توانی جنگ و
کرنے میں ساتھ مت دے مردہ کو بدی کے ساتھ یاد نہ کر کہ بے فائدہ ہے جب تک ہو سکے لڑائی اور
خصومت مساز قوت آزمائے مباش آزمودہ کس را بالصلاح گماں
دشمنی سے بچ اپنی قوت مت آزما ایک آزماتے ہوتے (اور خراب ثابت ہونیوالے کو)

مبر ناںِ خود را بر سفرۂ دیگراں مخور درکارِ بد تعجیل مکن برائے

اچھا مت سمجھ، اپنا کھانا دوسرے کے دسترخوان پر نہ کھا برُے کام میں جلدی نہ کر دنیا کے لیے

دنیا خود را در رنج میفگن ہر کہ خود را بشناسد او را بشناس در

خود کو تکلیف میں مبتلا نہ کر جو اپنا قدرداں ہو تو بھی اس کی قدردانی کر غصہ

حالتِ غضب سخن فہمیدہ گوئی باآستیں آبِ بینی پاک مکن بوقت

میں بات سمجھ کر (سنبھل کر) کہہ ناک کی ریزش آستین سے صاف نہ کر سورج طلوع

بر آمدنِ آفتاب مخسپ پیشِ مردم مخور از بزرگاں براہ پیش مرد

ہونے کیوقت مت سو لوگوں کے سامنے مت کھا راستہ میں بزرگوں (بڑوں) سے آگے نہ چل

درمیانِ سخن مردم میا پیشِ مردم سر بہ زانو منہ۔ چپ و راست منگر

لوگوں کی گفتگو میں دخل مت دے لوگوں کے سامنے سر گھٹنے پر مت رکھ دائیں بائیں مت دیکھ

بلکہ نظر بسوئے زمین بدار اگر توانی بر ستور برہنہ سوار مشو پیشِ مہماں

بلکہ نگاہ زمین کی طرف رکھ اگر ہو سکے سواری کی برہنہ پیٹھ پر سوار نہ ہو مہمان کے سامنے

بکسے خشم مکن مہماں را کار مفرمائے با دیوانہ و مست سخن مگوئے با قلاشاں

غصہ نہ ہو مہمان سے کام نہ لے پاگل اور مست سے گفتگو نہ کر مفلسوں اور

واوباشاں بر سر محلہا منشیں بہر سود و زیاں آبروئے خود مریز فضول و

آوارہ لوگوں کے ساتھ گلیوں اور کوچوں کے نکڑ پر نہ بیٹھ نفع و نقصان کے لیے اپنی عزت مت گنوا فضول

متکبر مباش خصومتِ مردم بخویش مگیر از جنگ و فتنہ برکراں باش

بات کرنیوالا اور مغرور نہ ہو دوسروں کی دشمنی اپنے سر نہ لے لڑائی اور فتنہ سے کنارہ کش رہ

بے کارد و انگشتری و درم مباش مراعات کن چنداں کہ خوار نہ سازی

چھری اور انگوٹھی اور درہم کے بغیر مت رہ مراعات برت مگر دوسروں کیلئے اپنے کو حقیر نہ کر

فروتن[۹۶] باش زندگانی کن بہ خدا تے تعالیٰ بہ صدق بہ نفس بہ قہر
تواضع اختیار کر اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ زندگی سچائی نفسِ امارہ پر قہر
با خلق بانصاف بہ بزرگاں بخدمت بخرداں بہ شفقت
مخلوق کے ساتھ انصاف بزرگوں کی خدمت چھوٹوں پر شفقت درویشوں
بدرویشاں بہ سخاوت بدوستان و یاراں بہ نصیحت بدشمناں
کے ساتھ سخاوت دوست و احباب کو نصیحت دشمنوں کے
بہ حلم بہ جاہلاں بخاموشی بہ عالماں بہ تواضع بایں[۹۷] طریق بہ سر
ساتھ بردباری جاہلوں کے ساتھ خاموشی عالموں کے ساتھ تواضع کرتے ہوئے گزارنی چاہیئے زندگی
بہ مالِ کسے طمع مکن و چوں پیش آید منع مکن لیکن چوں بیش آید جمع
اس طرح بسر کر کہ کسی کے مال کی طمع نہ ہو اور سامنے آجائے تو منع بھی نہ کر لیکن ضرورت
مکن وگفت[۹۸] سہ ہزاراں کلمہ در نصیحت نوشتہ ام سہ کلمہ ازاں
سے زیادہ ہو جائے تو اکٹھا نہ کر اور فرمایا نصیحت کے تین ہزار کلمات میں نے لکھے ہیں ان
برگزیدہ ام دو کلمہ ازاں یاد دار و یک را فراموش گرداں، یعنی
میں سے تین کلمے چُنتا ہوں اور ان میں سے دو یاد رکھ اور ایک بھول جا یعنی اللہ
خدائے تعالیٰ و مرگ را یاد دار و نیکی را فراموش کن
تعالیٰ اور موت کو یاد رکھ اور کی ہوتی نیکی کو بھول جا
و نیز[۹۹] فرمودہ اند کہ خاموشی ہفت خاصیت دارد زینت است
نیز فرماتے ہیں کہ چپ رہنے کی سات خصلتیں ہیں زیب و زینت کی چیز نہ ہونے کے باوجود
بے پیرایہ ہیبت بے سلطنت عبادت بے محنت حصارِ
زینت دار ہے خاموشی بے سلطنت کے ہیبت بے محنت عبادت بے دیوار

بے دیوار بے نیازی بے حذر فراغ از کراماً کاتبین پوشیدن عیبہا
کے شہر پناہ بے احتیاط کی بے نیازی کراماً کاتبین سے (اچھائی اور برائی لکھنے والے فرشتے) فراغت عیبوں کو چھپانیوالی ہے

بیت

خموشی معنیٔ دارد کہ در گفتن نمی آید	بہ طبعم ہیچ مضمون بہ زلب بستن نمی آید
خاموشی کے معنی کی تعبیر سمجھ میں نہیں آتی	خاموش رہنے کیلئے کوئی اچھا مضمون ذہن میں نہیں آتا

فرد

یاد دارم از صدف این نکتۂ سربستہ را	سینہا را خامشی گنجینۂ گوہر کند
مَیں نے سیپ سے یہ نکتۂ سربستہ یاد کیا ہے	خاموشی کے باعث سینہ گوہروں کا خزانہ بن جاتا ہے

نقل است :- کہ از وے پرسیدند از معنی بلوغ چیست! فرمود دو معنی دارد
حکایت ہے حضرت لقمانؑ سے پوچھا گیا کہ بالغ ہونے کے معنی کیا ہوتے ہیں؛ فرمایا دو معنی
یکے آں کہ از مرد منی بیروں آید دوم آں کہ مرد از منی بیروں آید
ہیں ایک یہ کہ آدمی کا مادۂ منویہ باہر آنے لگتا ہے، دوسرے یہ کہ آدمی کی خودسری کا فور ہوجاتی ہے

ختم شد

الهدية المرضيّة

في ترجمة

الطّريقة العصريّة

الجزء الأوّل

مترجم

عبدالمنان فاضل جامعہ مدنیہ لاہور

مکتبہ رحمانیہ

اقراء سنٹر۔ غزنی سٹریٹ۔ اردو بازار۔ لاہور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فَلَوْلَا نَفَرَ مِنْ كُلِّ فِرْقَةٍ مِّنْهُمْ طَائِفَةٌ لِّيَتَفَقَّهُوا فِي الدِّينِ

سو کیوں نہ نکلا ہر فرقہ میں سے ان کا ایک حصہ تاکہ سمجھ پیدا کریں دین میں۔

کمپیوٹر ایڈیشن

اشرف الہدایہ

شرح اردو

ہدایہ

از کتاب البیوع تا باب الاستحقاق

تالیف: مولانا جمیل احمد صاحب سکروڈھوی مدرس دار العلوم دیوبند

تسہیل و عنوانات: حافظ محبوب احمد خان

نظر ثانی: مولانا عبدالروف علوی الستاذ جامعہ عثمانیہ ماڈل ٹاؤن لاہور

مکتبہ رحمانیہ

اقرأ سنٹر۔ غزنی سٹریٹ۔ اردو بازار۔ لاہور

اِشراقِ نُوری

ترجمہ اردو

قدوری

مکتبہ رحمانیہ

اقرأ سنٹر۔ غزنی سٹریٹ۔ اُردو بازار۔ لاہور

تحریرِ سنبٹ

مع

التحفۃ الخادمیہ

للادیب الکامل والاریب الفاضل العریف
الماہر المولوی حافظ محمد شعیب صاحب

مکتبہ رحمانیہ
اقرا سنٹر۔ غزنی سٹریٹ۔ اردو بازار۔ لاہور

ومن يتوكل على الله فهو حسبه
الحمد لله ذي الآلاء الكافية والنعماء الشافية على ان هذا الكتاب المسمى بالفوائد الضيائية اعني
الفوائد الضيائيه
المعروف به
شرح
ملا جامی
للشيخ نور الدين عبد الرحمن بن أحمد الجامي
مکتبہ علوم اسلامیہ
اقرأ سنٹر غزنی سٹریٹ، اردو بازار، لاہور
Ph:7224228-7221395
www.maktabah.org